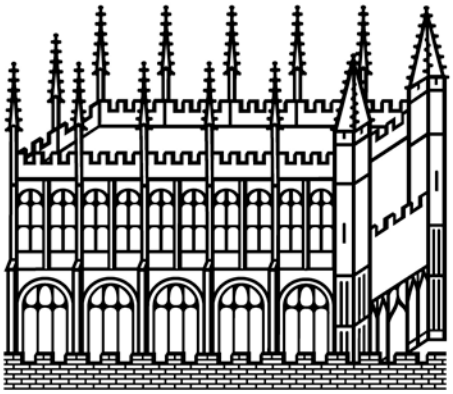

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

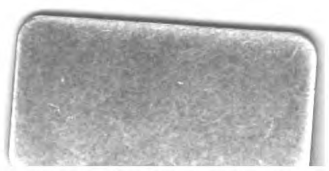

16 E 13

عفو فرما میرے سب جرم و قصور — کیونکہ میں عاصی ہون اور تو ہی غفور — اور یہ بھی ہو دعا میری قبول — از طفیل آل و اصحاب رسول

جب تلک باقی ہی میرے تن مین دم — سنت نبوی پہ رکھ ثابت قدم — ہی یہی بیشک صراط مستقیم — سیدھی جنت کو گئی بیخوف و بیم

جو کہ روگردان ہوا اس راہ سے — گم ہوا ہی وہ سبیل اللہ سے — چھٹ گئی اس سے صراط مستقیم — پیشوا اسکا ہوا دیو رجیم

سو یہان اس راہ سے اے پاک ذات — دور رکھیو مجکو تا حین حیات — جب کرون اس عالم فانی سے کیچ — کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر

اور اس دن جو کہ ہی یوم الحساب — آئیگا اک میل پر جب آفتاب — اس تپش مین مجکو ای میرے الٰہ — عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ

اور وہ رستہ جو روز رستخیز — ہوگا دوزخ کے اوپر جون تیغ تیز — نیک و بد سب اسپہ گذرینگے ضرور — حسب اعمال و مراتب بے قصور

مین جب اس رستہ مین پار ہونگے روان — بخشیو تب مجکو وان تاب و توان — تاکہ اس رستہ کو بے رنج و ملال — طی کرون مین برق خاطف کی مثال

اور عطا کیجو مجھے تو ای غفور — روضۂ رضوان مع حور و قصور — اور دیجو نار دوزخ سے پناہ — ہی وہ جاے عاصیان روسیاہ

اور وہان کیجو مجھے ای بے نیاز — اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز — ماسوا ان نعمتون کے یا مجیب — اپنی خوشنودی مجھے کیجو نصیب

اور جو ہین مومنان باصفا — پیرو شرع شریف مصطفےٰ — کیا زن و کیا مرد کیا برنا و پیر — کیا غریب و کیا فقیر و کیا امیر

اُن سبھون کے حق مین دعوت قبول — اسمین مرقوم ہی تاریخ مع اسم کتاب — ہو بحق آل و اصحاب رسول

جبکہ کی اس نحو سے اوقات صرف — تاکہ دریافت کرے اسکو ہر اک ابجد خوان — تب ہوا طیار یہ نظم شگرف

دل مین یون گذرا کہ اسکا نام جو — ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو — تب سروش فکر نے سن یہ کلام — رکھدیا آثار محشر اسکا نام

سو جناب حق مین ہی اب یہ دعا — ہو جیو مقبول حسب مدعا — گہ پڑھے جو کوئی یہ میرا سخن — یا کرے تحریر یا لے دل سے سن

دار دنیا مین جناب بے نیاز — اور عقبیٰ مین اسے حسب المراد — اپنی رویت سے کرے محظوظ و شاد

اور رکھے جنت مین با امن و امان
از طفیل احمد آخر زمان

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر بے پایان اور احسان فراوان ہی کہ یہ رسالۂ نافع و سودمند بندگان حضرت رب اکبر مسمی بہ آثار محشر کہ جسمین سب علامات قیامت کا بیان ہی و بہشت و دوزخ کا حال عیان ہی بمقام لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی منشی نول کشور مین بماہ جون سنہ ۱۸۸۱ء مطابق ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۸ھ بار چہارم مطبع ہو کر اشاعت آراے عالم ہوا فقط

یاکسو فریہ نے لاغر کو یہان — چھیڑ کر ناحق ستایا ناگہان — سو وہان بے شاخ کو دیونگے شاخ — اور بے قوت کو بھی قوت فراخ
اور کہینگے لو یہان اب بالمراد — رو برو اُس دادگر کے اپنی داد — لیک حیوانات کی خاطر کبھی — دوزخ و جنت نہوگی خاک بھی
بلکہ وہ از قدرت یزدان پاک — اُس زمان ہو جاوینگے جنت کی خاک — خالصاً للہ جو کہ جانور — ذبح ہوتے ہین خدا کے نام پر
وہ تو ہونگے موضع عالی کی خاک — خلد مین از رحمت یزدان پاک — اور فقط جو اپنی حاجت کے لیے — جانور لوگون نے یان بسمل کیے
جسطرح سے ذبح کرتے ہین سدا — بچنے کھانے کو لے نام خدا — سو وہان پر ان سبھون کی خاک سے — فرق ہوگا اُنکی خاک پاک سے
یہ مقام کمترین کی ہونگے خاک — وہ اُٹھاوینگے وہان اک لطف پاک — کیونکہ خاک خلد ہوگی باشعور — ہوگا حاصل اُسکو بھی وان اک گہر
باقی ماندہ اور حیوانون کی خاک — جو ہوئے ہین اور صورت سے ہلاک — خاک دنیا سے وہ مل بے اشتباہ — محو ہو جاوینگے از حکم الٰہ
ہے روایت کہ باین مانند و نحو — خاک دنیا حشر کو ہوویگی محو — جب چڑھینگے پل پہ اہل بعث و نشر — خالی رہجاویگا تب میدان حشر
آسمان برہم زدہ ہو جاوینگے — اُنکی جا پر جنتون کو لاوینگے — خاک دنیا بن کے جون میدہ تنک — اہل جنت کی غذا مین ہوگی صرف
اور صحاح معتبر مین اسکا ذکر — اسطرح مذکور ہے سُن کر کے فکر — وہ وہان پل سے اُتر جس آن مین — قید ہونگے لوگ اک میدان مین
اور وہان سے پاک ہو کر جب تمام — از شکایات و حقوق ہر کدام — تب وہان سے وہ ہین اک مچھلی دو میل — گر پڑینگے آخرش ہو کر ہلاک
یون لڑینگے دونون وہ باہم خاک — پہلے بریان کرکے وہ ماہی جگر — ہوگا تقسیم اہل جنت کے اوپر
بعدہ اُن دونون کو کرکے کباب — ساتھ اُسکے حکم خالق سے شتاب — مثل میدہ بن کے سب دنیا کی خاک — ہوگی سارے اہل جنت کی خوراک
اسطرح سے خاک دنیا سب کی سب — محو ہو جاویگی از فرمان رب — کہتے ہین دنیا مین سے ای مہ لقا — چند چیزون کو وہان ہوگی بقا
اور رہینگے باغ جنت مین ہمیش — عزت و حرمت سے حسب قدر و خویش — جیسے ناقہ حضرت صالح کا تھا — اور وہ دنبا تھا جو اسمعیل کا
اور سگ اصحاب کہف ای باشعور — اور خانہ ستون اور کوہ طور — اور ممبر مسجد نبوی کا بھی — اور کعبہ جو ہے مکہ مین ابھی
اور وہ صخرا بھی از فرمان رب — جو معلق بیت اقصیٰ مین ہے اب — نازل و وارد ہین یہین ای وصی — چند آیات و احادیث نبی
کہ رہیگی اہل جنت کو تمام — نعمت و قربت کی کثرت مستدام — اور اسی صورت رہیگی دمبدم — ناریون کو کثرت درد و الم
کم نہ ہوویگی بقدر اک بیج — تا ابد اُنکو خوشی اور اُنکو رنج — ای محمد یہ بہت قصہ ہے طول — طول کرنے سے نہین ہے کچھ حصول
کردے اب اس مختصر کو تو تمام — اسقدر کافی ہے از بہر عوام — فضل حق سے دل کا حاصل مدعا — ہو چکا سب اب اُٹھا دست دعا

ہو چکا نظم رسالہ وہ جو تھا تر تمام — اب مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الٰہی تو ہے غفار الذنوب — تیری ہی ہے شان ستار العیوب — جو کہ آیا تیرے در پر صدر خواہ — گو ہوئے ہین اُس سے لاکھون ہی گناہ
جب کہ توبہ اُسنے کی با چشم تر — ہو گیا مغفور وہ نیکو سیر — مین بھی آیا ہون بامید نجات — تیرے در پر ای حق والا صفات

جو رکھین اس نار مہلک مین قدم — جسکے دیکھے سے فنا ہوتا ہی دم — پر تری رحمت سے ہین امیدوار — ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار
تب گروہ اولین پروردگار — نار کو کر دیگا جون باغ بہار — اور یہ فرماویگا دنیا مین اگر — یہ مرے احکام سے پاتے خبر
تو بلاشک حسب فرمان برمحل — صدق دل سے اُس پہ کرتے عمل — کیونکہ وان اقرار وحدت کا مری — نار دوزخ سے نہ تھا مشکل ذری
اسمین تو یان گھس پڑے یہ مثل شیر — وان ادا امر مین کب کرتے دیر — پھر انھین داخل کریگا اُس زمان — روضۂ رضوان مین با امن و امان
اور گروہ آخرین پر ہوگا قہر — گر بلاشبہ ہو تم کفار دہر — جو کہ تم دنیا مین ای قوم تبر — میرے امر و نہی سے پاتے خبر
تو بھی تم ہرگز نہ اُسکو مانتے — اور نہ دل سے اُسکو تم حق جانتے — جب کہ میرے روبرو سنکر یہ حکم — رہگئے خاموش تم جون صم و بکم
پھر بھلا دنیا مین ای قوم دغل — غیب پر تم کسطرح کرتے عمل — قابل دوزخ ہو تم ای جاہلو — جاؤ یان سے اپنے زمرے مین ملو
اور سدا اُسمین رہوگے نامراد — اسمین مسطور ہی اب حسب روایات صحیح — جو ہی دار مہلک و بئس المہاد
کہتے ہین کہ جون مکلف ہے بشر — حال جنات و مکافات بہائم کا بیان — ہین عبادات خدا پہ سر بسر
ویسے ہی مامور ہین سب قوم جن — ٹھہرین حق کی عبادت رات دن — دیکھ لے یہ سورۂ رحمان مین — فرق کیا ہی جن مین اور انسان مین
جو ہین شامل در ثواب و در عقاب — جملہ قوم انس و جان حسب الکتاب — یک ہی اس مسئلہ مین اختلاف — عالمون کی راہ سے ای سینہ صاف
وہان جنات کا کیا ہوگا حال — حشر کو جب ہو چکیگا انفصال — بعضے فرماتے ہین کہ محشر کے دن — مثل کفار بشر کفار جن
در خور اعمال بد بعد از حساب — تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب — اور جو ہونگے صالح و نیکو سرشت — وہ نہونگے داخل باغ بہشت
بلکہ وہ مثل بہائم سب کے سب — خاک مین ملجائینگے از حکم رب — اور بعضے کہتے ہین صلحائے جن — باغ جنت مین رہینگے رات دن
اور کرینگے مالکی بے ظلم و جور — ارث پر اپنے نبی آدم کے طور — اور کہا بعضون نے کہ محشر کے دن — جنتی تو ہونگے سب صلحائے جن
لیکن اُنکی مالکی و سروری — کچھ نہوگی باغ جنت مین ذری — کیونکہ جو تھی مالکیت خلد کی — سو وہ حق نے حضرت آدم کو دی
یہ رہینگے سب بہ عیت کی طرح — متصل جنت کے با عیش و فرح — لیکن آمد رفت اُنکی لا کلام — باغ جنت مین رہینگی مستدام
اور وہان کی نعمتون سے بے گزند — مثل مہمانون کے ہونگے بہرہ مند — قول یہ بھلا سُن ای ایزد شناس — ہی قریب الفہم و نزدیک قیاس
لگے پھر دانائے اسرار نہان — ہی وہی جو ہی خداوند جہان — اور دابۃ فی الارض جو — آیۂ قرآن ہی سو اُسکو سنو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝

اب یہان یہ آیت رب جلیل — سب جلائے جاوینگے بعد از ممات — پھر وہان پر پیش خلاق اجل — ہوتی ہی اس بات کے اوپر دلیل
کہ جہان تک جانور ہین ذی حیات — جانور سے جانور لیگا قصاص — جیسے مارا ہوگا اس دنیا مین جو — پائینگے ہر اک مکافات عمل
پھر وہان اسطور پر بالاختصاص — شاخ والی گاؤ نے بے شاخ کو

اور نہ پہونچی جن کو ہوئی تھی
دعوت پیغمبران پاک دین
لیک تھے ہر اک گناہ بد سے دور

اور کیا کوئی نہ کار نیک بھی
جون نماز و روزہ و حج ایک بھی
بلکہ تھے وہ جون بہائم اور سباع

نیک و بد مین کچھ نہ تھی انکو تمیز
ثمہ بدی کیا شی ہی نیکی کیا ہی چیز
اور نہ تھے بالغ ہوئے جو جو کہ لوگ

جیسے مالیخولیا یا ضعف قلب
یا جنون و خبط یا ہو عقل سلب
جسکے موجب سے خدا کی بندگی

اور حق باطل کی تحقیقات مین
کی نہ تھی کوشش کسی اوقات مین
آخر الامر اُس زمان پہ سب کے سب

جو کہ ہی اعراف مانند جدار
حائل و عائق میان خلد و نار
تا کہ اُس دن جو کہ ہی پنجہ ہزار

بولتے ہین جسکو سب روز جزا
کیونکہ نیک و بد کو ہی اُسمین سزا
دیکھینگے جب حال کفار شریر

اور کرتے ہین بہت غوغا و شور
شدت رنج و الم سے زور زور
تب تو وہ بھی دیکھ اُن لوگون کا

گو عذاب اُنکو نہو ویگا ولیک
دل مین عبرت سی سما جاویگی ایک
اپنے اپنے دل مین غایت ہونگے تنگ

دور سے دیکھ اُنکو وہ للچائینگے
اور آپ اُن تک جانے پائینگے
اور جب دیکھینگے حال مومنان

لیکن اُس اعراف سے وہ سینہ ریش
دیکھینگے احوال دونون کا خموش
تب نہایت دل پہ گذریگا قلق

اور جو دیکھینگے عذاب اہل نار
تو کرینگے اُنکو لعنت بے شمار
جب کرینگے اہل جنت شادیان

جب جلینگے وہ بہ نار سخت گرم
تب دلا دینگے وہین سے اُنکو شرم
کای لعنو ہی تمھاری یہ سزا

بخش دیگا اُنکے سب جرم و خطا
اور کریگا پھر بہشت اُنکو عطا
پھر ہمین اتباع مومنین

جو نہ پہونچے تھے سن تکلیف کو
زندگی اپنی مین یا پہونچے تھے دور
اور بعضے راویان باشکوہ

لیک تھے اِس زندگی مین وہ غبی
بے خبر از دعوت دین نبی
پر حق و باطل کی تھی اُنکو تمیز

یہ خبر پائی نہ از راہ دراز
یا رکھا کم شہرتی نے اُنکو باز
جو رسول وقت کی کچھ اطلاع

سو کیے جاوینگے یہ سب مثل صید
اک مکان مین متصل دوزخ کے قید
پاتے وہ تو کیون نکرتے اتباع

ثمہ مجھے پہچانتے ہو ای عباد
مین تمھارا کون ہون ہی تم کہو
رہگئے محروم از دین رسول

حکم ہوگا کہ اگر تم سب کے سب
بوجھتے ہو مجکو برحق اپنا رب
اُن اسیرون سے کریگا یہ سوال

دیکھتے ہو جو یہ نار شعلہ دار
ثمہ بلاشک تو ہمارا ہی الٰہ
اور سوا میرے کسی سے مت ڈرو

گر پڑینگے حسب حکم کردگار
اُس بھڑکتی آگ مین پروانہ وار
جو نر کہتے ہونگے اپنے دل مین سوگ

اور جناب حق مین ہونگے عذر خواہ
اِس تملق سے کہ ای برحق الٰہ
وہ کرینگے کودنے مین پیش و پس

جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور
ور طلب سے تا خور و خواب و جماع
لیک اُنکو ہو گیا کچھ ایسا روگ

ہوئی ادا اُنسے نہین تا زندگی
دان بٹھائے جاوینگے از حکم رب
سال کا وہ روز اندوہے شمار

کہ پڑے چلتے ہین در نار سعیر
اپنے اپنے دل مین غایت ہونگے تنگ
ثمہ ہین خوش محظوظ در باغ جنان

ہونگے پر ناچار از فرمان حق
دینگے تب اُنکو مبارکبادیان
جیسے تھے تم منکر روز جزا

بعد اک مدت کے رب العالمین
یون روایت کرتے ہین اک گروہ
یا نہ تھی کہ حق و باطل کیا ہی چیز

پاتے وہ تو کیون نکرتے اتباع
رہگئے محروم از دین رسول
اُن اسیرون سے کریگا یہ سوال

ثمہ بلاشک تو ہمارا ہی الٰہ
اور سوا میرے کسی سے مت ڈرو
جو نر کہتے ہونگے اپنے دل مین سوگ

وہ کرینگے کودنے مین پیش و پس
ہم ضعیفون مین یہ ہی طاقت کہان

وہ رہینگی اپنے اُس شوہر کے پاس — جس سے رکھتی تھین محبت بیقیاس — یعنی امر دین مین تھی الفت و یاد — کچھ نہین ہی حب دنیا سے مراد

بس اسی نظم و نسق مین بے ملال — منقضی ہونگے ہشتاد الف سال — بعدہ فرمائیگا وہ ذوالجلال — ایک دن وقت تجلی یہ مقال

کام مرے بندو بتاؤ کر کے یاد — اور بھی باقی ہی کچھ دل مین مراد — سُنکے یہ ارشاد سب دینگے جواب — ملتجی ہوکر کہ اے اقدس جناب

سب برآئی دل ہمارے کی مراد — بلکہ استحقاق اپنے سے زیاد — یعنی جو کچھ تھی تمنائے دلی — فضل سے تیرے وہ ہمکو سب ملی

حکم ہوگا از جناب پاک رب — تم کو نعمین دیتا ہون اور اک چیز اب — اپنی خوشنودی کی نعمت اے عباد — ہی یہ ہر نعمت سے رتبے مین زیاد

تمسے اب راضی رہونگا مین ہمیش — ناخوشی ہرگز نہین آویگی پیش — جب سُنینگے اِس بشارت کا مآل — سارے مومن از جناب ذوالجلال

تب وہ یون جانینگے وہ نیکو سرشت — جسطرح سے پیش خورشید منیر — ایک ذرہ بلکہ اُس سے بھی حقیر

کیونکہ اِک خوشنودی پروردگار — تم سے مین راضی ہون جب حق نے کہا — اے محمد اور کیا باقی رہا

اسمین تحریر ہی احوال اُنھون کا لاریب
اہل جنت کے جو وان ہونگے خدمتگاران

جنت و حور و قصور و جملہ شی — اہل جنت اور خدا کے درمیان — پیش خوشنودی خالق ہیچ ہی

خادمان اہل جنت سر بسر — جو کرینگے جنتی سب عرض حال — ہونگے برسہ نوع از روے خبر

ایک تو ہونگے ملائک اے میان — دینگے پہونچا با امانت اُنکو سب — دینگے پہونچا در جناب ذوالجلال

اور وہان سے ہوگا جو فرمان آب — یونہین اکثر انبیا لیکر پتا — ایک کا حال ایک کو دینگے بتا

دوسرے غلمان کہ ہی وہ ایک قسم — خلقت جنت سے غایت پاک جسم — یعنی ہین وہ لوگ نورانی سرشت — پاک تن مانند حوران بہشت

اور رکھا ہی حق نے انمین کمال — عمر اُنھون کا قدر و قامت و سال — ایک اندازے پہ رہتا ہی سدا — بے کم و بے کاست از امر خدا

سو وہان وہ کودکان پاک کیش — اہل جنت کے رہینگے گرد و پیش — یون پھرینگے ہر طرف پیش نظر — سلک گوہر جس طرح ہو منتشر

تیسرے ہونگے وہ خدمتگزار — مشرکون کی ہین جو اولاد ضعفا — ہوکے داعی در جناب کبریا

عمر الٰہی شرک سے ہین یہ بری — جرم کچھ ثابت نہین اُنپر ذری — تھے مے قالو بلی کو پی کے مست

یہان سن تکلیف کو پہونچے نہین — جو کہ ہوتا کفر شرک اُنسے کہین — موڑتے مُنھ اپنا یہ انکار سے

در گذر اب اُنسے اے عالی جناب — یہ نہین مطلق سزاوار عذاب — اپنے فیض عام سے کرلی قبول

اے عزیزو سنو اسمین کیا جاتا ہی رقم
اہل اعراف کا احوال بلاریب و گمان — خاص اِس امت کے جنت مین تمام

سو غلامی مین رہینگے یہ تمام — حضرت حق نے مناجات رسول — گوش دل سے اے گروہ راستان

اور سن لو آخری اک داستان — یعنی امت ہی کہ جب روز نشور — کر چکینگے لوگ سب پل سے عبور

رہگیا تھا باقی اِس جا کچھ بیان — اسلیے کہ تا ہون مین ہمسر عیان — متصل دوزخ کے وہ ہونگے آ — جا بجا مانند دندان شریر

جب جنھون کے فعل نیک و فعل بد — سب سوا دی ہونگے از روے عدد

پھر کریگا حق فرشتون کو یہ امر — کہ بلاؤ ان سبھون کو لادو خمر
بخشتی ہی دل کو پینے سے سرور

اور ساری نعمتون سے بالمراد — خوب سیر کردو انھین محظوظ و شاد
دید کی لذت مین از یا تا بفرق

کہ انھون کے دل سے جاویگی — پھر تو ہو جاوینگے سب اسطور غرق
نعمتین جنت کی سب جاوینگے بھول

لذت نعماے جنت سر بسر — یعنی اُسکے روبرو وہ ذی عقول
بعدہٗ ہونگے مرخص وان سے جب — ایک تب بازار در اثناے راہ
وان ملیگا انکو از امر آلہ

اپنے اپنے مسکن و ماوا کو سب — ہوگی جس جس چیز کی خواہش جسے
یعنی ہر انواع اور ہر کام کے — وان سے جب ہونگے وہ فرخ نہاد
ہونگے سودے اُسمین ہر اقسام کے — اُس بہشتی کو ملائک دینگے گفت
اپنی اپنی جا پہ شاد و بامراد

دو ہین لا وہ چیز بے گفت و شنفت — چہرے انکے ہونگے باحسن و جمال
دیکھتے ہی انکے منھ کا روپ و رنگ

برکت دیدار حق سے اس مثال — پوچھینگی کہ چشم بد دور اے میان
ہوگیا ہی آج جون بدر کمال

پھر تعجب سے انھین وہ ہیبیان — جو کہ دیکھ آتے ہین ہم دیدار کو
فیض نے جسکے کیا اس مس کو زر

وہ کہینگے کہ ہی اسکا یہ سبب — یہ اُس اکسیر اعظم کا اثر
حسب رتبہ اُن سبھون کو پائیگا

ذرہ احقر کی ورنہ کیا مجال — اور پھر جنت مین تھے بے اشتباہ
از رہ اشفاق و الطاف تمام

چاہیگا جب وہ جناب بے نیاز — اپنی رویت سے کریگا سرفراز — اور ہوگا اُن سبھون سے ہم کلام

ہی بیان راگ کا اسمین جو وہان گاوینگے — حق کی تعریف مین ہر ایک دہان خوش الحان

یون خبر مین ہی کہ در باغ جنان — بہر تفریح قلوب مومنان — ہونگے چرچے راگ کے برچند طرح — سن لے اب اوصاف اُنکے کرکے غور

نام طوبے اک شجر جو ہی فراخ — ہر مکان مین ایک ایک اُسکی ہی شاخ — گوئی جنت مین نہین ایسا ہی کاخ — اُس شجر کی جسکے اندر ہونہ شاخ

اُسکے پتون کی صدا وقت ہوا — اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا — گر زمین پر گر پڑینگے کھاکے غش — سُنکے وہ آواز سب مستانہ وش

دوسرے اسطور کا ہوگا سماع — سُن لے مین کرتا ہون تجکو اطلاع — بعضے بعضے جا پہ حوران جنان — جمع ہونگے وصف حسن موسمان

گائینگی اسطور کہ آئیگا وجد — سننے والون کو وہان اے اہل مجد — تیسرے وہ بندگان کردگار — جو کیے جاتے ہین خاصون مین شمار

جیسے اسرافیل جو ہی اہل صور — اپنی خوش الحانی سے یہ پاکنش — حق کی تسبیح و ثنا کرکے ہمیش

سب کو وان محظوظ فرماوینگے خوب — یعنی اُسکے ذوق سے قیل و قال — سننے والون کو وہان آئیگا حال — تا وہ بحر بیخودی مین جاوین ڈوب

بعد کیفیت عورات جنان ہی اس مین — صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

یون روایت ہی کہ در باغ جنان — گوئی بھی بے زن نہوگا بیگمان — بلکہ اک اک مرد کو رب غفور — دیگا دو دو ہیبیان مانند حور

اُن زنون سے جو رہ گئی تھین تمیز — ذرہ نیکو بدمین کہ یہ کیا ہی چیز — اور جو بے خاوند ہی خستہ جگر — کرگئی ہین دار فانی سے سفر

یا اُنھون سے لڑکیان ہو خرد سال — گر گئی ہین اس جہان سے انتقال — اور جنھون نے اپنی حاجت کے لیے — عمر مین اپنی کئی شوہر کیے

اور جنت کے درختون مین مگر — بعض میوے بھاری ہونگے اسقدر — گھ تر اشینگے انھین جو بہر اکل — نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل
پہنے وہ پوشاک وزیور دلفریب — گھ پری ہووے کہ جسکو ناشکیب — اور رہیگی مستعد وہ پاک کیش — اپنے مالک کی اطاعت مین ہمیش
اور ہونگے قامت اہل بہشت — مثل قد آدمی خاکی سرشت — یعنی ان ہاتھون سے ہونگے ساٹھ ہاتھ — باقی اعضا بھی اُسی موقع کے ساتھ
اور تخمیناً انھون کا سن وسال — یون نمایان ہوگا باحسن وجمال — گویا سی سالہ ہین درعین شباب — نعمت خوان طرب سے بہرہ یاب
اور زبان ودل سے اُنکے روز وشب — بے تغافل ہوگا جاری ذکر رب — اور بظاہر جیسے جسم مومنان — ہونگے پر لذت نعماے جنان
ویسے ہی باطن بھی اُنکا بے ریب — ہوگا مالا مال از انوار حق — دیکھو اب سبحان اللہ اک شجر — باغ جنت مین کہ ہی اُسکا ثمر
بخشتا ہی فرحہی تن کو تمام — اور حلاوت ذائقے کو مستدام — گرتی ہی محظوظ دل کو بے شمار — اور تجلی جناب کردگار
الغرض ان مومنان خوش خطاب — ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب — اور سب سے بے عدیل وبے مثال — ہوگا دیدار جناب ذوالجلال
یہ عجب نعمت ہی بہر مومنان — افضل وبہتر نعماے جنان — پر ہین اُسکے چار درجے اے صبی — ہی یہ ثابت از احادیث نبی
بعض لوگون کو لقاے کردگار — ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار — اور بعضے مومنان پاکباز — ہونگے ہر جمعے کو اس سے سرفراز
بعد ازین جو ہونگے خاصان الٰہ — عالی القدر معلی پایگاہ — وہ مشرف ہونگے اک دن مین دوبار — از تجلی لقاے کردگار
ہی خبر مین کہ ادا کرتا ہی جو — باخشوع قلب فجر وعصر کو — تو اُسے اُن دونون وقتون مین حصول — ہوگا دیدار خداے ذی عقول
اور خاص الخاص تو لیل ونہار — روبرو حاضر رہینگے بندہ وار — جسطرح سے خادمان خوبرو — شاہ کے رہتے ہین ہر دم روبرو

اسمین مذکور ہی جو عرش معلے کے تلے — ہونگے ہر ایک مشرف بہ لقاے رحمان

رویت حق حضرت خیر الانام — کہتے ہین یون لوگ پاوینگے تمام — ہی جو ہموار وبرابر مثل فرش — جنت ہشتم کا طبقہ زیر عرش
سو ہی اُسمین ایک میدان پر زمین — بہر رویت خالی از جور وقصور — پس دھری جاوینگے اُسکے درمیان — جابجا حسب المراتب کرسیان
کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی — کوئی از یاقوت واز دُر سنی — کوئی زمرد کی نہایت بے نظیر — کوئی سیم وزر کی اور روشن ضمیر
اور جواز مومنان خوش نفس — قابل کرسی نہونگے بعض کس — سو بٹھائے جاوینگے وہ پاک کیش — مشک کے تودون پہ حسب قدر خویش
ہونگے خوش محظوظ سار ساکنان — اپنی اپنی جاپہ باامن وامان — مرتبے مین گو کہ ہر اک آدمی — رکھتے ہونگے وان پہ بیشی وکمی
یہ نہوگا رشک ہرگز یکدگر — گہ یہان پر مین ہون نیچے اوپر — اتنے مین آویگی یہ ٹھنڈی ہوا — ایسی خوشبو کہ کبھی اُسکے سوا
باغ جنت مین نہ دیکھی ہوگی بھی — اور نہ اس دنیاے فانی مین کبھی — بعدہٗ فرماویگا پروردگار — اپنا جلوہ اُس مکان مین ایکبار
ہر کوئی اپنا مطالب مو بمو — جسطرح چاہیگا حسب آرزو — خواہ پنہان اُس زمان یا آشکار — عرض کردیگا پیش کردگار
اور سوال اُسکے کا وہ عالی جناب — آشکارا ایک بیک دیگا جواب — بیچ مین کوئی کسی کے اُس زمان — حائل ومانع نہوگا بے گمان

اور جو ہی قول حی لایموت — خاص قرآن اُس سے بس یون ہی ثبوت — کہ ہی علیین نامے اک مکان — ہی وہ دفتر خانۂ اہل جنان

اور بجرے کی ہی جا بے ریب و شک — از برائے جملہ انسان و ملک — کچھ بہشتون مین نہین ہی وہ شریک — آگے پھر اللہ جانے ٹھیک ٹھیک

اور بعضے عالمان خوش نصیب — نام اس جنت کا کہتے ہین کتیب — اُس سے یہ مخصوص ہی بالاختصاص — جو کہ آنحضرت نے فرمایا ہی خاص

گہ وہان جسدم بامر کردگار — سب مسلمانان عالی اقتدار — واسطے دیدار حق کے جابجا — جمع ہونگے مشک کے تودے بپا

تب چلیگی اک ہوا مشک بیز — اُس سے پوشاکین مسلمانون کی — خوب ہونگی معطر مثل گل

معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز — ہوگا طالع بیعدیل و بیمثال — دیکھینگے اُس نور کو از چشم سر

اور اُس خالق سے ہونگے ہم کلام — جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام — وہ یہ فرماتے ہین حسب الاعتقاد

کہ عقیدے مین مرے ہی یہ کلام — گہ ہی بیشک مقعد الصدق اُسکا نام — کیونکہ اِس آیت سے ہی اُسکا جواب — آگے پھر واللہ اعلم بالصواب

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ

اسمین تحریر ہی جنت کے مدارج کا شمار حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

اِس روایت کو ذرا سُن اے عزیز — اُتنے ہی درجے بھی ہین جنت مین سب — کہتے ہین یون راویان پاکیز — ہی وہ حضرت کے لیے جو ہین رفیع

کہ ہین جتنی آیتین قرآن مین اب — اُنمین اک درجہ جو ہی سب مین رفیع — سارے درجون پر وہ رکھتا ہی شرف

کہتے ہین یون راویان سینہ صاف — گہ ہی نام اُسکا وسیلہ بے خلاف — نور سے پُر ہو رہا ہی ہر طرف

ہی یقین اُسکا بہ نزدیک اللہ — جون وزیر اعظم اندر بارگاہ — مومنون کو خلد مین جاہ و جلال

یعنی کب پاوینگے ہرگز مومنان — بے وسیلے اُسکے نعماے جنان — بے وسیلے اُسکے ملنا ہی محال

جو وسیلہ چاہیے تجکو قوی — تو کیے جا تو اُسی کی پیروی — اے محمد چھوڑ یومت اُسکا ذیل — دونون عالم مین تو اُسکا ہی طفیل

پیروی اُسکی سے ملتا ہی خدا — پیروی اُسکی ہی بے ریب و خلل — موجب خوشنودی رب اجل

چھوڑ کر ایسے غنی کو بہر مال — جب ملے حاجت روا ہر دو کون — پھر عبث ہی چاہنا غیرون سے کون

خبط ہی کرنا فقیرون سے سوال — وہ بھی کیا دیوینگے جو خود ہین فقیر — ہین کہین عاجز بھی عاجز کے نصیر

تتمہ

اٹھون جنت کے طبق اے ماہ چہر — سقف اُسکی ہوویگا عرش برین — دیکھینگے نیچے کی جنت کے ہجوم — ہونگے سب زیر و زبر مثل سپہر

اور جو ہوگا طبقۂ بالاترین — ساکنان طبقۂ ثانیہ کو — طبقۂ ثالث پر آوینگے نظر — اپنے اوپر والون کو مثل نجوم

اور اِسی دستور سے اے نیک خو — اپنے اوپر والون کو وان مدام — اور ملیگی ایک ادنی کو مراد — وان کے عالم جون نجوم جلوہ گر

یونہین ہر طبقے سے دیکھینگے مدام — پاویگا اک ملک واسع اسقدر — گہ مہیا ہونگے اُسکے اندرون — خواہش دنیا سے دل رہیگا زیاد

اور اُس جنت مین وہ نیکو سیر — اور انواع مراکب اور خدم — اور بہت مال و متاع دل پذیر — جابجا باغات و انہار و عیون

اور اُسکے درمیان فوج و حشم — ہی جو کچھ شائستۂ شان امیر

سب بیسر ہوگی واں عیش و طرب — ہر نمط ہر مرد و زن کو روز و شب — دوستون کو صحبتون مین صبح و شام — آنا جانا بیٹھنا اُٹھنا مدام

سیر باغ و مے کشی آرام و عیش — حور و غلمان ہمری ہین مثل حبیش — وہ خوشی ہر ایک کو ہوگی حصول — کہ یہ سب دنیا کے غم جاوینگے بھول

اور کھانا اہل جنت کا تمام — جو رہینگے کھاتے پیتے واں مدام — کیا شراب و کیا طعام و کیا ثمر — سب سریع الہضم ہونگے اسقدر

کہ جو کھائینگے تو آویگی ڈکار — ایسی خوشبو و معطر چند بار — اور پسینہ آئیگا تن پر تمام — کہ وہ فوراً ہضم ہو دیگا طعام

اور حاصل ہوگی اُنکو وہ فرح — بیبیون کی صحبتون سے ہر طرح — جس نمط سے مین کرون اُسکو عیان — وہ مزے ہین خارج از شرح و بیان

اور اُنسے کرکے صحبت جب فراغ — پائینگے وہ مومنان خوش دماغ — تب اُسی دم وہ زنان شاکرہ — ویسی ہی ہوینگی فوراً باکرہ

اور نہ ہونگی وہ جنب بعد احتلام — وہ رہینگی پاک از حیض و نفاس — ایسی ایسی جنتین ہین محبوبیان — کیا لکھون اُن بیبیون کی خوبیان

اور سواری کے لیے تخت روان — پائینگے وہ مومنان نوجوان — جب کہ بیٹھینگے اُنھون پر بہر سیر — تب اُڑینگے وہ ہوا پر مثل طیر

وہ سریع السیر کہ اک ماہ راہ — طے کرینگے دم مین جون مرغ نگاہ — تیز رو ہی گو کہ اسپ و ہم بس — وہ بھی رہجاویگا اُنسے باز پس

اور وہان ہر اک مکان دلپذیر — وہ عدیم المثل ہین اور بے نظیر — جو کہ اِس عالم مین گر ڈھونڈھو ثمین — قاف سے تا قاف تو ویسا نہین

اب اُنھون کا وصف سُن کر تا ثمین — برج اور منگلے وغیرہ جو کہ ہین — کوئی بلورین کوئی یاقوتی تمام — کوئی زمرد کا بنا ہی سبز فام

کوئی مروارید کا شفاف ہی — کوئی ہیرے کا نہایت صاف ہی — یونہین ہی ہر اک مکان دلپذیر — ہر جواہر کا بنا بس بے نظیر

اور ہی رفعت مین ہر اک شصت میل — اور وسعت مین بھی ہیت غالب عدیل — اور وہ سارے مکانات و قصور — ہین مبرا از شقوق و از فتور

اور جدا ہر ایک مین حجرے وہان — ہونگے محفوظ و مکلف ایجوان — یعنی بہر خلوت اہل بہشت — ہونگے وہ مقصورۂ زیبا سرشت

اور خدمت کو پرستارین ہمیش — اپنے مالک کی زمین کے گرد و پیش — اور خواصین اور کنیزین خوبرو — روز و شب حاضر رہینگی روبرو

پہنے زیور اور پوشاک نفیس — دلبری مین ایک سے اک ہوگی بیس — تاکسی کو خلد مین ای نیک رای — رنج اور تکلیف کچھ ہونے نپاے

اسمین اب نام بہشتون کا سناتا ہون تجھے — تاکہ ہو خوب ترے دل کو تسلی ای جان

بعد ازین اب سنکے مین لیکر قلم — جنتون کے اسم کرتا ہون رقم — سب بہشتین آٹھ ہین زیر و زبر — جیسے ساتون آسمان نیچے اوپر

سات مین تو ہین عمارات و قصور — ایک سے اک روشن و تابان ز نور — تا اُنھون مین مومنان پاک دین — درخور اعمال ہون مسکن گزین

اور جو ہی آٹھوین اُسمین سدا — جنتی دیکھینگے دیدار خدا — ہی اِسی مطلب کے خاطر وہ بہشت — دلکش و جان بخش و پاکیزہ سرشت

تاکہ اُسمین مومنان پاک باز — نعمت دیدار سے ہون سرفراز — ایک کا تو جنت الماوی ہی نام — دوسری کا نام ہی دار المقام

تیسری دار السلام ای مرد سعد — اور چوتھی جنت الخلد اسکے بعد — اور چھٹی پھر جنت الفردوس ہی — پانچوین جنت نعیم ای نیک پی

ساتوین جنت ہی عدن ای سینہ صاف — آٹھوین کے نام مین ہی اختلاف — جو ہی علیین اُس جنت کا نام — سُن لے بن عباس کا تو یہ کلام

۱۰۷۸

تو بھی ہرگز نہ کر سکیگا تمام | آخرش ہوگا معترف بقصور | مختصر کر محمد اب یہ غزل | طول دینا اسے نہیں ہے ضرور

وصف اب اسمین درختون کا ہی اور پھولون کا | اوصفت اُنکی جو ہین اُسمین نہین اور مکان

اب سنو اوصاف اشجار جنان | گوش دل سے اے گروہ مومنان | ہین جہان تک باغ جنت کے شجر | اِس سرے سے اُس سرے تک ہر بسر

گر بلندی مین وہ ہین سے حد زیاد | پر یہ ہی اُنمین شعور طبع زاد | شاخ سے پھل توڑ لیے اور کھائے

وہ ہین اُنپہونچینگے وہ شاخ درخت | اُس بہشتی کے کنے اے نیکبخت | جب کوئی چاہیگا کہ وان جائے | بے تکلف اُن پھلون کو کھائیگا | لیٹے بیٹھے جیسے دل مین آئیگا

اور گلون سے اُنکے بنینگے لباس | وہ مقطع جو نہون شاہون کے پاس | ویسی پوشاکین نفیس و خوش قماش | ہین کہان دنیا مین گر کیجے تلاش

آئینگی ہر ایک کے تن پر درست | حسب خواہش وہ نہ ڈھیلی اور نہ چست | بعض گل مین خوشنما فرش و فروش | بعض گل مین جا بجا پر نقوش

سُن لے اب تو مجھ سے اُن جاموں کا اسم | جو کہ اعلے ہونگے ہین وہ سب دو قسم | نازک و باریک تر دوراز خیال

جسکو سندس کہتے ہین اہل عرب | ہل اتی مین جیسے فرماتا ہے رب | ہوگا مضبوط و مطبر و خوش طراز

مثل محمودی ہی وہ اے دوربین | یا بسان اطلس و دیبائے چین | اُسکو وہان بولینگے استبرق تمام | سورۂ مذکور مین ہی یہ بھی نام

پر نہایت ہونگے شفاف و لطیف | سارے کپڑے کیا قمیص و کیا نصیف | نیچے شترتہ کے تن ہوگا نمود

اور جنت وہ ہی پاکیزہ مقام | ہی نہ جسمین گرمی و سردی کا نام | اور شعاع شمس بھی اُسمین نہین | اور نہین ہی اُسمین تاریکی کہین

لیک اک رہتا ہی حال اعتدال | نور افشان صبح روشن کی مثال | یعنی جون قبل از طلوع آفتاب | صبح کا ہوتا ہی حال اے کامیاب

بلکہ ہی بے شبہہ نور صبح دم | رو برو اُسکے ہزارون حصہ کم | وہ شعاع عرش ہی اے خوش نہاد | اُسکو کیا نسبت نبور بامداد

اُسکے آگے تابش شمس و قمر | محض بے رونق لگینگی سر بسر | اور ہونگی ایسی عورات بہشت | شکل اور صورت مین نورانی سرشت

ہی روایت کہ جو اس دنیا مین آئے | ایک عورت اُن سبھون سے منہ دکھائے | تو وہین چھپ جائے اس سورج کی دھوپ | دیکھتے ہی اُسکے منہ کا رنگ و روپ

جون شعاع شمس سے نور قمر | محو ہو جاتا ہی سب وقت سحر | اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن | پاک ہونگے از کثافت ہاے تن

جون براز و بول و بلغم تھوک تھا | چرک چشم و تن وغیرہ سب سے پاک | اور کثافت دل کی جون کبر و منی | غیبت و غمازی و طعنہ زنی

کذب و لغو و غصہ و بغض و غرور | حرص و رشک و شر وغیرہ سب سے دور | جسکے موجب ہو سے دوا کچھ غرض

یعنی ہونگے سب کے سب سالم مزاج | اور نہ ہونگے بال بھی تن مین کہین | جو نکلتے ہین جوانی مین یوہین

یعنی موے عانہ و ریش و بروت | ہونگے ہر مو کے ولادت سب بحال | جیسے ابرو و مژہ اور سر کے بال

کیونکہ زیبایش مین داخل ہین یہ | یعنی ہین یہ بال سب زیب جمال | وہ نہین ہین جو کہ ہون تن پر وبال

اسطرح سے ہونگے وہ سب پاکنیج | اور رہینگے بے حسد آپس مین مل | خرم و شاداں بصد آرام دل

چند ابیات ہین اب حسب احادیث و قرآن

بعد ازین سنیو ذرا ای مومنان — چند کلمے اب باوصاف جنان — مین تمھارے روبرو یہ داستان — رہت کہتا ہون بقول راستان

ہی بنا ہے باغ جنت سر بسر — روشن و تابان زخشت سیم و زر — اور بجاے گل ہی ہا مین دو خشت — مشک ذفروہ جو پاکیزہ سرشت

اور ہی خاک زمین اُسکی تمام — زعفران زر روے ای نیکنام — اور روش ہر اک بلورین آبدار — روشن و شفاف ہی آئینہ وار

اور زمین ہر چمن در ہر مقام — طیب و پاک و مصفا ہی تمام — اُنمین روڑے ہین جواہر کے پڑے — سنگریزون کی جگہ چھوٹے بڑے

یعنی کنکڑیان ہین انمین ای ہمام — لعل و یاقوت و زمرد کی تمام — اور سب اشجار ایسے جنکے پوست — ہین طلائی نقرئی ای حق کے دوست

یکدگر لپٹے ہوے سب نونہال — عاشق و معشوق جون وقت وصال — اور گھنی شاخین اُنھون کی خوشنما — بیخزان بیخار و سبزہ میوہ دار

سارے میوے موز و انگور و انار — سیب و شفتالو وغیرہ بے شمار — سب لطیف و پاک شیرین شہد وار — خوش مزہ خوش رنگ خوشبو خوشگوار

دیگا ہر اک میوہ پاکیزہ شکل — اور درختون کے تلے نہرین رواں — ہین بہت پاک و مصفا ایجوان

ایک نہر ین اُسمین ہین سب جار قسم — سُن اُنھون کا وصف ای پاکیزہ اسم — دیکھ لے سورہ محمد مین عیان — ہی لکھا اُن چارون قسمون کا بیان

قسم اول مین ہی پر آب نہر — غیر آسن خوشگوار و دلپذیر — دوسری مین وہ عجائب شیر ہی — وصف جسکا خارج از تحریر ہی

یعنی اُسکا ذائقہ اور رنگ بھی — کچھ نہ تبدیل و تغیر ہو کبھی — تیسری مین خمر ہی یعنی شراب — اور چوتھی مین بھرا ہی شہد ناب

ثمر وہ آیا ہی جسکی شان مین — لذۃ للشاربین قرآن مین — اور عسل وہ ہی مصفی و شگرف — کیا لکھے خامہ صفت مین اُسکی حرف

پھر علاوہ اُنکے ای فرخندہ فام — تین چشمے اور ہین سُن اُنکا نام — ایک ہی کافور اور اک زنجبیل — نام ہی قرآن مین جسکا سلسبیل

اور اک تسنیم ہی اِسکے سوا — سودہ جاری ہی معلق بر ہوا — لیک ہی کیا اُن چشمون کا آب — عام لوگون کو وہان ای خوش خطاب

جیسے اصحاب الیمین از روے جاہ — رکھتے ہین اورون سے کمتر پایگاہ — یعنی اورون کی بہ نسبت ہونگے کم — عزت و توقیر مین وہ پاک دم

ہونگے اِس پانی سے کچھ شیشے بھرے — ایسے لوگون کے مکانون مین دھرے — وقت رغبت کے پینگے وہ یہ آب — اور پانی مین ملا مثل گلاب

اور جو ہونگے خاص از اہل بہشت — پائینگے یہ آب وہ نیکو سرشت — حوض اس پانی کے ہونگے اُنکے گھر — تا ہین خالص اُسے شام و سحر

بعدہٗ جنت مین وہ ابرار حق — جب مشرف ہونگے از دیدار حق — تب اُنھین اِک نعمت پاک لطیف — اور حاصل ہوگی ای مرد ظریف

غزل در تعریف شراب طہور

اِس غزل مین بس بے اتصاف اوصاف — اُسکی توصیف و ثنا بے اختلاف

کرتے ہین راویان اہل شعور — خبر مصطفےٰ اسے یہ مذکور — جب کہ دیدار حق سے اہل بہشت — ہو چکینگے مشرف و مسرور

تب ملائک پلائینگے اُنکو — جامہاے پُر از شراب طہور — آب نہرون کا اور چشمون کا — بے بدل ہی بلا قصور و فتور

پر یہ ہی سب سے الطف و اظہر — باغ جنت مین مومنون کے حضور — گر لکھے خامہ بُریدہ زبان — وصف اس مے کا تا بروز نشور

بعدہٗ اُن نعمتون کے باوجود — حکم حق ہوگا فرشتون کو کہ زود
تا کسی کو بعد ازین تکلیف و رنج — یان نہونے پائے مقدار سرِ مُو رنج
روضۂ رضوان مین کر دیگا بلند — اُنکی قدر و منزلت سے بھی وہ چند
کہ گروہ مومنان خوش نصیب — آؤ سب جنت سے دوزخ کے قریب
یہ ندا سنتے ہی از خوف ہلاک — جتنے ہونگے وہ سب اندیشناک
ہم تو سب آئے تھے از حکم ورود — اِن بہشتون مین باقرار خلود
یونہین ڈرتے ڈرتے سب جھکے بڑے — ساحل دوزخ پہ جا ہونگے کھڑے
کہ ہماری ہوگی شاید اب نجات — اور وہ سب کافران بد دماغ
پھر ملائک موت کو وان کرکے لائینگے اُس دم بشکل گوسپند — اِس گمان سے سب کے سب وہ اہل نار
اور سب سے ہونگے سائل وہ عیان — رنگ ابلق ہوگا اُسکا آشکار
کہ اسے پہچانتے ہو کیا ہی چیز — سُن یہ کلمہ یون فرشتون کو پکار
کہ ہم اسکو جانتے ہین صاف صاف — تو نسادی روح ہی جسنے کہین
دار دنیا مین سب اہل روزگار — ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسپند
ذبح اسکا کرتے ہین بالاختصاص — اور دینگے یہ بشارت آشکار
تم رہو اس باغ جنت مین ہمیش — تو نی آفت اب نہین آویگی پیش
اور تم بھی اے گروہ زشت کیش — اور نکالو دل سے تم اے بدصفات
اب چکھو اسمین عذاب بیشمار — تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
کہ نہین ہی ہمکو اب خوف ہلاک — اور نہ کچھ اس آتش دوزخ سے باک
اور جہان تک ہونگے وہ دوزخ کے لوگ — سُنکے یہ اُنکو نہایت ہوگا سوگ
کیا ہی ہم لوگون کا تھا مقسوم بد — جو یہان لایا باقرار ابد
سو کہان اب اُسکا ملتا ہی سراغ — دیگئی وہ بھی ہمارے دل پہ داغ
اب اسی دوزخ مین جلنا ہی مدام — اور نکلنا تو بہت مشکل ہی کام
بند کر دین خوب کرکے ترک وتاز — ہر طرف سے باستوانہا سدِ راز

حکم حق ہوگا فرشتون کو کہ زود — انکا اسباب ضروری بیگمان — لاکے سب کردو مہیا اس زمان
یان نہونے پائے مقدار سرِ مُو رنج — پھر مدارج مومنون کے کردگار — از شفاعات رسول نامدار
اُنکی قدر و منزلت سے بھی وہ چند — پھر کریگا اک منادی ابتدا — جنت و دوزخ کے اندر یہ ندا
آؤ سب جنت سے دوزخ کے قریب — اور تم بھی اے گروہ اہل نار — جمع ہو دوزخ سے جنت کے کنار
جتنے ہونگے وہ سب اندیشناک — تو کہین اب پھر نہ آفت مین پھنسین — جو یہ سارے دوزخی ہمکو نہین
اِن بہشتون مین باقرار خلود — اب وہان جانے کی پھرتی ہی نوید — یہ نہین معلوم اسمین کیا ہی بھید
ساحل دوزخ پہ جا ہونگے کھڑے — اور وہ سب کافران بد دماغ — اپنے اپنے دل مین ہونگے باغ باغ
اِس گمان سے سب کے سب وہ اہل نار — جا کھڑے ہونگے جنت کے کنار
جو سنی ہمنے منادی سے یہ بات — رنگ ابلق ہوگا اُسکا آشکار — ہین یہ فرماتے رسول کردگار
سُن یہ کلمہ یون فرشتون کو پکار — تو نسادی روح ہی جسنے کہین — دینگے سب کافر مسلمان یہ جواب
نام اسکا موت ہی بے اختلاف — ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسپند — دار فانی مین اسے دیکھا نہین
چکھ چکے ہین اسکی لذت ایکبار — اور دینگے یہ بشارت آشکار — آگے لوگون کے تکبیر بلند
حضرت عیسے پیمبر ہوگا خاص — تو نی آفت اب نہین آویگی پیش — کاہی مسلمانان عالی اقتدار
تو نی آفت اب نہین آویگی پیش — کیونکہ جو تھی موت وہ خود مر گئی — سب کو اپنے غم سے ایمن کر گئی
اور نکالو دل سے تم اے بدصفات — اور تمنائے نجات — خواہش موت اور تمنائے نجات
سُن یہ مژدہ مومنان خوش نہاد — بس اسی جنت مین رہنا ہوگا — ہونگے اربس اپنے اپنے دل مین شاد
بس اسی جنت مین رہنا ہوگا — فضل سے حق کے ہمیشہ روز و شب
ہزار افسوس اب ہم کیا کرین — موت بھی جیتی نہین ہی تا مرین
جو یہان لایا باقرار ابد — کہ کبھی تو مرکے پاوینگے نجات
زندہ ہوتی موت تو بھی تھی بات — ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہین
مخلصی کی راہ اسمین ہے کہین — خازنون کو تا کہ سب ابواب نار
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار — جسمین ہر اک کافران بدخصال — دل سے گم کردین نکلنے کا خیال

مومنو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت

اُسنے ترسایا تھا جو مان باپ کو — رات دن یاں اور نہ سوجا آپکو — اسلیے اسکو جناب کردگار — آتش دوزخ سے کرکے رستگار

پہلے رُک رُک جا بجا ترسائیگا — پھر وہان سے خلد مین پہونچائیگا — پھر حقیقت اُسکی جو ہی راست راست — وہ خدا ہی جانے ہی بے کم و کاست

روایت

کہتے ہین راوی کہ در باغ جنان — ہونگے جب مسکن گزین سب مومنان

یعنی جب وہ مومنان بے نظیر — ہو چکینگے خلد مین مسکن پذیر — اپنی اپنی جا پہ حسب پایگاہ — با فروغ خاطر از فضل آلہ

صحبتین دنیا کی تب آوینگی یاد — رکھتے تھے جن سے ملاقات و داد — اور کہینگے یکدگر وہ پاک کیش — کہ فلانا دوزخی ہمسے ہمیش

بحث اور تکرار کرتا تھا کمال — اب نہین معلوم کیا ہی اُسکا حال — امر حق سے نار دوزخ کے اُدھر — وہین سے دیکھیگا اِک چھوٹا سا در

اور بصارت مومنون کی جس مثال — دور رس وان ہوگی جون تیر شمال — کہ وہین سے میٹھے بیٹھے آشکار — مو بمو دیکھینگے حال اہل نار

اور اُنھین دیکھینگے وہ کفار زشت — اپنی دوزخ سے بگڑ ان ہشت — اور کرینگے اُنسے رو رو کر سوال — کای گذری وہ مومنان شاد حال

ہمکو بھی تھوڑا سا دو آب و طعام — تم تو ہو سیراب اور ہم تشنہ کام — دینگے اُن ناحق شناسون کو جواب — چاہیے اب کیجئے کچھ اسکا ذکر

تم نہین پانے کے یہ آب و طعام — سُنکے یہ وہ مومنان خوش خطاب — وہ ملایا تمھین بے کم و بیش — تاکہ ہو موقوف یہ گفت و شنود

وعدۂ حق جسکے اوپر تم مدام — حق نے کین یہ نعمتین تمپر حرام — اِسکی خواہش مین عبث کرتے ہو نکو — گھڑکی بند کر لیوینگے زود

سُنکے یہ گفتار وہ سب نابکار — سخت ہونگے اپنے دل مین شرمسار — پھر وہ کھڑکی بند کر لیوینگے زود — کہ دریچہ جب وہ ہو جاویگا بند

روایت

کہتے ہین یون راویان ارجمند — کچھ نہین معلوم ہی اُنکی خبر

اپنے دل مین لڑکے بالون کا خیال — خوش دل و محظوظ طبع و شاد کام

تب کرینگے مومنان خوش خصال — کہ کہان ہین آج وہ نور بصر — کچھ نہین بھاتا ہی یہ آرام و عیش

تب بتا دینگے ملائک کر کے یاد — کہ وہ سب حسب مراتب بالمراد — اپنی اپنی جا پہ رکھتے ہین قیام — حضرت حق مین کرو جا یہ سوال

وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار — بے اُنھون کے آنکھ مین لگتا ہی خار — گرمی ہجرت سے دل کھاتا ہی طیش — رکھتے تھے دنیا مین جب ہم بود و باش

پاس درز نجیر پیش دوستان — کہ ہمارے حق مین تم بہر وصال — کرتے تھے آنکھون کو ٹھنڈا وہ سدا

کہ وہ یون کرتے ہین عرض ای کردگار — ہو کے تیرے فضل کے امید وار — دُعا گی کر کے ہم کسب معاش — اب رکھین محروم ہم کس راہ سے

اور خدمت کر بزرگون کی مدام — پرورش کرتے تھے اُنکی صبح و شام — اور اُنکے دیکھنے ملنے سے ہم — تاکہ اِس نعمت سے بھی ہون بہرہ ور

کین جو حاصل نعمتین یہ ہمنے اب — تجھسے منعم کی اطاعت کے سبب — اُنکو بھی اِس نعمت و لخواہ سے — اپنے اپنے مورثون کو بے نفاق

اب ہماری یہ بھی اِک دل کی مراد — یہ جو پوری کردے ای رب العباد — کہتے ہین یہ تیری حضرت مین نیاز — اور جنت مین رہینگے ایک جا

ہوگا ارشاد از جناب ذوالجلال — آئینگے ہمراہ اُن اشتیاق

ہو نہین سب کی بہ وقت بالمراد — نعمتین پاوینگے از فضل خدا

بعد وہ اُسکو بھی لیوینگے نکال — یعنی پہلے قعرِ آتش سے نکال — دیوینگے اُسکو دردِ دوزخ پر ڈال
بعد اک ساعت کے ای ایزد شناس — ہونگے برجا اُسکے جب ہوش و حواس — سب فرشتون کو وہان سے وہ
کہ خدا کے واسطے اسوقت جو — مُنھ مرا دوزخ کے باہر پھیر دو — مُنھ جلائے دیتی ہی آتش کی لوک
سُنکے یہ منت سماجت کا کلام — عہد لیگا اُس سے حق کا بیکنام — جو برآوے یہ ترے دل کی مراد
وہ کہیگا چاہتا ہون آپ ہی بس — اور نہین اس سے زیادہ کچھ ہوس — نار کے باہر بجسب آرزو
بعد اک ساعت کے پھر وہ دل فگار — دیکھیگا جب باغ جنت کی بہار — سایہ دار و خوش ہوا و پُر ثمر
تب تو پھر رونے لگیگا زار زار — تا کسی ڈھب سے وہان تک ہو گذار — دیگا پہونچا اُن درختون کے تلے
ہونگے وہ اشجار جنت کے قریب — حق تعالیٰ عہد محکم اُس سے لے — ہونگے ظاہر اُسکو پُر نور و ظہور
عہد و پیمان کو نہ پھر رکھیگا یاد — جب وہان سے خلد کے حور و قصور — سینگے حسب توانائی و زور
آخرش پہونچیگا وہ نیکو سرشت — بس دبے پانؤن چلیگا مثل مور — اور بھی ہو دیگا بے صبر شکیب
کہ یہی لاریب ہی باغِ جنان — دیکھتے ہی وہ ریاض دل فریب — حکم ہوگا اُسکو کای مردِ سعید
تو بھی جا کر ہو وہین مسکن پذیر — پھر بہت سی منت و زاری کے بعد — ہر طرف معمور دیکھیگا بہشت
دل مین سوچیگا کہ مین جاؤن کدھر — ہین جہان سب مے منان بے نظیر — ہوگا داخل جب کہ وہ نیکو سرشت
تب کریگا حق سے تنگی کا سوال — پُر ہی جنت دیکھتا ہون ہین جدھر — اِس سرے سے اُس سرے تک ہے کہین
سُنکے یہ فرماویگا پروردگار — گہ مجھے اب اسمین بسنا ہی محال — اِک مکان خالی نہین ہی یا اِلٰہ
گہ تو اپنی خواہشون کو ایکبار — دین و دنیا کی جو ہون سب جمع کر — پھر مرا کس طور سے ہوگا نباہ
کر چکیگا جمع جب وہ مرد نیک — تب سُنیگا یہ بشارت آشکار — تا نہ پھر کہنی پڑے بار دگر
کہ یہ ساری خواہشین جو تونے کین — بلکہ اپنے یار سے اور ای خوش نہاد — اپنے کانون از جناب کردگار
ای محمد اب کسی کو کیا مجال — بندۂ عاجز کو ہی مقدور کیا — نعمتین وہ چند دین اُس سے زیاد
جو کرے وصف عطائے ذوالجلال — ہونگے وان جو جو کہ خاصان اللہ — کر سکے جو شکر انعام خدا
حشر کو اُس ایک ادنے کے لیے — تو بھی ہوگا کب کسی کا یہ دماغ — کیجیے اُنکے مراتب پر نگاہ
حشر تک صبح و مسا لیل و نہار — اے دل اب اس بات مین مت کر تو فکر — گہ وہ پاوے شکر نعمت سے فراغ
شکر ہی سے ہوتی ہی نعمت زیاد — یعنی وہ ہوگا حریص و بیم و زر — اِس سے کر تو قصۂ اول کا ذکر
کہ وہ شاہد ہوگا مرد بوالہوس — یعنی کرتا تھا وہ آدمی — دار دنیا مین سبھون سے شہیر
کاہلی کرتا تھا وہ ای نور عین — باپ مان کے نان نفقے مین کمی

بعدہ پھر جب وہ محبوب آلہ — مجرمون اور عاصیون کے خیر خواہ
بار سوم پھر بدستور نخست — جب شفاعت پر کمر باندھینگے چست
ہو جنھون کے دل مین ایمان کا اثر — مثل اک ذرہ کے ای خیر البشر
یونہین سارے انبیا دین پناہ — بعد آنحضرت کے حسب پایگاہ
امت آنحضرت کی اُسدم سر بسر — سب نکل آوینگی از نار سقر
خلد مین اُس دم ز فضل کردگار — امت آنحضرت کی از روے شمار
لیکن اُس دم اک موحد کا فریق — باقی رہجاویگا در نار حریق
پر نہ تھا کچھ اُنکو انکار رسول — جو نکرتے دعوت ایمان قبول
اُنکے حق مین جب رسول نامدار — ہونگے داعی در جناب کردگار
حکم یہ ہوگا کہ اُنکو بالیقین — کچھ توسل انبیا سے تھا نہین
اتنے مین مشرک جو سب چھپتے پڑے — ہونگے جلتی نار دوزخ مین پڑے
کہ بتاؤ کیا تھا ہم اور تم مین فرق — جو کہ اب دونون ہوئے دوزخ مین غرق
کچھ نہ بخشا آج اُس وحدت نے نفع — یہ عذاب حق جو ہم تم سے دفع
اسمین بحر رحمت رب جلیل — جوش مین آویگا سُن یہ قال و قیل
آیا رتبہ شرک اور توحید کا — زعم مین انکے برابر ہوگیا
آخرش اُن سب کو وہ والا صفات — نار سے اُسوقت بخشیگا نجات
تن اُنھون کے ہونگے یون بے اشتباہ — جسطرح ہوتا ہی انگشت سیاہ
اسمین نہلا دینگے اُنکو سب ملک — تن اُٹھینگے اُنکے گردن سے چمک
حکم ہوگا پھر کہ وہ نیکو سرشت — ہون شتابی داخل باغ بہشت
بعد اک مدت کے پھر وہ حق شناس — حضرت حق مین کرینگے التماس
اب ہمارا جو لقب ہی اور یہ داغ — دور کردے یہ بھی تا پاوین فراغ
تب تو ہوجاوینگے وہ بیشک مجیب — ہی روایت کہ وہ سارے دل کے دل

بعد آنحضرت کے حسب پایگاہ — ناریون کے حال سے ہونگے خبر
جب شفاعت پر کمر باندھینگے چست — ہوگا تب یہ حکم از درگاہ خاص
مثل اک ذرہ کے ای خیر البشر — جاوینگے پھر وہ رسول ذی فروج
قعر دوزخ سے بامرد الجلال — لینگے اپنی اپنی امت کو نکال
سب نکل آوینگی از نار سقر — کوئی نہ رہنے پائیگا چھوٹا بڑا
امت آنحضرت کی از روے شمار — ہوگی ساری امتون سے بھی دو چند
باقی رہجاویگا در نار حریق — کی نہ تھی مطلق اُنھون نے پیروی
جو نکرتے دعوت ایمان قبول — محض بے ادراک احکام رسل
ہونگے داعی در جناب کردگار — کہ انھین بھی زود تر یا ذوالجلال
کچھ توسل انبیا سے تھا نہین — یے علاقہ مجھسے ہی رکھتے تھے خاص
ہونگے جلتی نار دوزخ مین پڑے — سو وہ ان توحید والون کو دیکھ
جو کہ اب دونون ہوئے دوزخ مین غرق — بحث جو کرتے تھے تم شام و پگاہ
یہ عذاب حق جو ہم تم سے دفع — اب یہان پر شرک و وحدت سب ہی یکساں
جوش مین آویگا سُن یہ قال و قیل — کہ انھین یہ مشرکان بد گہر
زعم مین انکے برابر ہوگیا — نار مین اب اپنی عظمت کی قسم
نار سے اُسوقت بخشیگا نجات — کہتے ہین جسوقت وہ نکلینگے سب
جسطرح ہوتا ہی انگشت سیاہ — پھر درجنت پہ سن ای شاد بہر
تن اُٹھینگے اُنکے گردن سے چمک — لیک رہجاویگا اک داغ سیاہ
ہون شتابی داخل باغ بہشت — اور لقب اُن سب کا ہوگا دوزخی
حضرت حق مین کرینگے التماس — کہ جو اپنے فضل سے ای کبریا
آخرش جب از عنایات غفور — تو نے ہمکو تب بجنت دیا

روایت

نار سے جسوقت آوینگے نکل — تب وہان باقی رہیگا ایک رد

کہ ابھی ہین امتی ہین سقر — کہ انھین بھی نار سے کرلو خلاص
نار سے تا عاصیون کا ہو خروج — لینگے اپنی اپنی امت کو نکال
صاحب توحید دوزخ مین پڑا — ہی حدیثون مین لکھا ای ارجمند
کوئی پیمبر کی بدار دنیوی — رہ گئے تھے اپنی غفلت مین وہ کل
اس عذاب نار دوزخ سے نکال — آپ ہی دونگا انھین اسدم خلاص
وان کرینگے اسطرح طعنہ زنی — ہمسے وان درباب توحید آلہ
گو کہ تھے ہم بدو ہان اور تم تھے نیک — ہنستے ہین اپنے برابر بوجھکر
اک موحد بھی نہ رہنے دینگے ہم — آتش دوزخ سے از فرمان رب
آب حیوان کی جو اک بہتی ہی نہر — گردنون پر اُنکی از امر آلہ
روضۂ رضوان کے اندر ای اخی — تو نے ہمکو تب بجنت دیا
انکا وہ نام و نشان بھی ہوگا دور — گورے گورے چاند سے بے نقص و عیب

اُس عذاب نار مین باسوز و درد

یعنی اس عت سے جاوینگے گذر — کہ وہ پل اصلا نہ آویگا نظر — اتنے عرصے مین وہ پہنچے کے فریق — آپہنچے انمین طے کرکے طریق

جمع ہو کر سب کے سب اُس آن مین — جا کھڑے پھر ہونگے اک میدان مین — بعد اسکے حضرت خیر البشر — کھول اپنے ہاتھ سے جنت کا در

سب کے تئین داخل کرینگے اُس مکان — اسمین ہی ذکر شفاعت کہ رسول عربی — زود فضل حق سے با امن و امان

کرتے ہین سب راویان تیز عقل — اور لوگون کے تئین نار سے دلوا کے نجات — یون احادیث رسول اللہ سے نقل

کہ بخوبی اُس زمان باغ جنان — ہونگے داعی پی امت بجناب یزدان — ربع ہو جاویگا پُر از مومنان

پھر تسلی دے جناب مصطفے — روضۂ خلد مین لیجاوینگے با امن و امان — خلد مین لوگون کو باصدق و صفا

امتی باقی جو ہونگے مبتلا — نار دوزخ مین بصد رنج و بلا — اُنکے حق مین ہونگے آمرزش طلب — باحضور قلب از درگاہ رب

یونہین پھر پیش جناب کبریا — اپنی امت کے لیے سب انبیا — ہونگے مستغفر بامید نجات — از پس آن مقتدائے کائنات

پھر کرینگے وہ رسول نامدار — سر بسجدہ ہو ثنائے کردگار — ساتوین دن دیگا وہ عالی جناب — حضرت خیر الورا کو یہ جواب

کہ اُٹھا لو سر کو اے میرے حبیب — تم ہو داعی مین تمھارا ہون مجیب — جن کے ایمان ہووے اک جو کے مثال — اُنکو لو جا نار دوزخ سے نکال

سُن یہ مژدہ حسب فرمان جلیل — سر اُٹھا لینگے رسول بیدیل — ساتھ لیکر پھر فرشتون کو شتاب — اور لوگ امت سے کرکے انتخاب

جاوینگے اُسوقت دوزخ کے کنار — وان سے بہر مخلصی اہل نار — اور بلا لون سے کینگے دو بنا — اپنے سب یارون عزیزون کا پتا

نا ملا کا اُن سبھون کو لین نکال — نار دوزخ سے بامر ذوالجلال — کہتے ہین شہدا کو اُسدم دسترس — ہوگی بخشانے مین ہر مفتاد کس

اور ہوگا حافظون کو اختیار — وہ نفر پہ از جناب کردگار — اولیا اور عالمون کو دستگاہ — ہوگی درباب شفاعت حسب جاہ

کوئی سو بخشائیگا کوئی ہزار — کوئی اس سے بھی زیادہ بیشمار — اور وہ لڑکے جو طفلی مین مرین — لیک جب تک باپ صبر انپر کرین

یعنی رونے پیٹنے سے آہین باز — اور ادا کرتے رہین صوم و نماز — اذن حق سے واں پہ وہ سب نور مین — ہونگے بے شبہ شفیع والدین

جا کھڑے ہونگے دوزخ کے کنار — قعر سے دوزخ کے غوطے مار مار — ہووینگے جن جن کے جو جو کے مثال — دل مین ایمان لینگے اُن سب کو نکال

یعنی اس زمان از امت خیر الانام — مخلصی پاوینگے از نار حریق — بعدہ درجہ بدرجہ بہر فریق

کہ بہت سے اُمتی چھوٹے بڑے — عاصیان اہل بیت مصطفے — ہونگے پھر اگہ زحال اہل نار

ہونگے سائل حق سے کای والالتجات — نصف ہو جاویگا پُر دار السلام — ملتجی ہو در جناب کبریا

زود تر وہ حضرت عالی نژاد — ابتلک ہین نار دوزخ مین پڑے — جنکے ایمان ہووے اُنکو لو نکال

جا کھڑے ہوینگے دوزخ کے کنار — دے مری اُمت کو دوزخ سے نجات — جیسے عالم اولیا اصحاب دین

سُن یہ مژدہ دل مین ہونگے شاد شاد — حکم ہوویگا کہ خرمن کے مثال — تین حصے اُنسے پُر ہوگی بہشت

اور نکلوا لینگے امت بے شمار — وان سے پھر لے ساتھ لوگون کو کثیر — ہونگے داخل جب کہ وہ نیکو سرشت

یونہین ہونگے اور اک قوم پرستون کی مثال
جائیگا پھر اور کھڑا تا اک ہجوم جیسے متوالے چلے ہین جھوم جھوم

نار سے نکلینگے شعلے اُس زمان
بعض لوگون کو چمٹ جاوینگے وان گر پڑینگے کھاکے لغزش ناگہان

اور جو جو شخص اُنمین ناخلف
سو اُنھین وہ مستحق بے قیل و قال پل سے دینگے آتش دوزخ مین ڈال

باقی ماندون کو بعون بے نیاز
ہونگے بیچ بیچ مین سب یک ایک وان بچا لینگے زنار سوزناک

یہ صلواۃ و صوم ہونگے دستگیر
اور بتائید خدائے ذات پاک ہونگے لغزش مین یون پا شباک

سب کے سب اُس دم زخوف کبریا
کچھ نہ نکلیگی کسی کے مُنھ سے بات رب سلم رب سلم آشکار

لیکن امت کے لیے سب انبیا
اور کہینگے ملتجی ہو بار بار عرتے قربانی ہین سارے خاص و عام

یعنی اُنکو لے بچا ای کردگار
اور یوم النحر کو جو مستدام جاکے پہونچینگے اُترنے کے قریب

فضل حق سے سو وہی روز نشور
جب کہ ہر اک مومنان خوش نصیب عیون چلے جاتے ہو تم مُنھ موڑ کر

تب مچاوینگے منافق شور و غل
کاہے مسلمانان ہمین یان چھوڑ کر عیون نہین لاتے وہین سے روشنی

ہمکو اپنی روشنی مین لو نباہ
وہ کہینگے تم بھی ای قوم دنی جب کہ پیچھے کو چلینگے تھوڑی دور

جس جگہ سے لائے ہین ہم یہ نور
سُن کے یہ کلمہ منافق بہر نور یک بیک کرتے ہوئے شور و شغب

ہوگی وان اک تیرگی اُس سے زیاد
پھر پھرینگے وان سے بارنج و تعب لیک مسدود و معلق سر بسر

اسمین ہوجاویگی حائل اک جدار
اور اُس دیوار مین اک ہوگا در اور پکارینگے بہت ہو بے قرار

جب یہ دیکھینگے وہ سارے دوسیاہ
تب کرینگے وای ویلا بے شمار گم گئے ہو چھوڑ ہم لوگون کا ہاتھ

ای گروہ مومنان پاک کیش
جو وہان سے لا یمان تک اپنے ساتھ جسکے موجب تم نے یہ بد لا لیا

ہم یہان ہین سخت ظلمت مین اسیر
غیبا گفتہ ہمنے تمہارا ہی کیا رہتے تھے بے حرمتی کے انتظار

وہ کہینگے نی الحقیقت ہی یہ ٹھیک
لیک باطن مین سد لیل و نہار کرتے تھے کفار کی تم بے شمار

اور وہان رہتے تھے تم شام و پگاہ
اور تعظیم و اطاعت بندہ وار آئیگا دوزخ سے با حال سترگ

اب اُنھین مین جاؤ ای قوم غوی
اتنے مین اک شعلۂ نار بزرگ دیگا وان سے در کہ اسفل مین ڈال

کہر باہر سے اُٹھا جون برگ کاہ
کھینچ کر فوراً بحکم ذوالجلال ہم سنا کرتے تھے اکثر یہ کلام

پھر دو فرقے پہلے جو ہو دینگے بانٹ
وہ یہ آپس مین کہینگے کہ مدام ہی کہان پر دوزخ اہکو بتا

کہ ملیگا ایک پل روز نشور
سو نپایا آج اُس پل کا پتا

ہوگی امین حق کی تعظیم و صفت — بولنے والے کی قدرت معرفت — تاکہ ہووے پلہ نیکی ثقیل — درخور نیات و اخلاص جمیل
پلۂ حسنات اگر ہوگا ثقیل — ہی یہی اسکی ثقالت کی دلیل — درخور اخلاص و تصدیق نبی — ہوگی بھاری ہر کسی کی نیکیوں
اک روایت سے چنانچہ یہ بیان — خوب بالتفصیل ہوتا ہی عیان — کہ وہان اک شخص کے ای مہتدی — ایک کم سو ہونگے طومار بدی
اور ہر طومار کا ای ذی عقول — ہوگا بیشک شرق سے تا غرب طول — جب کہ دیکھیگا انھین وہ نیکمرد — دیکھتے ہی رنگ ہوجاویگا زرد
یعنی کرتے ہی نظر بے ساختہ — ہوش ہوجاویگا اسکا باختہ — اور کریگا اپنے دل مین خیال — کہ مری اب رستگاری ہی محال
ایک بھی نیکی نہین ہی میرے پاس — خیر افعال شنیعہ بے قیاس — تب ملائک دیکھ یہ حال تباہ — یون کہینگے اس سے کای عبد آلہ
مت تاسف کر تو ہوکر بے مراد — ایک تیری نیکوئی ہی ہمکو یاد — دیکھلے اسکو بھی شاید اس زمان — ہو اسی سے کچھ ترے حق مین امان
دے تسلی اسکے دل کو اس نمط — لاوینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط — دیکھ اس پرزے کی صورت وہ غریب — ہوویگا داعی بدرگاہ مجیب
کہ مجھے تو ای جناب کردگار — کیلیے کرتا ہی اس دم شرمسار — ہون سزاوار سقر بے شک و ریب — اپنے کردارون سے ای دانای غیب
اب نہین ہی مجکو امید نجات — آگے جو مرضی تری ای پاک ذات — یہ جو ہی خط ایک چٹھی کی مثال — ایسے طومارون کے آگے کیا ہی حال
جو مقابل انکے پلے مین تھے — جس سے عقدہ میری مشکل کا کھلے — حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار — ظلم کرتا ہی نہین پروردگار
ہوگا جو کچھ تول مین تیرا یہ خط — سو سزا بھی ہوگی تیری اس نمط — بعدہٗ دھر دینگے وہ خط صغیر — پلۂ میزان مین از امر قدیر
کہتے ہی از فضل رب العالمین — آئیگا اس خط کا پلہ بزمین — یمن سے اس خط کے وہ نیکو سرشت — زود ہوگا داخل باغ بہشت
فہم مین راقم کی اس جا یہ سخن — یون گذرتا ہی تو گوش دل سے سن — شاہدی حضرت خیر الانام
جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ — دم مین کھو دیتی ہی از فضل الٰہ — اختلاف عالمان بانشاط
بعض کہتے ہین کہ وہ میزان و پل — ایک ہی اک ہی فقط از بہر کل — کہتے ہین یون کہ وہ ہین بیحد و عد
یا کہ ہر اک کے لیے ای بانشاط — ہی جدا ایک ایک میزان و صراط — یا بدای ہر امم ای خوش طرائق
لیک یہ آیت صریحاً ہی دلیل — وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ — کثرت میزان پر از قول جلیل
پھر صراط اوپر نہین ای باکمال — اپنے دل مین چاہیے کرنا خیال — حال اسکا اس طرح مفہوم ہی — آگے پھر اللہ کو معلوم ہی

اسمین مذکور ہی جو حشر کو بالائے صراط — حسب ایمان و عمل ہوویگا ہر شخص روان

کہتے ہین جسوقت ای اہل نشور — چڑھ چکینگے پل پر از بہر عبور — آئیگی تب ایک آواز بلند — سب کے کانون مین کہ کر لوآنکھ بند
فاطمہؑ بنت محمد مصطفےٰ — جاتی ہین اس پل پہ بصدق و صفا — پھر انھون کے بعد اک فرقہ وہان — پل مین اڑجاویگا جون برق جہان
پھر مثال ریح صرصر اک فریق — طے کریگا دم مین اس پل کی طریق — بعدہٗ اک از دحام خوش خرام — جائیگا مانند اسپ تیز گام

تب عبادات مرکب کا حساب — جیسے حج کعبہ و غزو و جہاد
لیگا اُس میدان مین وہ عالی جناب — پانچوین مین خونیون کا انفصال
بعدہٗ چوتھے مین زہد و علم کا — اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد
نیت و اخلاق و حرص و حلم کا — سب کے کاغذ بعدہ کر کے درست
پھر چھٹے میدان مین در باب طعام — اور نیکی ظالمون کی کردگار
ہوگی پرسش از حلال و از حرام — تو اُسی مظلوم کے اعمال نشت
ساتوین میدان مین پھر سب خاص و عام — لیک یہ تبدیل اعمال عباد
ہونگے مسئول از حقوق ہر کرام — اور یہ تبدیل و نقل ای ذی خضوع
تا کہ ہر اک آدمی حسب الکتاب — ہوگی اعمال نوافل سے شروع
ہو روانہ واں سے اُس پل پر شتاب — لیسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
اور جو اُسکے نامۂ اعمال مین — یونہین ہی مذکور کہ اک شخص کی
کچھ نہ ہونگی نیکیان اُس حال مین — ایک نیکی تو کسی سے مانگلا
دیگا اُس ظالم کو حق بے اشتباہ — اپنے سب یارون محبون کے قریب
تا کہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ — ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
اسمین اعمال ولی کا ہی نہ ذکر — دیکھکر اُسکو پُر از اندوہ درد
غیر جسمی بوجھ لے تو کر کے فکر — کہ تو اتنی نیکیون سے ای اخی
اِس سے بھی پورا نہ ہوگا پھر تو — ایک نیکی کب بھلا جاویگی پیش
ہوگی جاری فرض مین ای پیر عقل — جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہی
دینگے محتاجون کو بخش اپنے عمل — باغ جنت تا رہین آرام سے
از پئے خوشنودی رب اجل — ہوگا جنت مین برابر پایگاہ
نیکیان بدیان اُس میزان مین — قرۃ العین ہی جو کچھ کہ چیز
پوری ہونگی پایۂ میزان مین — لیدا و پیشاب اسپان جہاد
تا کہ ہووے پایۂ نیکی گران — رہگئے با چشم گریان مثل ابر
جس سے پھر تو ہو سزاوار جنان — چند کلمے اور رکھدینگے فزود
مشرکون سے در رہ رب العباد
ہوگا در باب جراحات و قتال
ہوویگا مسئول از عفو و فساد
پل پہ کردینگے روانہ از نخست
دیگا مظلومون کو تاہون ستمگار
جو کہ ہونگے در میان سر نوشت
جو کہ ہی مذکور ای فرخ نہاد
ہوگی اعمال نوافل سے شروع
لیسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
یونہین ہی مذکور کہ اک شخص کی
ایک نیکی تو کسی سے مانگلا
اپنے سب یارون محبون کے قریب
ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
دیکھکر اُسکو پُر از اندوہ درد
کہ تو اتنی نیکیون سے ای اخی
ایک نیکی کب بھلا جاویگی پیش
جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہی
باغ جنت تا رہین آرام سے
ہوگا جنت مین برابر پایگاہ
قرۃ العین ہی جو کچھ کہ چیز
لیدا و پیشاب اسپان جہاد
رہگئے با چشم گریان مثل ابر
چند کلمے اور رکھدینگے فزود

جمع شدن ۱۲

ہونگے داخل پایۂ میزان مین — بعدہ جب اُسپہ از امر ودود

الغرض سب کیا صغار و کبار
جب کہ جا پہونچینگے دوزخ کے کنار
تب اُترنے کو برائے جزو کل

اُسپہ سے تا ہر امم کے قافلے
اسمین مذکور ہی اُس پُل کا جو روز محشر
پشت دوزخ پہ دھرینگے زیر پُل رہگذران

کہتے ہین یون راویان باانشاط
بال سے باریک اور تیغے سے تیز
اور لنبائی مین وہ پندرہ ہزار

گہ وہ رستہ ہی بروز رستخیز
سُن لے اب مجھ سے اُن تینون کا اسم
ایک حصہ ہی چڑھائی مثل بام

لیکن اُس کے راہ مین ہین تین قسم
ہی برابر بے نشیب و بے فراز
تیسرا حصہ اُتار امثل چاہ

دوسرا حصہ تو سُن اے باانیاز
ہی وہی بے شبہہ مرد رستگار
ورنہ اُسدم جو کوئی مردود غل

جو کوئی اُس راہ سے ہو دیگا پار
قعر مین دوزخ کے باصد اضطرار
بعضے بعضے اہل دین کے زور زرق

سو گریگا دفعتہً کھا پیچ و تاب
اُس سے جاوینگے گذر چون تند باد
اور کتنے شخص جون اسپ دوان

اور بعضے مومنان خوش نہاد
گرتے ہی دوزخ مین جاوینگے سما
بعضے بعضے راویان باسند

اور کتنے گر پڑینگے تھر تھرا
بعدہ گذرینگے وہ بالاے پل
اور بعضے کہتے ہین سارا حساب

عرصہ محشر مین دینگے جزو کل
سات ہی جاگہ پر اُس پُل کے اوپر
سو اُنھین ساتون بندون کا حساب

سات میدان ہین نہایت پُر ہنود
بہر وزن جملہ فعل نیک و بد
سو اُنھین ہین سب کے نامے قول قول

ہین ترازو وان کھڑی بیحد و عد
چلتے چلتے جاکے پکڑینگے قیام
وان پہ ہر اک سے بہ امر بے نیاز

پہلے میدان مین جو ہے خاص و عام
جو پڑھی ہین جس نے سو کردیگا عرض
اور نماز فرض اگر کی ہی قضا

عمر بھر کی سب نمازین نفل و فرض
اُس زمان حق سے بامید عطا
سو قضاے فرض کریگا بدل

وہ بھی کردیوینگا عرض اپنی خطا
ہوگئی ہوگی قضا تو ای اخی
اُسکے بدلے وضع کریگا اگہ

جو کسو سے ایک رکعت فرض کی
ہوگی حاضر وان پہ ہر اک کی نماز
جس کسو نے یان پڑھی ہوگی نماز

اور بشکل آدمی ای پاکباز
ہوگی جون حور جنان بے نقص و عیب
اور جسنے کی ادا ے باانیاز

سو نماز اُسکی وہان بیشک ذہب
ہوگی زیور پوش مانند پری
اور کیا جسنے یہان ای باشعور

اُسکی وان پہ باکمال و دلبری
ہوگی معیوب البدن مجروح وار
اُس سے فارغ ہونگے جب ہر ایک قوم

وہ نماز اُسکی وہان پہ آشکار
ہوگا سب طاعات جسمی کا حساب
بعدہ جب دوسرے میدان مین

پھر اسی انواع سے حسب الکتاب
جون زکوۃ و خمس از اہل نصاب
تیسرے میدان مین پھر ہر اک فریق

ہوگا وان مالی عبادت کا حساب
پشت دوزخ پر کھینچگے ایک پل
فرقے فرقے جاوین جنت کو چلے

سُن لے گوش دل سے حال پل صراط
سال کا رستہ ہی از روے شمار
جسپہ پہلے سب چڑھینگے خاص و عام

اِس روش مرقوم ہی اُس پُل کی راہ
بیچ مین اُس پُل کے جائیگا پھسل
پل مین اُڑ جاوینگے اُس سے مثل برق

اور کتنے مثل مور ناتوان
کہتے ہین کہ سب حساب نیک و بد
ہوویگا بالاے پل حسب الکتاب

ہوگا اِک اِک نوع کا حسب الکتاب
دیوینگے پاداش حسب فعل و قول
پہلے پرسش ہوگی درباب نماز

جس کسی نے از تعمد یا خطا
اُسکے نفلون سے خداوند اجل
اُسکے ستر نفل کو بے اشتباہ

باحضور دل ز خوف بے نیاز
ساتھ اوراد و وظائف کے نماز
اُسکے آداب و شرائط مین قصور

ہونگے پھر مسئول سب درباب صوم
جاکے داخل ہونگے سب اُس مین
جبکہ جا پہونچیگا طی کرکے طریق

یونہین ہر اک در خورِ اعمال خویش — اپنی اپنی لے جزا بے کم و بیش — اپنی اپنی راہ لیگا ہر فریق — جز فریقِ مومنانِ خوش طریق

بعدہ جب از ہجوم اہل نشر — صاف ہوجاویگا سب میدانِ حشر — تب تجلی کرکے رب العالمین — یون کہیگا باگروہ مومنین

کای گروہِ مومنانِ ذی شرف — کیون کھڑے ہو تم یہان پر صف بصف — جو تھے فرقے اہل ادیان و ملل — سب گئے یان سے چلے حسب العمل

کس لیے تم بھی نہین جاتے ہو اب — کیون کھڑے ہو اسکا بتلاؤ سبب — وہ کہینگے اس سخن کو سن بے — فی الحقیقت سب گئے یان سے چلے

لیکن اپنے اپنے معبودون کے ساتھ — لیگئے ہین وہ پکڑ کر انکا ہاتھ — ہی جو ہم لوگون کا بھی معبود خاص — پوجتے تھے جسکو ہم بالاختصاص

ہم بھی جاوینگے جہان وہ چلے — ہم سبھون کو یان سے اپنے ساتھ لے — تب کہیگا حق کہ مین معبود ہون — آؤ میرے ساتھ تم تا لے چلون

وہ نہ پہچانینگے اُسکو زینہار — بولینگے استغفر اللہ العظیم — تو نہین معبود ہرگز ای کلیم

حق کہیگا ای گروہ نیک خو — تم نے کیا دیکھا ہی اُس معبود کو — یا کہ کچھ اوسکی نشانی اور پتا — جانتے ہو تم سو وہ ہمکو بتا

وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال — تو جو ہم معبود کا دیکھین جمال — پر ہمین معلوم ہی اُسکا پتا — جب وہ آویگا تو ہم دینگے بتا

پھر وہ نور ایزدی چھپ جائیگا — بار دیگر اُسطرح سے آئیگا — با علامات و نشان از کتم غیب — تاکہ وہ پہچان لین بیشک و ریب

بعدہٗ وہ مومنان پاک دین — دیکھتے ہی اُس تجلی کے تئین — سب مقر ہوکر کہینگے بالیقین — ہی یہی معبود اسمین شک نہین

اور سب کے سب بلا گفت و شنود — گر پڑینگے بے تامل در سجود — لیک جو ہونگے وہان اہل نفاق — اُنپہ وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق

مہرہ پشت اُنکا ہوجاویگا سخت — جو ہین سجدے کو جھکینگے وہ یعین — دو ہین اُلٹے گر پڑینگے بر زمین

اس نمط جون خشک ہو شاخ درخت — پھر روانہ ہوگا وہ نور اُس زمان — آگے آگے مومنان کے بے گمان

اُٹھنے پاوینگے زمین سے وہ پلید — اور دوزخ کو بھی لاکر اس زمان — حشر اور جنت کے رکھو درمیان

اور یہ ہوگا حکم ای نیکو سیر — تہ شتابی سامنے لاؤ بہشت — پھر کریگا کوچ وان سے ہر گروہ — ساتھ ہو اپنے نبی کے باشکوہ

بعدہ وہ روشنی چھپ جائیگی — ایک تاریکی وہان پر آئیگی — ایک مشعل ہوگی اُنکے داہنے — دوسری مشعل رہیگی سامنے

ایک اِک مومن اور رو دو دو مشعلین — دیگا حق تا اُسکے پرتو مین چلین — اُنکو اِک مشعل ملیگی اُس زمان — تاکہ اُسکے نور مین ہووین روان

اور جو جو مومنانِ پاک دم — ہوونگے ایمان مین کچھ اُنسے کم — وہ بھی اِک مشعل پکڑ کر اپنے ہاتھ — اُسکے پرتو مین چلینگے سب کے ساتھ

اور بعضے شخص جو اُس آن مین — ہوونگے اُنسے بھی کم ایمان مین — اُنکے ہوگا نور ای روشن دماغ — ناخن ابہام پر مثل چراغ

اور جو اُنسے بھی کتنے آدمی — رکھتے ہونگے اپنے ایمان مین کمی — اُنکے بھی ناخن پہ ہوگی اک چمک — روشنی سے مثل نور آتشک

اور جو ایمان مین ہونگے سب سے کم — درمیانِ مومنانِ ہر امم — یونہین اُن لوگون کے ناخن مین شرار — جلتے اور بجھتے رہینگے بار بار

یعنی جون جگنو اندھیری رات مین — ہی چمکتا موسمِ برسات مین — لیک وہ افتان و خیزان اُس زمان — ہوونگے غیرون کے پرتو مین روان

اور جو ہونگے منافق بے شعور — خاک بھی ہوگا نہ اُنکے پاس نور

الفرض

اور ہونگے بے حساب بے ڈر کتاب — سارے اہل حشر سے وہ باصواب
اور وہ مومن جو دنیا مین مدام — فقر اور فاقے پہ رکھتے تھے قیام
اور راتون کو عبادت پہ ہمیش — مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش
اور پاوینگے لقب وہ حق شناس — از جناب کبریا سادات ناس
بے تغافل وہ کیا کرتے تھے ذکر — اور نہ تھی اسکے سوا کچھ اُنکو فکر
اِس نمط مشغول تھے وہ پاکیش — رات دن یاد الٰہی مین ہمیش
اور ہونگے داخلِ دار السلام — وان پہ ہوگا اشرف الناس انکا نام
سب کے فرقے وان پر ازام خدا — ایک سے اِک ہونگے ممتاز وجدا
اہل احسان اہل صدق اہل علم — اہل خدمت اہل زہد و اہل حلم
اور اِسی دستور سے سب خاص و عام — کسکو کسکو مین کہون لے لے کے نام
جو گروہ خمر خوار و سود خوار — اور جمع کاذب بے اعتبار
آکلِ مال یتیم و حق تلف — موذی ابوین و ابن ناخلف
وان کھڑے ہونگے بکثرت مثل موج — حزب حزب و حلقہ حلقہ فوج فوج
اور جو دو تین اوصاف جمیل — رکھتے ہونگے بعض مردان اصیل
اور جن لوگون مین ای نیکو سرشت — جمع ہونگے فعل خوب و فعل زشت
بعدہ پھر وہ گروہ بد صفات — جو کہ دنیا مین نہ دیتے تھے زکوۃ
وہ گرا کر اُنکو خرمن کی مثال — اپنے پیرون سے کرینگے پایمال
اور کاٹینگے بھی جون کلب عقور — اپنے دانتون سے اُنھون کو بقصور
یعنی یون معلوم ہونگے وہ غوی — جون لگا ہے اُنکو شیطان قوی
ہونگے پیٹ اُنکے نہایت سخت تر — مار و کژدم سے بھرے مثل حجر
اور جھوٹھون سے کہینگے برملا — تاکہ دیوین گانٹھ دو جو کو ملا
اور جو کرتے تھے جاسوسی یہان — تا سنین لوگون کا اسرار نہان
سو بھرا جاویگا جا اُس آن مین — سیسا پگھلا اُنکے دونون کان مین

اور بے پرسش اُنھون کے قافلے — سیدھے ہی جنت مین جاوینگے چلے
اور بھوکے پیاسے کرتے تھے جہاد — کافرون سے در رہ رب العباد
وہ بھی داخل ہونگے جنت مین شتاب — بے جواب و بے سوال و بے حساب
اور یاد حق مین جو لیل و نہار — رہتے تھے ہر دم نہان و آشکار
راحت و رنج جہان بے گفتگو — تھے مساوی دونون اُنکے رو برو
سو وہان پر اُن بزرگون کے گروہ — ہونگے ممتاز باشان و شکوہ
اور باقی مومنین و صالحین — اور سب اہل نفاق و فاسقین
جیسے اہل صوم اور اہل صلوۃ — صاحب حج و خداوندز کوۃ
اہل خوف و رحم اہل عدل و داد — صاحب صدق و خداوند جہاد
اور بہت فرقے اُنھون کے برخلاف — انکو بھی کہتا ہون سن بے اعتساف
ظالم و غارت گران و راہ زن — رشوہ خوار و خائن و پیمان شکن
سارق و سفاک و قطاع الطریق — اور اِسی صورت ہزارون ہین فریق
اور وہان پر سارے ہی جمہور ناس — ہونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس
سو وہان پر وہ بھی اپنی باندھ صف — ہونگے قائم جدے ہو یکطرف
سو وہان وہ بھی الگ ہونگے کھڑے — باندھ صف یکجا پہ چھوٹے بڑے
کر کے اُنکو چار پایون پر سوار — چھوڑ دینگے وان بامر کردگار
اور بھیجینگے بہت ہوشمناک — اپنے سینگون سے تن اُنکے شل خاک
اور جو ہونگے وہان پر سود خوار — سو اُٹھائے جاوینگے دیوانہ وار
اور اُنکے پیٹ مین بہر عذاب — سانپ اور بچھو بھرینگے دار و آب
اور جو ہونگے مصور اُنکو وان — حکم ہوگا ڈالو تصویرون مین جان
یعنی دونون جو کوا ایس مین ملا — گانٹھ دو ای کاذبو اسمین بھلا
اور سن سن کر تے تھے پردہ دری — ہر کسو سے بہر شر وہ مفتری
اور بعضے فاسقون پر بے ریا — سخت تر ہوگا عذاب کبریا

اور نہین آویگی یان پر تا کہ موت — تا کہ چھوٹے اس بلا سے ہو کے فوت — اب نہین ہی موت کا نام و نشان — اس جہان مین جز حیات جاودان

سنتے ہی یہ نا امیدی کا کلام — گریہ و زاری کرینگے وہ تمام — پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال — ملتجی ہو در جناب ذو الجلال

کہ الٰہی اس زمان سے ہو موت — تا کہ ہم اکبار سب ہو جائین فوت — اور کریم سب پہ اپنا رحم خاص — تا عذاب نار سے ہو وین خلاص

وان سے آویگی ندا کہ چپ رہو — ہمسے تم اس بات مین کچھ مت کہو — یہ دعا ہرگز نہ ہوگی مستجاب — کہ مرو تم اور نہ ہو تم پر عذاب

پھر وہ حسب الحکم حیّ لایموت — رکھینگے لب اپنے پر مہر سکوت — جب کہ پھر گذرینگے انکو الف سال — اس خموشی مین بصد رنج و ملال

پھر اسی مقدار وہ سب بدنہاد — عجز و زاری سے کرینگے حق کو یاد — اور کچھ اسکا پاوینگے جواب — پھر وہی سب کافران دین خراب

بیٹھینگے مایوس ہوتا الف سال — کہ اسی مین کچھ ہو شاید انفصال — یہ بھی جب ہوگا نہ اُنکے حق مین سود — تب کہینگے یکدگر وہ سب عنود

کہ برابر ہی ہمین رہنا خموش — اور کرنا صبر و فریاد و خروش — اب کسی صورت نہ پاوینگے امان — اور نہ اس تن سے کبھی نکلیگی جان

کیونکہ یان کوئی نہین سنتا ہی یا — پھر بھلا کسطور سے ہوگی نجات — اب اسی دوزخ مین رہنا ہی ہمیش — کوئی حیلہ اب نہین جاویگا پیش

نار دوزخ مین جو کفار پڑینگے اُس روز — اسمین اب سُن لے ذرا اُنکی شباہت کا بیان

کہتے ہین راوی کہ سارے اہل نار — باقد معکوس ہونگے وزدوار — اور چلینگے سر کے بل وہ زشت کیش — پانون اوپر سر تلے کر کے ہمیش

اور چہرے اُنکے از قہر وعید — شکل انسانی سے ہوینگے بعید — ہونگے وانپر بعضے بعضے بدرگان — شکل اور صورت مین مانند سگان

اور بعضون کی شباہت ہای برگ — ہوگی وان پر ہو بہو مانند گرگ — اور ہیئت بعضے بعضون کی نہان — مثل بوزینے کے ہوگی بے گمان

اور کتنے ہونگے باشکل حمار — اور کتنے مثل موش و مثل مار — اور بعضے بعضے کفار دنی — رکھتے تھے دنیا مین جو کبر و منی

سو وہان پر ہونگے چونمی کے نہان — تا کرین سب لوگ اُنکو پایمال — اور بہت انواع کی شکلین قبیح — ہونگی اُن ناحق پرستون کی صریح

ایک سے اک شکل زشتی مین زیاد — کسکو کسکو مین کہون کر کے یاد — ہوگا اس صورت سے حال اہل نار — جو لکھا ہی مین نے یہ بالاختصار

بعد ازین اب سُن تو ای نیکو سرشت — گوش دل سے قصۂ اہل بہشت — یعنی ذکر مومنان نیک نام — جو کہ ہونگے داخل دار السلام

روایت

یون روایت کرتے ہین اصحاب دین — از جناب رحمۃ للعالمین

کہ وہان محشر مین باصد عز و ناز — ہونگے ہر اک مومنان پاکباز — یعنی ہر اک مومنان بے ریا — از عنایات جناب کبریا

ایک سے اک ہونگے رتبہ مین فزود — خرم و شاداں بصد شان و نمود — جو کہ دنیا مین یہان دو شخص دوست — خالصاً مد تھے اک مغز و دو پوست

یعنی اک جان و دو قالب بے نفاق — خالصاً للہ تھے اندر وفاق — نور کے ممبر وہان پر ذو الجلال — دیگا اُنکو بے عدیل و بے مثال

اور دھر جاوینگے یکدیگر قرین — صف بصف حقکی تجلی کے تلے — سو اُنھین پر وہ محبان الٰہ — جلوہ فرما وینگے باصد عز و جاہ

اور جو اہل توکل تھے یہان — بر کمال قدرت رب جہان — چہرے اُنکے ہونگے وان مانند ماہ — روشن و تابان بصد توقیر و قدر

اور ہونگے

جملہ اعضاے درون کو چاک چاک
دم مین کردیگا وہ آبِ سوزناک
نام غسلین اور اک تالاب ہی
ریم و خون اُسمین بجاے آب ہی

اور کثافت ہر نمط کی بے شمار
جمع ہی اُسمین برائے اہلِ نار
اور ہر اقسام کا اُسمین عذاب
ناریون کے جسم پر ہوگا عذاب

بعضے بعضے کافرون کے دست و پا
لمبے چوڑے وان پہ کردیگا خدا
تا زیادہ اُنپہ ہو درد و الم
مارنے اور کوٹنے سے دمبدم

جون جلانا مارنا گرزون کی مار
پھاڑنا چمڑا چبھانا تن مین خار
سانپ اور بچھو سے کٹوانا بقہر
مدتون تن مین رہیگا جسکا زہر

مکھیان بھنکار زخمون کے اوپر
تا اذیت ہو اُنھون کو بیشتر
اور لگانا آگ تن مین بار بار
جل کے خاکستر ہوا مثلِ غبار

پھر اُسی صورت سے کرنا تندرست
تازہ تازہ نو بنو چالاکی و چست
اور کرانا اُنکی یون آپس مین جنگ
کرتے ہین جون مرغ با منقار و چنگ

اور یونہین بایکدگر طعنہ زنی
ڈالنا اُنکے دلون مین دشمنی
جو ہین ہر انواع کے رنج و الم
ہونگے اُن کافرون پر دمبدم

سالہا یونہین رہینگے مبتلا
ہر الم مین وہ گرفتارِ بلا
پھر عذاب الجوع حق ای مردِ سعد
اُنپہ کریگا مسلط اُسکے بعد

یعنی ہوگا بھوک کا اونپر عذاب
سب عذابون کے برابر درد و تاب
جب کہ وہ لعنت نصیب و زشت فام
بھوک کی شدت سے مانگینگے طعام

تب کھلا دینگے فرشتے مار مار
اُن لعینون کو ز قوم خاردار
وہ شجر ہی درتہِ نارِ جحیم
بہرِ اکلِ جملہ کفارِ لئیم

یون نہین ہی وہ ز قوم اہلِ دول
جیسے جنتا ہی یہان از آب و گل
خلقتِ ناری رکھے ہی وہ شجر
جسکے خوشے جیسے شیطانون کے سر

الغرض کھا وینگے جب وہ خار خار
پوچھ مت اُس وقت کی سختی کا حال
ڈالتے ہی مُنھ مین لقمہ بے درنگ
اِس نمط کریگا اُنکے حلق تنگ

کہ نہایت ہونگے وہ سب جان بلب
اور کرینگے اُس زمان پانی طلب
تاکہ اُترے حلق سے لقمہ شتاب
جس سے ہو موقوف دل کا اضطراب

جیسے کھانے مین طعام اُنکے یہان
حلق مین اُنکے تھا لقمہ ناگہان
تو وہ سب پی پی کے آبِ خوشگوار
حلق سے ڈیتے تھے لقمہ کو اُتار

سو پلا دینگے اُنھین آبِ حمیم
جسکے پینے سے جگر ہوگا دو نیم
دونون لب جل بھن کے ہونگے دو کباب
مُنھ تلک جسوقت پہونچیگا وہ آب

سوج کر اک ہو ٹھہ اُسدم بخلاف
ہوگا آویزان دہن سے تا بناف
دوسرا لب سوج کر بے ریب و شک
ہوگا اُن لوگون کی پیشانی تلک

اور زبان ہو ویگی جل کر سوختہ
جون ہوا آتش پارۂ افروختہ
ہوگا داخل جب شکم کے اندرون
جملہ اجزاے شکم ازراہ کون

گر پڑینگے اُس سے ہو کر چاک چاک
پر نہوگی موت تا ہو وین ہلاک
دیکھ یہ سختی وہ کافر بیدرنگ
ہونگے اپنی زندگانی سے تنگ

ہی بنام مالک اُنمین بادشہ
آخرش کو جا اُسی مالک کے پاس
موت کی اپنی کرینگے التماس
تا نہ گذرے ہمپہ یہ رنج و ملال

تاکہ ہون اِس درد و غم سے رستگار
یعنی تو اب ہمکو جی سے مار ڈال
جس سے ہو تسکین و تخفیف عذاب
مدتون برسون بعجز و انکسار
تاکہ دے حسبِ سوال اُنکو جواب

جو ملے مانگے سے تمکو تا مرو
در جواب اُنکے کہیگا یہ مقال
کہ کہان ہی موت اب ای کافرو
آہ و نالہ کچھ نہین کرنے کا سود

اُس تمھاری موت کو آئی ہی موت
ہوگئی ہی ایک مدت سے وہ فوت
اب تمھارا یانپر ای قوم عنود

کیونکہ دہکائی گئی تا سہ ہزار — الف اول مین ہوئی تھی سرخ فام
پھر ہوئی وہ الف ثالث مین سیاہ — سات طبقے سب ہین دوزخ کے تمام
ابن حبان سے روایت بیخلاف — سن لے تو اب مجھسے اُن ساتون کا نام
سو ہین اُسکے سات طبقے اے پسر — ورتہ ہفتم زمین زیر و زبر — دوسرے کا ہی لظی اے خوشخرام
تیسرا حطمہ ہی اور چوتھا سقر — پانچوان طبقہ سعیر اے نامور — پھر جحیم اور ہاویہ بے کم و کاست
اور قعر اُنکا نہایت ہی عمیق — پر ز مار و کژدم و نار حریق — سال مین پہونچیگا نیچے آشکار
اور مسافت درمیان یکدگر — ہوگی پانصد سالہ کی رہ بے خطر — جسمین سے پیٹھینگے کفار لئیم
طبقۂ اول مین جاوینگے بھرے — وے مسلمان جو کہ بے توبہ مرے — کرکے اعمال قبیح و فعل بد
اور وہ کفار جو تھے نیک کار — پر نہ ایمان لائے بر پروردگار — یعنی بے توبہ مرے وہ بے خرد
جیسے ترسا و یہود و مشرکین — الحد و گبر و مجوس و صابئین — اور طبقون مین فقط اے ذی عقول
اور بھی دوزخ مین بہتیرے مکان — نار یون کے واسطے ہین بیگمان — درکۂ اسفل کے اندر بے شقاق
مانگتی ہین دوزخین سب نے پناہ — چار سو بار از جناب کردگار — ہونگے داخل جو کہ ہین اہل نفاق
کیا کرون اُسکا بیان اے پاک ذات — ہی برودت مین وہ گویا کان برف — جسکی سختی سے ہمیشہ روز و شب
ایک حب الحزن بارنج و ملال — دوسرے کا نام ہی حب الخیال — از پئے تعذیب کفار شریر
اور بالائی مین ہی وہ یون صعود — اور ہی اک وان کوہ بانام صعود — اور ہی اُسمین مکان اک زمہریر — ہوشب و روز بھی دیکھ اُنکو دنگ
چڑھ چکینگے جب کہ وہ برگشتہ بخت — اُسکی چوٹی کے اوپر سب ایک سخت — اور ہین اک دو کوہین تاریک و تنگ — ہی بنا وہ بہر کفار عنود
جا پڑینگے قعر دوزخ مین تمام — سارے وہ ناحق پرست و شب خرام — اُسکی چوٹی پر بصد رنج و ملال — پہونچینگے در مدت ہفتاد سال
بس اسی دستور وہ ناپاک کیش — چڑھتے اور گرتے رہینگے وان ہمیش — تب فرشتے اُنکو دیوینگے گرا — جانب پائین بلا چون و چرا
ایک ہی غساق از رد آب و ریم — دوسرا تالاب بانام حمیم — پھر چڑھاوینگے انھین وہ سب ملک — اور گراوینگے یونہین بے ریب و شک
جون مس تفتہ ہو با سوز و گداز — بلکہ اُس سے بھی زیادہ اے اہل راز — اور کئی تالاب ہین اُسمین وسیع — از پئے کفار افعال شنیع
مُنہ تک جب اُنکے پہونچیگا وہ آب — وفعتہ ہونگے وہ لب جل کر کباب — کہتے ہین از حرقت نار جحیم — اِس نمط ہی گرم وہ آب حمیم
وہ سرا لب یونہین جا کر بالیقین — ڈھانک لیگا بینی و چشم و جبین — بس ملائک اہل دوزخ کو وہ آب — وان پلاوینگے بصد قہر و عتاب
اور وہ سرد و سب مارینگے چیخ — حلق مین جاتی رہے جیون گرم تیغ — اور لب زیرین و رم کرکے لٹک — آئیگا چھاتی تلک بے ریب و شک
جب کہ پہونچیگا شکم کے درمیان — اور جب پہونچیگا اُنکے ناگلو — تنگ کریگا گلو بے گفتگو

پوچھ مت اُس دم کی سختی کا بیان

بس اُسی جانب کو جاوینگے چلے — اپنے معبودون کو اپنے ساتھ لے — جب کہ پہونچینگے قریب اُسکے شتاب — تب سراپا ہوگا آتش وہ سراب

اور فوراً چارون جانب سے سمیٹ — سب کو لیگا اپنے حلقے مین لپیٹ — قعر دوزخ سے بشکل جانور — بعدہٗ اِک شعلۂ سوزندہ تر

اپنی گردن کے تئین باہر نکال — دفعتہً اُن سب کو لیگا مُنہ مین ڈال — مرغ جیسے دانون کو منقار سے — یعنی چُن لیگا نکل اُس غار سے

اور چُن لینے سے جو رہجائینگے — وہ کھڑے ہو کر وہان چلائینگے — سو ملائک ٹھہر کے آ ایک بار — ہر طرف سے اُن سبھون کو گھیرکر

بعض کی ٹانگین پکڑ بعضون کے بال — دینگے وانسے آتشِ دوزخ مین ڈال — جب کہ سارے مشرکان بدطریق — ہو چکینگے واصلِ نارِ حریق

تب وہین فی الفور شیطان رجیم — تھا جو اُن ناحق پرستون کا ندیم — سو اُنھین کے روبرو دوزخ مین بیٹھ — اور بڑے اِک نودہٗ آتش پہ بیٹھ

پھر بلاویگا بہ آوازِ بلند — اپنی جانب سب کو وہ ناحق پسند — اِس ارادے سے کہ ہے یہ حیلہ ساز — جا کھڑے ہونگے اُسکے روبرو

اُسنے دیکھی ہونگین راہِ نجات — جب کہ سارے مشرکان زشت خو — کیا نہین معلوم تھی تمکو یہ بات

تب سبھون کے سامنے کرکے خطاب — کای گروہ بدترین کائنات — لائق تصدیق وہ پیرو ہی

گہ خدائے غیب دان معبود ہی — اور سب احکام ہین اُسکے قوی — سخت دشمن تھا یہی دیو رجیم

اور مجکو بھی نہ جانا زینہار — اور ہمارے جد آدم کا قدیم — اپنی جانب مین نے تمکو زینہار

اور کبھی تمکو وہان مین نے بزور — جبراً اور کرکے نہ کھینچا اپنی اور — پیروی کرتے تھے میری رودرو

پھر کبھی کچھ جھوٹھ سچ وہم و خیال — دل تمھارے مین یہ مین دیتا تھا ڈال — سو تمھین اپنی سفاہت کے سبب

اور سرے سے سراس باطل پرہیش — معتقد تھے تم سبھی ناپاک کیش — منحرف رہتے تھے تم اللہ سے

بس یہی تھا مدعا بے کم و کاست — جو کہ مین نے کہدیا سب راست راست — سو وہ ہونی اب بہت مشکل ہوئی

آپ ہی مین ہون گرفتار عذاب — دوسرے کی مخلصی کا کیا حساب — گہ کرو لعنت تم اپنے نفس پر

اور نہ رکھو مجھ سے امید نجات — آج کے دن کچھ نہ ہوگی مجھ سے بات — ہونگے ازبس اپنے دل مین خسار

اور کرینگے اُس گھڑی آپس مین جنگ — تابع و متبوع سب ہو ہوکے تنگ — یعنی آپس مین لڑینگے وہ غوی

اور کرینگے لعنت اُن پر بے حساب — گہ تمھین سب نے کیا ہمکو خراب — اور دھرینگے اُنپر اپنے سر کا بار

لیک ہرگز یہ کلامِ ناپسند — کچھ نہ ہوگا اُنکے حق مین سود مند — پھر فرشتے ٹھہرکے ہر ایک کو

دینگے پہونچا اُس جگہ وان سے تمام — ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام — تا چکھین نارِ جہنم کا عذاب

صفتِ آتش دوزخ مع طبقات تمام — اندرین نظم نوشتہ است پئے مستمعان

کہتے ہین یون راویانِ باشعور — گہ یہ آتش جو کہ ہے مثلِ تنور — اِس سے وہ ہفتاد حصہ ہے زیاد — گرمی و سوزش مین اے نیکو نہاد

بعدہ آدم پہ ہوگا یہ خطاب — کہ کرو اولاد اپنی انتخاب
حکم ہوگا اُنکو کہ از یک ہزار — یک برائے خلد و باقی بہر نار
سنتے ہی اُسوقت یہ حق سے کلام — ہول پڑ جاویگا لوگون مین تمام
پھر کہیگا وہ جناب لایزال — عمہ یہ ہوگا اس طرح سے انفصال
سو کرو اسدم اُسی سے امتیاز — اپنی مزدو اجر کی جا اُسکے پاس
تب وہ ارواح شیاطین جہول — جو بتون کے جسم مین کرتے حلول
اور وہ سب مشرکان رشت کیش — معتقد تھے اُنکے مکرون پر ہمیش
جان لینگے اُنکو وہ مردود سب — عمہ ہمارے ہین یہی معبود سب
اور پھر جو انبیا و اولیا — تھی پرستش کرتی قوم اشقیا
اور وہ اُس فعل بد سے تھے بری — پوجتے تھے اُنکو جو وہ مفتری
اور نیاز و نذر اُنکی مانتے — اور اُنھین حاجت روا پہچانتے
ورنہ سب اِن مشرکون کو اہل گور — خوب ہی تنبیہ پھر کرتے بزور
چھوڑ کر جو طاعت رب اجل — رسم آبائی پہ کرتے ہین عمل
کہ یہ آگے سے چلی آئی ہی جہال — گو کہ ہی برعکس امر ذوالجلال
حکمت دنیا مین یہ مردود ہے — ہین فلاطون کے چیلا اور بلکہ ناب
کیونکہ بہر حاصل دنیا دون — ہوتے ہین ہر اک کے آگے سرنگون
پر نتیجہ اُنکے فعلون کا ضرور — دیگا بیشک اُنکو حق روز نشور
اُنکے اعجاز و کرامت مین کہین — اک سر مو بھی کسی کو شک نہین
جب وہان جاوینگے وہ ناپاک و شوم — اِن بزرگون کے کئے کرکے ہجوم
پھر پشیمان ہوکے وہ ناحق شناس — جا کھڑے ہونگے اُنھین جنون کے پاس
نیت خالص سے اپنی وہ یقین — بولینگے کہ ہان یہی ہین یا یقین
اور یہان جس چیز کی ہو تمکو چاہ — سو اُنھین سے مانگیو بے اشتباہ
تم کرینگے ہوکے از بس جان لب — اپنے معبودون سے پانی کی طلب

نار و جنت کے لیے از بہر فریق — وہ کرینگے عرض یارب کس طریق
یعنی بہر جنت از وہ صد نفر — ایک تن اور باقی از بہر سقر
اِس نمط ہووینگے سب گم کردہ عقل — کہ ہی باہر فہم سے بھی اُسکی نقل
جسنے کی ہو جس کسی کی بندگی — نیت خالص سے وان تا زندگی
پھر وہ سارے اہل محشر اُس زمان — اپنے معبودون کو ڈھونڈھینگے وہان
بت پرستون کو خیالات و طلسم — یان دکھاتے تھے بہر آئین و رسم
سو وہ سب اُن مشرکون کے روبرو — آکھڑے ہونگے وہان پر سو بسو
پھر اُنھین کے پیچھے ہووینگے کھڑے — صف کشان سب ال کے چھوٹے اور بڑے
یعنی جیسے پوجتے تھے حق کے غیر — بعض مشرک روح عیسیٰ و عزیر
جس طرح اسوقت مین بعضے پلید — پوجتے ہین جہل سے پیر و شہید
اور وہ اِس فعل سے بیزار ہین — پر کرین کیا قبر مین ناچار ہین
گو کہ تھے آبا اُنھون کے بے خرد — ہو جنھون کی عقل مین اسطو خط
حیف ہی اِس فہم بے معنی اوپر — پر اُنھون کی وہ پکڑتے ہین سند
لیک فکر آخرت سے وہ شریر — اور اِس تقریر لایعنی اوپر
کفر و ایمان سے نہین کچھ انکو عار — ہین سراپا بے خرد مثل خمیر
ہین جہان تک انبیا و اولیا — مطلقاً یہ اپنے مطلب کے ہین یار
پھر نہین ہی اِن بزرگون کی مجال — سب ہین مقبول جناب کبریا
یہ کہینگے اے گروہ ناسپاس — جو کرین کچھ بر خلاف ذوالجلال
تب یہ پوچھینگے ملائک کہ بغور — دور ہو مت آؤ ہم لوگون کے پاس
وہ کہینگے بس اُنھین سے بے خلل — ہین یہی معبود دیکھو یا کہ اور
بعدہ اُن مشرکون کو کش مکش — تمکو حاصل ہوگا پاداش عمل
ناگہان اُس دم اُنھون کو شک آب — اِس نمط ہوویگی از روئے عطش
دور سے معلوم ہوگا اک سراب

حال ہم لوگون کا بے دیکھے سنے — خوب ہی اسوقت تم شاہد بنے — یہ گواہی کب تمھاری ہی درست — گو کہ تم کرتے ہو اب تقریر چست

تب یہ فرماوینگے ختم الانبیا — یعنی محبوب جناب کبریا — گہ جو کہتی ہی مری امت تمام — حق ہی اسمین کچھ نہین باطل کا نام

جو کہ ہی قرآن کلام ذوالجلال — بے عدیل و بے نظیر و بے مثال — اُس سے پہونچی انکو دنیا مین خبر — اِس حقیقت سے تمھاری سر بسر

وہ بدسے بھی ہی قوی تر وہ شدید — جسپہ حجت ہووے فرقان مجید — ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار — اپنے کفر و شرک پر سب ایکبار

گہ یونہین ہی ای جناب کبریا — جو کہ فرماتے ہین ختم الانبیا — بس اِسی دستور سے اُس آن مین — پیش و پس اُس حشر کے میدان مین

جیسے قوم صالح و ہود و خلیل — اور اُنھون کے مثل سب قوم ضلیل — پہلے منکر ہو کے پیش کبریا — ہو گی ملزم امت ہر انبیا

بعد ازان ڈھونڈینگے راہ معذرت — ہو کے ملزم وہ برائے مغفرت — اور کہینگے فی الحقیقت ای الٰہ — ہم نہ سمجھے اور کیا ہم نے گناہ

لیک باعث اِس ضلال کے وہان — اور ہی تھے ای خداوند جہان — گرتے کرتے ہم جنھون کی پیروی — ہو گئے آخر کو گمراہ و غوی

چاہیے اب تجکو ای عالی جناب — دھر اُنھین کے سر ہمارا سب عذاب — اور رخصت ہمکو دے تا زندگی — جا کرین دنیا مین تیری بندگی

یعنی خالص تیری ہی طاعت کرین — اور سدا شرک و ضلالت سے ڈرین — حضرت حق سے یہ آویگا جواب — اُن یعنیون کو کہ ای قوم خراب

یہ تمھاری حکمت و حیلہ گری — اب نہ ہرگز پیش جاویگی ذری — اب تمھاری معذرت کا قیل و قال — سب ہی نامسموع ای اہل ضلال

پہلے کیا پیدا کیا تم نے کمال — مزرع دنیا مین رہ کر ماہ و سال — پھر جو ہی تمکو تمنائے جہان — بار دیگر سو یہ عادت ہی کہان

ہمنے تا یک مدت دور و دراز — دی تھی فرصت تمکو بہر عیش و ناز — بار دیگر پر ہی وان جانا محال — اب نکالو سر سے یہ باطل خیال

پہلے بارے آزمایش تھی فقط — اب جو خواہش ہی سو ہی وہم و غلط — ای محمد ہی یہ قول برمحل — کہتے ہین جو ہند مین ضرب المثل

آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو ہیت — اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت

الغرض جس دم یہ سارا انفصال — کر چکیگا وان جناب ذوالجلال — کافرون کے بعدہ اعمال نیک — حبط کر دیگا وہین پر ایک ایک

اور جو جو ہونگے اعمال قبیح — سو رکھیگا اُنکو سالم اور صحیح — حبط ہونے نیکیون کا ای عزیز — یہ سبب ہی سُن لے مجھسے باتمیز

جو کہ نیکی کرتے تھے وہ اشقیا — زندگانی اپنی مین بہر ریا — سو وہ عمال ریا بے اشتباہ — ہونگے نامقبول سب پیش اگہ

اور کرتے تھے عمل للہ جو — حق پہ ایمان پر نہین لاتے تھے وو — یعنی تھے منکر زامر و نہی رب — اپنے وہ جہل و ضلالت کے سبب

اور کیے اعمال نیک از بہر رب — تا نہ ناجی ہون وہان از قہر رب — سو وہان وہ بھی نہونگے مستجاب — تا ہو اُنپر اُنسے تخفیف عذاب

کافرون کے کتنے ہی ہون فعل نیک — خالی ہونگے اجر عقبی سے ہر ایک — کیونکہ ایمان اصل ہی ای اہل شرع — اور حسن عمل ہی اُسکی فرع

کب ہے تازہ درخت بے اصول — ثمرہ و گل تا کہ ہو اُس سے حصول — لیک اجر اُنکا خداوند اجل — راحت دنیا سے کر دیگا بدل

یعنی جو دنیا مین تھے دو پر فرح — سو وہی اُن نیکیون کا دے کے عوض — پھر عذاب اُنپر کریگا مشل وزہ

یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لیے — حق نے یہ اعضاے خوش موزوں دیے — تاکہ اپنی زندگانی مین سدا — شکر اس نعمت کا تم کرتے ادا
آخرش وہ مشرکان بدگہر — ہونگے ملزم اپنے اپنے نفس پر — گہ ہمین ہین ظالم و ناحق شناس — تھے جو تیری نعمتون کے ناسپاس
یک کفر و شرک جو ہمنے کیا — یہ سبب تھا ای جناب کبریا — گہ تری توحید کے احکام سے — بیخبر تھے اپنی عقل خام سے
ورنہ گر پاتے کسوسے اطلاع — تیری وحدت کی تو کرتے اتباع — بے بتائے کیا بھلا ہم جانتے — جو تری توحید کو پہچانتے
بس اسی انواع کے مکر و فریب — لائینگے درپیش وہ سب ناشکیب — حق کہیگا سُن کے یہ حیلے تمام — کہ یہ کیا کرتے ہو لایعنی کلام
بے خبر تھے تم بھلا کسواسطے — ہمنے جو بھیجے تھے تم پر انبیا — کیا اُنھون نے کچھ نہین تبلیغین کیا
تھے وہ با اعجاز و برہان قوی — کیون نہ کی تم نے اُنھون کی پیروی — اسپہ بھی جسوقت وہ سب روسیاہ — ہونگے منکر اور کہینگے کای آلہ
پاس ہم لوگون کے دنیا مین کہین — کوئی بھی پیغامبر آیا نہین — تب بلا کر نوح کو پروردگار — قوم سے اُنکی کریگا رد بکار
بس کہینگے وہ رسول بیعدیل — اپنی امت سے کہ ای قوم ضلیل — جی مین سوچو اور کرو دل مین خیال — کہ تمھین تا نہ صد و پنجاہ سال
مین وہان کس کس نمط شام و پگاہ — کہتا تھا در باب توحید الٰہ — اور عذاب حشر سے تمکو مدام — در سُنا تا ہی رہا مین صبح و شام
مین نے کہنے مین نہ کی کچھ کوتہی — یہ نہ چھوڑی تم نے اپنی گمرہی — کیسے کیسے معجزے مین نے کیے — اپنی اثبات رسالت کے لیے
یاد ہی کچھ تمکو اس مجلس کا ذکر — جو کہا تھا مین نے تم سے کر کے فکر — جسمین تمنے یہ کہا تھا در جواب — ازرہ انکار ای قوم خراب
یونہین بس اکثر حکایات و قصص — با دلیل واضح و برہان نص — اُن پلیدون کو سناوینگے تمام — ہر نشانی اور پتے کا سے کے نام
پھر بھی منکر ہو کے وہ ناحق پسند — بولینگے کہ یہ تمھاری وعظ و پند — کب سُنی تھی ہمنے دنیا مین کبھی — مُنہ تمھارے سے جو کہتے ہو ابھی
اور نہ تمکو جانتے تھے ہم وہان — گہ یہ ہین کون اور رہتے ہین کہان — پھر کہیگا نوح سے رب جلیل — سُنکر اُن لوگون سے ایسا قال و قیل
گہ کرو حاضر ابھی بے اشتباہ — اپنے تبلیغ رسالت کے گواہ — نوح بولینگے کہ ای بار الٰہ — اس پہ ہی اُمت محمد کی گواہ
یعنی ای دانای اسرار نہان — تجھپہ خود روشن ہی احوال جہان — میری ہی تبلیغ کے اوپر گواہ — اُمت خیر البشر بے اشتباہ
پھر تو اس امت کے از حکم وحید — سارے عالم اور صدیق و شہید — دل کے دل سب جا دینگے حاضر کیے — پیش نوح اُس دم شہادت کے لیے
بعدہٗ پروردگار خاص و عام — پوچھیگا ای امت خیر الانام — نوح قوم اپنی سے دنیا مین مدام — میری توحید و رسالت کا پیام
کہتے تھے یا نہ بتاؤ راست راست — تمکو جو معلوم ہو بے کم و کاست — وہ کرینگے عرض ای دانای غیب — ہم ہین شاہد نوح کے بے شک و ریب

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ

اس سبب سے ای جناب کبریا — تو نے جو قرآن مین یہ فرمادیا
سنتے ہی اس بات کو ای پر فتوح — معترض ہوکر کہینگے قوم نوح
تم ہمارے عہد مین تھے کہان — جب کہ ہم زندہ تھے دنیا مین وہان — کیا خبر ہی تمکو ہم لوگون کا حال — جو بیان کرتے ہو بیشک ذوالجلال

ہو یہی شاید وگرنہ خوب تر — اُس سے تو ہی اُس خدا ہی کو خبر — قبضۂ قدرت مین جسکے علم غیب — ہو ازل سے تا ابد بیشک وریب

روایت

کہتے ہین جب آچکینگے سب عمل — حشر مین پیش خدائے عزوجل
تب فرشتون سے منگا بہر قصاص — دو اُڑا اسوقت یہ طومار سب
اُس زمان وہ سب صحیفے بالضرور — اپنے اپنے فاعلون کے ہاتھ مین
لیکے دہن پائینگے بے کم و کاست — پشت کے پیچھے سے نامہ پائین ہاتھ
اور اُن ناموں پہ کرتے ہی خیال — مقتضائے این کلام ذوالجلال

ان اللہ سریع الحساب

اپنے اپنے قول و فعل از امر رب — مدعا نامہ کا اپنے بے خلاف

اسمین مذکور ہی کفار سے پہلے التفات شرک و توحید کے جواب مین ہوگا پرسان

راویان باخبر بالاتفاق — یون روایت کرتے ہین کہ بے نفاق
درجواب اسکے وہ سب بے گشتہ بخت — صاف ہوجاوینگے منکر ایک لخت
پھر شہادت کو آلہ العالمین — بہر الزام گروہ مشرکین
اور وہ ہی کشف فلک جسکے لئے — لائیگا وان پر وہی قطع زمین
اور فرشتون کو جو ہین روز شمار — اور وہی حاضر کریگا روز و شب
کیونکہ جو کرتے ہین کار خیر و شر — اور آدم کو بلاویگا اللہ
الغرض جسوقت یہ بے اشتباہ — سو ملائک امر حق سے سر بسر
یعنی وہ شاہد نہ مانینگے ذری — تو بھی وہ لعنت نصیب و بدنسب
پھر کریگا اُنکے اعضا سے سوال — تب زبان و مُنھ پر اُنکے بے ریا
وہ کرینگے عرض کہ یہ نابکار — شرک ہی کرتے رہے لیل و نہار
پھر پشیمان ہوکے یہ سب بدگہر — تف کرینگے اپنے اپنے عضو پر
کرتے تھے ہم نیک و بد جس کام کو — سو تمھارے ہی فقط آرام کو
عضو بولینگے کہ ہم سب بے ملال — اب مناسب تمکو ہی پیش آلہ
لیک اب اِس حشر کے میدان مین — آج کے دن یہ ہماری کیا مجال
اُس زمان ہم تھے تمھارے اختیار — ہم سے کیون اسوقت ہوتے ہو خفا

دیکھتے ہی اُسکے شعلے مثل قصر — تھر تھرا جاوینگے سب کفار عصر — بلکہ سارے اہل محشر کے کول — گر پڑینگے تھر تھرا گھٹنون کے بل
اور وہ اُس دم بصوت ہولناک — حق سے سائل ہوویگی ہر خوراک — کہ مجھے بھر دے الٰہی اس زمان — از غذائے جن و انسان و بتان
سُن کے یہ کلمہ باین جوش و خروش — اِس نمط ہوینگے سب گم کردہ ہوش — مثل ہفتاد نبی اعمال مین
وہ بھی جانینگے نہین ہمنے کیے — کہ جو ہونگے بعض بعض اس حال مین — صاحب گوش و سر و چشم و دہان
اور وہ ہوگی شعلہ زن اس جوش سے — اور وہ دوزخ ہوگی با جسم کلان — منتشر ہوتا رہے ہفتاد سال
اپنی بینی و دہان و گوش سے — جسکی بدبو و حرارت پُر ملال
الغرض جس دم بحکم کردگار — اُسکو دھر دینگے تجلی کے یسار — پھر کہیگا حق فرشتون سے شتاب — کہ کرو دو شخص ایسے انتخاب
ایک جو دنیا مین وہ مردِ دنی — تھا نہایت مال و نعمت سے غنی — عیش و عشرت کے سوا سختی و رنج — اُسپہ کچھ گذرا نہ مقدار برنج
اور بجانے وحدت و ایمان کی ذات — غیر کفر و شرک تا حین حیات — سو اُسے اک دم در دوزخ پہ جا — اُسکی کیفیت ذرا لاؤ دکھا
دوسرا رہتا تھا جو وہ پاکیش — اپنے خالق کی عبادت مین ہمیش — یعنی تھا ثابت قدم وہ پاکیش — راہ توحید و رسالت پر ہمیش
اور کبھی دنیا مین مثل اک برنج — کچھ نہ دیکھی عیش جز سختی و رنج — سو در جنت پہ لیجاؤ اُسے — اور وہان اک لحظہ ٹھہراؤ اُسے
تا بہار روضۂ دار السلام — پھر فرشتے دونون شخصون کو شتاب — مجمع محشر سے کرکے انتخاب
نار و جنت کا دکھا کر سب حال — لائینگے پیش جناب ذو الجلال — اُس بہشتی کی طرف کرکے خطاب
کہ کبھی دنیا مین تونے در دوزخ — دیکھا تھا یا نہ کہ اب پایا یہ گنج — مجکو اِس دم کچھ نہین آتا ہے یاد
اسقدر تن ہوگیا ہر پہ سرور — دیکھتے ہی خلد کے حور و قصور — کچھ تصور مین نہین آتے ہین اب
پھر کہیگا دوسرے سے اے غوی — تو بھی بتلا سرگذشت دنیوی — حشمت و نعمت سے تا وقت اخیر
وہ کہیگا یا سمیع و یا بصیر — تجھپہ سب روشن ہے احوال ضمیر — مارے سوزش کے ہوا جاتا ہون خاک
کیا بتاؤن راحت دنیا تجھے — کچھ تصور مین نہین آتی مجھے — ہوگیا یک لخت جون خواب و خیال
بعدہ صورت پکڑ کر سب عمل — ہونگے حاضر پیش خلاق اجل — آکے حاضر ہوگی پیش بے نیاز
اُسکو پوچھیگا کریم کارساز — وہ کریگی عرض کہ مین ہون نماز — یعنی مین روزہ ہون یا ایزد متعال
پھر زکوٰۃ آویگی اور حج و طواف — اور اعتاق و جہاد و اعتکاف — آکے حاضر ہونگے بے ریب و ظل
سب کو فرماویگا وہ پروردگار — کہ رہو حاضر یہان ہم تم سے کار — آکریگا سب کے پیچھے عرض حال
اسکے حق مین آج کیا ارشاد ہی — بولیگا کہ رہ یہان تو میرے پاس
عدل اور انصاف سے حسب الکتاب — اختر ہوگا تجھسے کی وقت حساب — کلمہ طیب کا مضمون ہو مراد

بلکہ سارے اہل محشر کے کول — گر پڑینگے تھر تھرا گھٹنون کے بل
کہ مجھے بھر دے الٰہی اس زمان — از غذائے جن و انسان و بتان
کہ جو ہونگے بعض بعض اس حال مین — مثل ہفتاد نبی اعمال مین
اور وہ دوزخ ہوگی با جسم کلان — صاحب گوش و سر و چشم و دہان
جسکی بدبو و حرارت پُر ملال — منتشر ہوتا رہے ہفتاد سال
پھر کہیگا حق فرشتون سے شتاب — کہ کرو دو شخص ایسے انتخاب
عیش و عشرت کے سوا سختی و رنج — اُسپہ کچھ گذرا نہ مقدار برنج
سو اُسے اک دم در دوزخ پہ جا — اُسکی کیفیت ذرا لاؤ دکھا
یعنی تھا ثابت قدم وہ پاکیش — راہ توحید و رسالت پر ہمیش
سو در جنت پہ لیجاؤ اُسے — اور وہان اک لحظہ ٹھہراؤ اُسے
پھر فرشتے دونون شخصون کو شتاب — مجمع محشر سے کرکے انتخاب
پہلے فرماویگا وہ عالی جناب — اُس بہشتی کی طرف کرکے خطاب
وہ کریگا عرض یارب العباد — مجکو اِس دم کچھ نہین آتا ہے یاد
وار دنیا سے وہ سب رنج و تعب — کچھ تصور مین نہین آتے ہین اب
اُس قدر تو تھا وہان راحت پذیر — حشمت و نعمت سے تا وقت اخیر
جب سے دیکھ آیا ہون نار ہولناک — مارے سوزش کے ہوا جاتا ہون خاک
اِس زمان اُس عیش اور عشرت کا حال — ہوگیا یک لخت جون خواب و خیال
پہلے اُس انبوہ محشر مین نماز — آکے حاضر ہوگی پیش بے نیاز
پھر کریگا آکے روزہ عرض حال — یعنی مین روزہ ہون یا ایزد متعال
بس اُسی دستور سے سارے عمل — آکے حاضر ہونگے بے ریب و ظل
بعدہ اسلام پیش ذو الجلال — آکریگا سب کے پیچھے عرض حال
سنکے حق اسلام سے یہ التماس — بولیگا کہ رہ یہان تو میرے پاس
کہتے ہین اسلام سے اے نیک زاد — کلمہ طیب کا مضمون ہو مراد

اور اُنھون نے کرکے خوف سے پیدا
آپ کو رکھا ہوا ہے بدسے باز
اور یہی فضل خدا سے بے گمان
عرش کے سایہ مین ہونگے اُس زمان
اپنے فیض عام سے بے اشتباہ
دیگا نیچے عرش اعظم کے پناہ
اور وہ آٹھون فرشتے باادب
حکم حق سے عرش کو لاوینگے جب
اور عزت کی قناتین گرد عرش
کھینچی جاوینگی وہان بالائے عرش
بار دیگر پھر سرافیل اپنی صور
دم کریگا امر حق سے بے قصور
اور پردے مین جو حائل بالضرور
درمیان عالم غیب و حضور
اُس سے نیک و بد خلائق کے عمل
اور تجلی خدائے عزوجل
اور پہلے بیہشی سے بے ریا
ہوش مین آوینگے ختم الانبیا
اور اُس دم ہوگا نور کردگار
روشن و تابان نہان و آشکار

کہتے ہین یون راویان باہدی
اور بعضے راویان پاک زاد
گرچہ فرشتون سے جنانچہ والجلال
لیکن اغلب ہے کہ بے ریب و ظن
جب کہ ہمارے کیا صغار و کیا کبار
ہے مثل مشہور ہندی مین کہی
عہد آدم سے لگا تا نفخ صور
اُسکی کیفیت اُترنے کی وہان
سو وہ سب ہم دیکھتے تھے بالیقین
جب کہ سب سباب ملکی آلہ
بعدہ دینگے جزا حسب العمل
سنتے ہی اُسوقت وہ آواز صور
بس ملے جسکو سزا حسب المراد
سو یکایک امر حق سے بے تامل
اور ملے جسکو سزائے کار زشت
اور بہشت و دوزخ و جن و ملک
اور کرے لعنت تو اپنے نفس پر
پھر بہر نیت کہ وان چاہیگا آب
جنت و دوزخ مری اس آن مین
اُسکی تیزی سے شعاع ماہ و مہر
پس ملائک سنکے حق سے یہ کلام
اور تجلی کے رکھینگے داہنے

روایت

اُڑتے ہونگے سمین بلا در پرشرار
جسطرح سے زرد اونٹون کی قطار

کہتے ہین کہ اِن فریقون سے زیادہ
گرچہ جسے چاہیگا رب ذوالمنن
جسکو پی چاہے سہاگن ہی وہی
کوئی نہ جانیگا بجز رب جہان
آچکیگا حشر مین باعز و جاہ
ہوش مین آوینگے سب اہل نشور
صور کی آواز سے وہ ہونگے شق
سب نظر آنے لگینگے یکبارگی یک
ہوش مین آجاوینگے اک دم مین سب
محو ہوجاویگی سب ہی پاک چہر
از حدیث حضرت بدرالدجیٰ
تا سنین جو کچھ کہون مین رکھے گوش
سارے بندون کی طرف کرکے خطاب
اور جو کرتے تھے تم ہاتھون سے کام
ذرہ ذرہ جو بجو حسب الکتاب
بے مناسب ہو مسلمان یا ہو گبر
اور بجالاوے مراشکر و سپاس
اُسنے پائی اپنے فعلون کی سزا
یون فرشتون سے کہیگا تم شتاب
کشف ہوجاہر کسو پر بیخلاف
لاوینگے جنت کو وہ سب ہاتھون ہاتھ
دیکھتے ہی سب کے اُڑجاوینگے ہوش
ہونگے بالائی مین جون قصر بلند

فرمادیگا اُسدِن یہ مقال
گرچہ تم میرے بندون کو خموش
ہونگے ساکت حسب امر کردگار
تب یہ فرماویگا وہ عالی جناب
صبح و شام و روز و شب غیب و حضور
بولتے تھے جو کہ تم مُنھ سے کلام
اور لکھتے تھے کرام کاتبین
اب اُسی کا تم سے ہم لینگے حساب
ہر کسی کو بے زبان و بے خلل
یان نہ ہوگا کچھ کسو پر ظلم و جبر
نیکیون کا اپنی سو وہ نیک زاد
شاد و خوش ہووے دل مین اہل جمہور ناس
مت بُرا مانے اُسے وہ بدسرشت
اور مراشکوہ زبان اوپر نہ لائے
جو کہ تھا اُسکا امام راہ بر
پھر اسی اثنا مین وہ عالی جناب
لا رکھو اس حشر کے میدان مین
تاکہ دونون کی حقیقت صاف صاف
لائینگے جنت کو باصد احترام
یعنی اک آرایش و زینت کے ساتھ
بعدہ جاوینگے دوزخ کے کنے
اُسکو بھی لاوینگے باجوش و خروش
اور شعلہ اُسکے باہول ستر گز

اور بھی ہونگے کافران زشت فام — انکو دونگا نار دوزخ مین مقام — بس اسی دستور بے نقص وخلل — پائیگا ہر اک جزا حسب عمل

پھر وہان سے رحمۃ للعالمین — لائینگے تشریف بالاے زمین — دیکھتے ہی آپ کو سب خاص وعام — شاد ہو پوچھینگے ای خیر الانام

کیا ہمارے حق مین لائے ہو خبر — از جناب خالق جن وبشر — سبکو ختم الانبیا دینگے جواب — کہ یہان وہ آپ ہی عالی جناب

جلوہ فرما ہوکے بے ریب وخلل — ہر کسی کو دیگا پاداش عمل — پھر اسی اثنا مین اک نور بزرگ — چرخ سے اتریگا باہول سترگ

جب کہ محشر مین بآواز مہیب — آئیگا وہ نور لوگون کے قریب — اور وہ صورت ہایلہ بے ریب وشک — ہوگی از تسبیح وتہلیل ملک

تب تجسس پوچھینگے سنکر وہ صدا — آیا بتلاؤ اسی مین ہی خدا — وہ کہینگے ہم ملک ہین سب کے سب — چرخ اول کے نہین ہی آسمین رب

اور کنارے پر زمین کے حلقہ وار — ہونگے قایم باندھکر اپنی قطار — بار دیگر پھر بآواز بلند — آئیگا اک نور اور اس سے دو چند

جاکے پوچھینگے کہ آسمین ہی الٰہ — وہ بھی سب ملکر یہی دینگے جواب — کہ نہین ہی آسمین وہ عالی جناب

اسکو بھی سب دیکھکر بے اشتباہ — ہم ملایک چرخ ثانی کے ہین سب — پھر کھڑے ہونگے وہ بھی صف بصف — باندھ حلقہ حشر کے چارون طرف

اس سے ہی پاک ومنزا ذات رب — آن کر ساتون فلک کے سب ملک — ہونگے قایم اہل محشر کے کنار — آگے پیچھے باندھ باندھ اپنی قطار

بس اسی دستور سے بے ریب وشک — بعدہٗ اترینگے پھر بالاے فرش — وہ ملائک رہتے ہین جو گرد عرش

ایک سے اک بیشتر باعز وجاہ — بس عدیم المثل عالی پایگاہ — پھر اسی اثنا مین اسرافیل صور — دم کرینگے حسب فرمان غفور

اور کھڑے ہونگے وہ بھی ایکبار — صفون کے آگے باندھ اپنی قطار — بعدہٗ فرمائیگا یون آشکار — حاملان عرش کو پروردگار

سنتے ہی اسکی صدا مستانہ وش — سب زمین پر گر پڑینگے کھاکے غش — سنتے ہی وہ حسب امر کردگار — لائینگے عرش معلے کو اتار

کہ زمین پر عرش اعظم کو تمام — لے چلو اس دم بتعظیم وادب — ایک اک پایہ بعون کردگار — تھام کر دو دو فرشتے آشکار

چار حامل عرش اعلی کے ہین اب — آٹھ اسدن ہونگے ای حق کلاب — اسمین تفصیل ہی جو حشر کے دن سات گروہ — صخرۂ بیت المقدس کے قرین

لا رکھینگے اسکو بالاے زمین — پائینگے عرش معلے کے تلے جاے امان — مخبر صادق جناب مصطفےٰ

اسطرح فرماتے ہین ای باصفا — دیگا اس دن سات فرقون کو پناہ — ایک وہ جو ہوگا عادل بادشاہ — صاحب تخت وخداوند کلاہ

کہ تلے اس عرش اعظم کے الٰہ — تھا جوانی مین پرستار خدا — یعنی کی اسنے عبادت بیحساب — اپنے خالق کی دوایام شباب

دوسرا وہ مرد صالح جو سدا — رکھتا تھا ذکر ونماز حق سے کام — چوتھا جو تنہا ز خوف کبریا — اپنے جرمون پر صدا رویا کیا

تیسرا جو شخص مسجد مین مدام — رکھتے تھے تلہ حب جان ودل — اور چھپا جسنے دیا صدقہ نہان — از پی خوشنودی رب جہان

پانچوین وہ شخص جو اسمین دل — جسکو کوئی عورت صاحب جمال — چاہتی ہو ڈال کر الفت کا دام — قید کرلون از پی فعل حرام

ساتوان وہ مرد مم نیکو خصال — جون زلیخا نے لگا کر دام کید — اور لغزش سے

اور وہ خوف خدا سے اس زمان — آپ کو اس جرم بد سے دے امان — ثر لیا تھا حضرت یوسف کو صید

اور انھین مین بعضے بعضے نابکار — بوجھتے تھے مجکو خود پروردگار — اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہون آج — اور اسی سے معذرت کرتا ہون آج

تم محمدؐ سے کرو اسکا سوال — اس مہم کا اُنسے ہوگا انفصال — ہین وہ محبوب جناب کردگار — بے نہایت اُنکو حق کرتا ہی پیار

سن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام — رو برو ے حضرت خیر الانام — اور کہینگے ای حبیب کبریا — تم نبیون مین ہو ختم الانبیا

تمکو خود حق نے پے روز شمار — دی شفاعت کی بشارت آشکار — آج اگر اورون پہ رب العالمین — ہو رہا ہی بے نہایت خشمگین

لیک تم سے خوش ہی وہ یا جناب — کیونکہ ہو تم آج کے دن بیحساب — آج ہمکو ای رسول نامدار — چل کے تم بخشاؤ پیش کردگار

تاکہ وہ پروردگار عام و خاص — اس عقوبت سے کرے ہمکو خلاص — اور بہادا تم بھی ای عالی جناب — آج ہم لوگون کو گر دوگے جواب

کون پھر پوچھیگا ہم لوگون کی بات — اور کس صورت سے پاوینگے نجات — یعنی پھر کس کے کنے جاوینگے ہم — اور خلاصی کسطرح پاوینگے ہم

سنکے لوگون سے یہ سارا ماجرا — یون کہینگے حضرت خیر الورا — کہ بلاشک آج پیش ذوالجلال — مجھ سے ہی ہوگا شفاعت کا سوال

تم نہو مایوس یہ میرا ہی کار — تمھین بخشاؤن تا ہو رستگار — یون تسلی دیکے وہ حق کے حبیب — ہونگے متوجہ بدرگاہ مجیب

پس اُسی دم آشکارا جبرئیل — رو برو لوگون کے الہام جلیل — آکے پیش حضرت خیر الانام — ہونگے حاضر لے براق تیز گام

پھر شتابی وہ رسول کردگار — رو برو لوگون کے ہوا سپر سوار — اک مکان مین عرش اعظم کے تلے — آسمان پر جاوینگے تشریف لے

ہی عدیم المثل وہ عالی مقام — باشرف پر ہیئت محمود نام — اور ظاہر اُس مکان کو روز حشر — اُس زمان دیکھینگے سارے اہل نشر

ہونگے داخل اُسمین سب خیر الانام — دیکھکر تب اہل محشر خاص و عام — خرم و شاداں بامید نجات — سب کہینگے نعت آن والاصفات

ہوگی پھر عرش بریں پر آشکار — اک تجلی جناب کردگار — دیکھ اُسکو سر بسجدہ ہو رسول — گر پڑینگے مدعا تا ہو حصول

سات وین دن اک ندا ے پر فرح — حضرت حق سے سُنینگے اسطرح — کہ اُٹھا لو سر کو ای میرے رسول — جو کہ مانگوگے وہ سب ہوگا قبول

اور کروگے جو دعا تم وہ شتاب — آج بے شبہہ کرونگا مستجاب — اور بخشاؤگے جسکو یا یقین — اُسکو مین بخشونگا اسمین شک نہین

سنتے ہی اس مژدۂ مقصود کو — سر اُٹھاینگے نبی خوشنود ہو — بعدۂ حمد و ثناے کردگار — یون کرینگے بے حساب و بے شمار

کہ نہ کی ہوگی کسیونے بالضرور — روز اول سے لگا تا نفخ صور — بلکہ فرمایا کہ وہ حمد و ثنا — مجھ سے بھی ہرگز نہوگی اب ادا

یعنی جو حمد و ثناے ذوالجلال — تب کرونگا سو ہی اب مجکو محال — پھر کرینگے عرض ای رب جلیل — دار دنیا مین تمھارے جبرئیل

بعد ابلاغ تحیات و سلام — لاے میرے پاس اکثر پیام — جسمین بے اضی ہوگے تم روز نشور — اور وہی انصاف ہوگا بے قصور

سو اُسی وعدے کا ہون اب انتظار — کہ وفا ہو ای جناب کردگار — حق کہیگا ای رسول بیعدیل — تم سے سچ کہتا تھا میرا جبرئیل

جسمین تم خوشنود ہوگے ای رسول — آج کے دن ہی وہی مجکو قبول — پھر تجلی مین بھی فرماوینگا وان — تم چلو اب تو زمین پر اس زمان

اور لوگا سارے عالم کا حساب — ذرہ ذرہ عدل سے حسب الکتاب — جو کہ ہونگے مومنان پاکنام — اُنکو دونگا روضۂ دار السلام

اور یونہین سب مومنات و مومنین
یک گر بھائی بہن ہین بالیقین

قصہ کوتہ ہی کہ وہ سب نشت خو
لے گئے سارہ کو شہ کے روبرو

تھے جو حائل بیچ مین دیوار و در
کر دیے سب حق نے غائب از نظر

ویسے ہی اُسدم بھی کرتے تھے نگاہ
جیسے ہر دم وہ خلیل کردگار

الغرض جب لیگئے وہ روسیاہ
اُس جگہ سے اُنکو پیش بادشاہ

یک جب جاتا تھا وہ ناحق پسند
حضرت سارہ کو پیش بادشاہ

واسطے اُسکے وہ ام مومنان
تب ہی دم اُسکا ہو جاتا تھا بند

آخرش جب تنگ آیا بے شمار
جب دعا کرتی تھین حق سے اُس زمان

مجکو یہ عورت نہین منظور ہی
تب کہا پھر اپنے لوگون سے پکار

ورنہ جادو سے مجھے ڈالیگی مار
اب کسی صورت اگرچہ حور ہی

حسب فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
پھر نہ ہوگا تم سے کچھ انجام کار

پھر وہان سے ہوکے وہ حضرت خفا
لے گئے آگے خلیل اللہ کے

یہ تھا تینون کذب مبہم کا سبب
دیکھ اُس سفاک کا ظلم و جفا

جو کہ فرمایا تھا ابراہیم نے
جو مفصل کہدیا ہی مین نے آپ

الغرض سب حضرت موسیٰ کے پاس
تتمہ

اور تم سے طور کے اوپر مدام
جاشفاعت کی کرینگے التماس

تاکہ ہم لوگون کو وہ والا صفات
ہوتا تھا بواسطے حق سے کلام

مین نے اک قبطی کو بے اذن الٰہ
اس عذاب حشر سے بخشے نجات

لیکن اس دم حضرت عیسیٰ کے پاس
مار ڈالا تھا سو ہی مجھپر گناہ

اس نمط کہ ای رسول پر فتوح
جاشفاعت کی کرو تم التماس

اور رہبت سے عجز نے تمکو دیے
حق نے فرمایا ہی تمکو اپنی روح

ہمکو تا اس آفت جانکاہ سے
سارے لوگون کی ہدایت کے لیے

آج کے دن کب ہی یہ بہری مجال
چل کے دلوا دو نجات اللہ سے

جو کرون حق سے شفاعت کا سوال
آنحضرت کا جواب

پھر کہا حضرت نے از روے فریب
انبیا کو یہ نہین دیتا ہی زیب

اُس خلیل حق نے پھر بعد از نماز
کی دعا حق سے بصد عجز و نیاز

جیسے ہر دم وہ خلیل کردگار
دیکھتے سارہ کو تھے آئینہ وار

اب سناؤن سرگذشت شہریار
تاکہ ہو دل کو تسلی اور قرار

تب گیا وہ زعم بد سے شہریار
پاس ام المومنین کے تین بار

لوٹنے لگتا تھا ہو کر بے قرار
دم کے رک جانے سے وہ مضروب وار

ہوش مین آتا تھا تب وہ سنگدل
اور اپنے فعل سے ہوتا خجل

گر ہوا معلوم مجکو اسکا حال
ساحرہ ہی یہ زن صاحب جمال

اسکے وارث کو طلب کر کے شتاب
اسکو پہونچا دو اسی مین ہی صواب

اور جرمانے سے اُسنے اپنے تئین
ہاجرہ کو کر دیا سارہ کے ساتھ

اور اُنکو سونپ حسب امر شاہ
لی ہر اک نے اپنے اپنے گھر کی راہ

بی بیون کو ساتھ لیکر بعد ازین
شام مین جا کر ہوئے مسکن گزین

اب یہان سے گوش کر ای خوشنما
قصۂ اول کو کرتا ہون شروع

کہ یہان سے جاؤ موسیٰ کے کئے
اور بھیجا تم پہ توریت عظیم

آئے ہین پاس آپکے ہم سب مطیع
گہ خدا سے تم ہمارے ہو شفیع

آپ فرماوینگے یہ پروردگار
آج کے دن پر غضب ہی بیشمار

اُسکے ڈر سے آج پیش ذوالجلال
مجھ سے کب ہوگا شفاعت کا سوال

بعدہٗ موسیٰ سے سنکر یہ مقال
جا کے عیسیٰ سے کہینگے اپنا حال

اور دیا روح الامین سا تمکو یار
تا رہے تائید مین لیل و نہار

آج ہم سب ای رسول کردگار
آپ کی خدمت مین ہین امیدوار

وہ بھی آخر کو یہی بولینگے بات
گہ غضب مین ہی خداے پاک ذات

مجکو میری قوم بد تہمت لگا
تھی تو عیسیٰ تو ہی ابن خدا

ایک تو اِس بات مین بڑے دروغ
بار دیگر اِس نمط ای بافروغ
سب گئے صحرا مین خالی کرکے شہر

آپ نے پوشیدہ گھر سے نے
جاکے کھولا اُس صنم خانے کا در
تو تمھارے رو برو جو ہی طعام

کیون نہین کھاتے ہو ہاکو گرم گرم
تمکو کیا کھانے سے کچھ آتی ہی شرم
بار دیگر تب یہ فرمایا کلام

کیون نہین کھاتے ہو تم نعمتین
کیا تمھاری آئی ہین اب شامتین
ورنہ اس دم تمکو کرتا ہون خراب

جب کسو سے بھی بنایا کچھ جواب
تب تو اُس حضرت کو پھر آیا غضب
اِک طرف سے خوب کُٹے کرکے

اور اک بت جو کہ تھا سب مین بلند
بے محابا سب بتون کو دے پٹخ
ہوگیا بدشکل وہ بدبخت دہر

شکل و صورت مین نہایت زشت و پست
کاٹی ناک اور کان اُسکے کرکے قتر
پھر چلے آئے وہان سے اپنے گھر

اور اُسی صورت متصل کرکے کدھر
اور بتہ کندے پر اُسکے دھر دیا
اور پتے مین اُسکے یکدیگر ہوے

آئے جب صحرا سے وہ سب بدخصال
سارے مشرک جل کے خاکستر ہوے
نام ابراہیم رہتا ہی یہان

بعضے بعضے اُنمین سے جو بدگہر
وہ لگے کہنے کہ یار واِک جوان
اگر اُنکی جان کے دشمن ہوے

وہ بتون کی ہجو کرتا ہی مدام
سنتے ہی یہ بات وہ بدظن ہوے
تم اُنھین سے کیون نہ پوچھو اسکا حال

اور بہت تکرار کی اُس کار کی
اور کہا کہ ای گروہ پرملال
کیونکہ اُنمین ایکسے رکھتا ہی بیر

جو کہ خود مارے گئے ہین وہ تمام
یا وہ آپس مین لڑے ہون یکدگر
آپ سے واقع ہوا ای ذی عقول

اور وہی سب مین بڑا سردار ہی
بار دیگر کذب مبہم اِس اصول
شہر نجران مین مچا اپنے کے گھر

تیسرے بولے تھے جو مبہم دروغ
کہ گئے تھے وہ خلیلِ نامور
صحبت غم سے ہوئے خاطر ملول

تھی اُنھون کی ایک دختر رشکِ ماہ
کچھ دنون نجران مین رہکر وہ رسول
حضرتِ سارہ کو اپنے ساتھ لے

اِس جہت رہتا تھا ہر دم اختلاف
اُسکے ہیرت شہر نجران سے چلے
سو بڑا جبار تھا اور نابکار

چلتے چلتے وان سے وہ حق کے حبیب
اتفاقاً مصر کے پہونچے قریب
بولتا انکار سے چون وچرا

جسکی عورت دیکھتا صاحب جمال
مصر مین جو اُندنون تھا شہریار
وہ حمایت سے پکڑتا اُسکا ہاتھ

تو اُسے فی الفور وہ بیداد خو
اور جو خاوند اُسکا کچھ ذرا
تب کہا بی بی سے ای عصمت نہاد

قتل کروا تا تھا اپنے روبرو
یا جو ہوتا کوئی وارث اُسکے ساتھ
تو ہمین میری ہی یہ بے اختلاف

تو اُسے کچھ مال و زر دیکر بزور
جب سُنا حضرت نے وہ ظلم و فساد
تو یہ عورت کون ہی تیرے کے

راضی کرلیتا تھا وہ تاریک گور
یونہین مین بھی تمکو بلا دونگا ہلاک
دخت عم ہوتی ہی خواہر سے گمان

تو کون ہی کیسو کہ ہی بھائی مرا
آکے حضرت سے لگے تب یہ کہنے
یعنی ہی یہ کون رشتہ مین تری

تب وہان سے چند کفارِ خلیل
فی الحقیقت آپ سچ بولے وہان
آپ نے فرمایا ہی خواہر مری

آج وہ دن ہی کہ پیش ذوالجلال
اپنی ہی مجکو شفاعت ہی محال
کیونکہ مین نے برخلاف حکم رب
کھایا گندم خلد مین ہوے اب

آج کے دن دیکھیے وقت سوال
درجواب اسکے مرا کیا ہوگا حال
عیب یہان تک ہی مرا رتبہ رفیع
جو تمھارا آج کے دن ہوگا شفیع

لیک تم ہو وقت ای جمہور ناس
نوح سے اسکی کرو جا التماس
پہلے جو باعث ہوا پیغام بر
بہر عالم دعوت اسلام پر

سو وہی ہی ایک نوح پاک زاد
اُس سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشاد
حضرت آدم سے یہ سنکر مقال
جاکرینگے نوح سے سب عرض حال

کای رسول رہنماے خاص و عام
ہم تمھارے پاس آئے ہین تمام
تا ہمارے آج کے دن ہو شفیع
اس مصیبت مین بدرگاہ رفیع

کیونکہ پہلے سب کے تم افضل حق
رکھتے ہو باب رسالت مین سبق
اور خدا نے تمکو ای عالی جناب
بندۂ شاکر کا بخشا ہی خطاب

نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال
یون کہینگے ای گروہ خستہ حال
مین ہون بیٹے کے سبب تقصیر مند
جب ہوا تھا غرق وہ ناحق پسند

یعنی مین مجرم ہوا اُس آن مین
جب گیا تھا ڈوب وہ طوفان مین
اُسکے حق مین ای جناب ذوالجلال
کہ مرے تھا اہل مین وہ یا نہین

کیون ڈبایا میرے بیٹے کے تئین
سو جناب حق سے ازروے عتاب
لیس من اہلک ہوا مجکو خطاب
آج اسکے اخذ سے ہی مجکو ڈر

تم بندھاتے ہو شفاعت پر کمر
کس لیاقت پر کرون جا گفتگو
آج اور دن کے لیے تو کیا ہی بات
اپنی ہی خود مجکو مشکل ہی نجات

لیکن ابراہیم سے تم جا کہو
یہ مہم آج اُن سے شاید راست ہو
کیونکہ ابراہیم کو رب جلیل
آپ ہی بولا ہی خود اپنا خلیل

سُن کے یہ پھر سب بڑی تعظیم سے
جاکرینگے عرض ابراہیم سے
کای رسول اللہ ہادی سبیل
حق نے فرمایا تمھین اپنا خلیل

اور کیا تمکو نبیّون کا امام
آج تم پیش خدائے پاک ذات
اس بلا سے ہمکو دلواؤ نجات
اور کر اُس روز محشر پر خیال

الغرض یہ سُن شفاعت کا سوال
وہ بھی بولینگے کہ رب العالمین
آج تو ہی بے نہایت خشمگین
اور نہ ہوگا پھر کبھی وہ ذات پاک

کہ نہین ایسا ہوا ہی خشمناک
مجھ سے مبہم مین باتین بالیقین
زندگی مین جھوٹ کی واقع ہوئین
مجھ سے پوچھینگے تو کیا دونگا جواب

آج اُن باتون کو جو وقت حساب
اُسکے ڈر سے اپنی ہی مجکو ہی فکر
لیک تم سب آج ای جمہور ناس
جاکے موسیٰ سے کرو یہ التماس

اور کے بخشانے کا تو کیا ہی ذکر
وہ خدا کا ہی مقرب اور ندیم
وہ کرے گر عرض پیش ذوالجلال
تو ہو شاید کچھ تمھارا انفصال

کذب مبہم ہوا واقع جو خلیل اللہ سے
تین جا عمر مین کل اسمین سُن ای اہل قرآن

کہتے ہین واقع ہوے اس راہ سے
تینون کہے وہ خلیل اللہ سے
شرک سے نزدیک اور ایمان سے دور
کہ جو اُنکی قوم مین تھے بے شعور

سو گھرون سے اپنے وہ سارے عبید
طعم گوناگون پکا کر روز عید
یکینگے بتخانہ مین با اہتمام
اور بتون کے آگے دھر کر وہ طعام

اور مقفل کرکے بتخانہ کا در
جانب صحرا چلے وہ بد گہر
اور حضرت سے کہا تم بھی چلو
جانب صحرا ہمارے ساتھ ہو

آپ نے حیلے سے با قوم خلیل
یون کہا کہ آج تو مین ہون علیل
یہ نہ کی انکار اُنسے صاف صاف
کہ نجاؤنگا یہ ہی میرے خلاف

اور پسینا یہ چلیگا بے شمار — ہر کسی کے تن سے مثل جویبار — انبیا و صالحین و مومنین — یہ جو ہین مقبول رب العالمین

سو عرق آئیگا اِنکے بقدر — تا کف پا ہر کسی کے ہونگے تر — اور عوام الناس جو ہین فی الاصل — سو اُنھون کے ہونگے حسب عمل

بعض لوگون کے عرق بے ریب و شک — ہوگا اُسدم ایڈی و ٹخنون تلک — اور بعضون کے بقول معتبر — تا بساق و تا ہزا نوے دگر

اور کسو کے تا بناف اے نیک خو — اور کسو کے تا بسینہ تا گلو — پر جو ہونگے کافران زشت فام — اُنکے تا گوش و دہن مثل لگام

مضطرب ہونیکی اُس آن مین — غوطے کھائینگے اُسی طوفان مین — اور سوا اِسکے یہ ہوگا اضطرار — غلبۂ جوع و عطش کا بیشمار

کہ لگینگے خاک کھانے اُس زمان — مارے بھوک اور پیاس کے سب مردوزن — لیک ہوگی خاک اُسدم اِس نمط — بامزہ جون میدۂ شیرین فقط

اور پانی پینے کو سارے بشر — جاوینگے پھر حوض کوثر کے اوپر — اور بھی اکثر نبیون کے وہان — حوض ہونگے لیک یہ خوبی کہان

یعنی جو کوثر کا ہوگا حوض طول — اور حوضون مین نہوگا اِس اصول — اور نہوگا اُنمین اس خوبی کا آب — گو کہ ہونگے حوض وان پر بیحساب

ذکر کوثر ہی کہ آب اُسکا پیمبر کے طفیل — پینگے خاص اِس اُمت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہین راوی کہ وہ حوض رفیع — ہی درجنت پہ بس نغز و بدیع — اور سنہرا ساحل اُسکا دور سے — جھلجھلاتا ہی سراپا نور سے

اوسپہ ہی ہر طرف کوزون کا ہجوم — روشن و تابان بہ تشبیہ نجوم — اور اُسکے قعر مین سب سر بسر — ہین بھرے الماس و یاقوت گہر

اور نیچے اُسکے با خوشبو ہی گل — اور سر و اُسمین ہی وہ آب شگرف — گہ ہو جسکے روبرو شرمندہ برف

ذایقے اور رنگ مین اے با امید — ہی زشہد و شیر شیرین و سفید — ہین وہان دو رو برو بس جنگلے — سیم و زر کے باغ جنت مین لگے

اُنسے وہ آگے مصفا خوشگوار — ہی روان اُس حوض مین بیل و نہار — جو پیے گا آب اُسکا ایک بار — پھر کبھی پیاسا نہوگا زینہار

لیک وہ پانی بقول معتبر — ہی برائے امت خیر البشر — وان قیامت کے طفیل مصطفےٰ

اے محمد قصۂ کوثر ہی طول — تا قیامت گر لکھے تو اِس اصول — اِس سے کر تو اہل محشر کا بیان

ہی بیان اِسمین کہ اُس روز شفاعت کے لیے — کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہین راوی کہ اہل بعث و نشر — ماسوا جوع و عطش کے روز حشر — اور بھی دیکھینگے انواع عذاب — ایک سے اک سخت بیحد و حساب

قصہ کوتہ جب قریب بہت سال — منقضی ہونگے ہاین رنج و ملال — تب کرینگے لوگ سب ہو بد حواس — حضرت آدم سے جاکر التماس

گہ خدا نے اپنے دست پاک سے — تمکو پیدا کر کے مشت خاک سے — سارے نامون سے کیا وا تمھین — اور خلیفہ ارض کر دا تمھین

پھر علاوہ اِسکے یہ رتبہ دیا — گہ فرشتون نے تمھین سجدہ کیا — اور نبوت دیکے باصد احترام — اپنی جنت مین دیا تمکو مقام

واسطے ہم عاصیون کے اے پدر — آج تم باندھو شفاعت پر کمر — ہم سبھون کو تا خدائے پاک ذات — اِس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سُنکے آدم یہ شفاعت کا کلام — بولینگے کہ اے گروہ خاص و عام — گہ ہوا ہی اور نہوگا زینہار — پر مغضب ہی آج یون پروردگار

دیگا لحم و شحم و جلد عظم و مغز — تا کہ بنجاوینگے سب اجسام نغز — بن چکینگی جب وہ ساری صورتین — اپنی اپنی شکل پر جون مورتین
بعد اُسکے تب وہ ربِ خاص و عام — صور مین بھر دیگا روحون کو تمام — اور فرماویگا اسرافیل کو — کہ طرف جسمون کے اسکو پھوک دو
ہوگا جب طیار پھر وہ لیکے صور — پھوکنے کو حسب فرمانِ غفور — تب کہیگا وہ کریم با کرم — اپنی ذاتِ پاک کی دیکر قسم
ساری روحون کی طرف کرکے خطاب — کہ نہ کیجو اپنے قالب سے خطا — ہوگا واقع اُس جگہ مین نفخ صور — کہتے ہین سب راویانِ باشعور
اب جو وہ صخرہ معلق ہی جہان — قبلۂ بیت المقدس کے وہان — کہتے ہین کہ صور تین اے خوش خطا — جتنی روحین ہونگی یعنی جس حساب
اُتنے ہی سوراخ ہونگے لاکلام — جسمین بنے لیکینگی وہ روحین تمام — درمیان ہر دو نفخہ بے ملال — ہوگی واقع مدتِ چالیس سال
الغرض پھر صور کے کرتے ہی دم — ساری روحین اُس زمان حسب قسم — اُسکے رخنون سے نکل کر جابجا — اپنے اپنے تن مین جاوینگی سما
سرزمین اُس بانگ سے ہوگی شگاف — زندہ ہوکر سب نکل آوینگی صاف — اور اُسی آواز کی جانب تمام — جاوینگے افغان و خیزان خاص و عام
کہتے ہین راوی کہ سارے مردوزن — ننگے مادرزاد ہونگے بے کفن — اور بعضے کہتے ہین کہ بے قصور — سب اُٹھینگے بے کفن اہلِ قبور
اس روایت کو جو دیکھو غور سے — اُس سے اولیٰ ہی وہی اک طور سے — کیونکہ تھوڑے عرصے مین بعد اُنکے — وہ کفن گل سڑکے ہوجاتا ہی خاک
پھر تو رہجاتا ہی ننگا ہی بدن — ہرکسو کا مرد ہووے خواہ زن — الغرض از حکمِ حی لایموت — ہونگے سب بے ختنہ و ریش و بروت
ہوگا اس دنیا مین جسکا جس مثال — قد و قامت شکل و صورت سن و سال — اُس زمان ویسا ہی ہوگا اُٹھ کھڑا — بے تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا
ہونگے لیکن سب باعضائے سلیم — گو کہ تھے دنیا مین معیوب و سقیم — یعنی جیسے لنگ و لنگ و کور و کر — یا بریدہ بینی و اشکستہ سر

ہی بیان اسمین کہ سب حسب مراتب جی کر — گرمی حشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہین راوی کہ پہلے یا یقین — زندہ ہونگے رحمۃ للعالمین — بعد اُنکے پھر مسیح خوش نفس — بعد اُنکے انبیا سب پیش و پس
پھر اُنھون کے بعد سن اے طالب — زندہ ہونگے جو کہ ہین صدیق سب — اور صدیقون کے پیچھے سب شہید — زندہ ہوجاوینگے از حکم وحید
بعد اُنکے صالحین اور مومنین — اور سب فساق و کفار لعین — بس اسی ترتیب سے جمعے بڑے — تھوڑے ہی عرصے مین ہونگے اُٹھ کھڑے
اور اُسدم ہونگے بوبکر و عمر — درمیانِ عیسی و خیر البشر — باقی امت وہ بھی باصد اہتمام — جابجا سے کرکے اپنا ازدحام
ہونگے یوں خیر البشر کے آس پاس — جون کواکب ہون قمر کے آس پاس — یونہین ساری متہین اے پاک کیش — ہونگی اپنے انبیا کے گرد و پیش
اور مبرا ہونگے سب برنا و پیر — غلبۂ شہوت سے جون طفلِ صغیر — گو کہ ننگے ہونگے سارے مردوزن — کوئی نہ دیکھیگا کسی کا تن بدن
ہول سے اُس روز کے بے انتہا — سب کی ہوگی آسمان اوپر نگاہ — جبکہ ہر اک کیا صغار و کیا کبار — عرصۂ محشر مین پکڑینگے قرار
تب فلک کو چھوڑ کر اک ماہ چہر — آئیگا اک میل بھر پر قرص مہر — اور فلک سے دمبدم آواز سخت — آئیگی بس یون کہ دل ہونگے دو لخت
اور بدق خاطفہ بھی ہر زمان — دمبدم ہوویگی رخشان و طپان — اور ہوگا شمس کی گرمی کا جوش — اسقدر کہ سب کے اُڑ جاوینگے ہوش

لو مرسینی

سو وہ ہوگی اُس خوی کے واسطے
اُس زمان مطلق زمین و آسمان
چھ مہینے کا وہ ہوگا ایک دم
جیسے ہی وہ صور جو ہووے لگا دم
لیکن اُنکو بھی کچھ آویگی غشی
پر اصح معلوم ہوتا ہی یہی
الغرض جب ہو چکیگا سب عدم
کہ کہان ہین آج وہ سب بادشاہ
اور کدھر جاتی رہی وہ خسروی
پھر مخاطب ہوکے وہ عالی جناب
بے شراکت سلطنت اس دار کی
اسکی کچھ مدت نہین مرقوم ہی
یون روایت کرتے ہین ابی نجیح
کہ مشیت اپنی سے جب کردگار
اور بچاویگا مثال بوریا
پر زمین پر کچھ بھی آثار وحدود
پر وہ جس عالم کو چاہیگا قدیر
جز و اعظم پشت مین وہ عظم ہی
ہی اُسی سے استخوانون کی شروع
بعد موت اُسکو خدا بے اشتباہ
جس زمین پر جنکو چاہیگا وہ خاص
داخل ترکیب جو اجزا ہین اور
سو اُسی سے سب بنین پر وہ قدیر

یعنی اُس دیو قوی کے واسطے
اور جو شی ہی اُنھون کے درمیان
جسمین ہو جاویگا یہ سب کچھ عدم
اور عرش و کرسی و لوح و قلم
جیسے ہوتی ہی کسو پر بیہشی
اُس روایت سے جو راوی کی
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات قدم
عبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ
جسکے دعوے پر تھے مغرور و دعوی
آپ اپنی ذات کو دیگا جواب
آج ہی مجھ واحد القہار کی

ذکر ہی خلقت عالم کا جو پھر موت کے بعد زندہ ہو جاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

پھر کریگا آفرینش آشکار
پھر بساط ارض کو وہ بیریا
تب کسو شی کی نہو دیگی نمود
زندہ کر دیگا اُسی سے اِس نظر
ہڈیون کا سب اُسی سے نظم ہی
ہی وہ مطلق اصل اور سب ہین فروع
سڑنے اور گلنے سے رکھتا ہی نگاہ
زندہ کرنے کے لیے بالاختصاص
پھر اُنھون کے واسطے ہوگا یہ طور
مینھ برسائیگا جون ابر مطیر

خیمۂ افلاک کو مثل حباب
اور فرشتون کو بلا شک و حجود
جون بر و بحر و نباتات و جبل
استخوان ہوتی ہی اک عجب الذنب
یعنی وہ عجب الذنب ای نیک رائے
پشت سے مقعد تک وہ استخوان
الغرض اُس عظم سے اُسدن خدا
اُنکی دھر دیگا وہان وہ استخوان
ایک دریا عرش کے نیچے ہی خاص
اُسکی قوت اور اثر سے ای ہمام

پھر جو باقی ہوگا ای حق آشنا
بخلاف و بیشک و بے اشتباہ
کہتے ہین کہ اُس زمان ای با تمیز
اور بہشتین و زخیرون و حین تمام
اور بعضے کہتے ہین ای ذی شعور
کیونکہ اغلب ہی یہی ای حق طلب
تب یہ فرماویگا وہ عالی جناب
اور کہان وہ صاحب تاج و مہی
اور کہان ہی آج اُنکی سلطنت
کہ نہین ہی کوئی اب میرے سوا
بعد اُسکے جب کہ چاہیگا خدا

وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا
کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات آلہ
سب فنا ہونگے مگر یہ آٹھ چیز
بس یہی باقی رہینگی والسلام
کہ اُنھون کی بھی فنا ہوگی ضرور
کل شی ہالک الا وجہ رب
اپنی ذات پاک سے کرکے خطاب
تھی جنھون کو شوکت فرماندہی
جسپہ کہلاتے تھے شاہ مملکت
صاحب تاج و خداوند لوا
پھر رکھیگا آفرینش کی بنا
یہ اُسی معبود کو معلوم ہی
راویان پاک دین و راست گو
نصب کریگا بلا چون و چناب
عالم فانی سے بخشیگا وجود
اور جمادات و عمارات و محل
آدمی کی پشت مین ای حق طلب
ہی بدن مین استخوانون کی بنا
ہی لگا ہر مرد و زن کے بیگمان
سارے پھر جسمون کی باندھیگا بنا
جا بجا سے جمع کرکے بعد ازان
آب مین اُسکے منی کا ہی خواص
اُن جہانی استخوانون کو تمام

تہ جہان مین بعد ازین دو چار سال — لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال — ہوگی بارش کی فراوانی بہت — اور غلے کی بھی ارزانی بہت
ناز و نعمت سے ہر اک برنا و پیر — ہونگے آسودہ و راحت پذیر — ہونگے ہر اک کیا ضعیف و کیا قوی — خشمت دنیا پہ گمراہ و غوی
اتنے مین منگل کو ای بدر کمال — دیکھا جاویگا محرم کا ہلال — بعدہٗ دسویں کو جب جمعے کے روز — ہوگا طالع تیمر گیتی فروز
لوگ تب ہر کوچہ و بازار مین — ہونگے مشغول اپنے اپنے کار مین — تا گہان آواز اک نرم و دراز — سب سنینگے از نشیب و از فراز
اور وہ آواز ہوگی صور کی — یعنی اسرافیل کے ناور کی — ہفت کشور مین برابر بے قصور — سبکو پہونچیگی وہی آواز صور
ہونگے سب حیرت مین سنکر وہ صدا — سارے خاص و عام و سلطان و گدا — اور دو لحظہ بہ لحظہ ہوگی سخت — سارے عالم مین برابر ایک لخت
بڑھتے بڑھتے وہ صدا جب اسکے بعد — اس نمط ہوگی کہ جون گرجے ہزار رعد — تب تو پڑ جاویگا یہ ہول عظیم — سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم
بعد ازین جنبش بھی ہوگی اک سخت — اس سے تگنی چوگنی وہ بانگ سخت — لوگ بعضے بعضے اسمین اس زمان — جا بجا مرنے لگینگے بے گمان
اور اکثر آدمی بہر پناہ — لینگے گھر کو چھوڑ کر جنگل کی راہ — پھر یکایک زلزلہ ایسا کرخت — آئیگا ساری زمین پر ایک لخت
کہ گلینگے تھرتھرانے سر بسر — سب مکان و کوہ و دشت و بحر و بر — جانور جنگل سے ہوکر بدحواس — بھاگ بھاگ آوینگے انسانون کے پاس
اور شق ہونے لگیگی بعد ازین — جا بجا سے یک بیک ساری زمین — اور ابل نکلینگے دریا باخروش — اسطرح جون دیگ مین اٹھتا ہی جوش
یعنی دریا کا یہ ہو جائیگا دول — تہ لگیگا پانی پکنے کھول کھول — اور امنڈ کر ہر طرف سے یکبار — توڑ دینگے مارے موجون کے کنار
سل پڑیگا سو بسو آب روان — الامان اس دن سے یارب الامان — اور جھوک آندھی کے جو کچھ ہین بہاؤ — پھینک دینگے جڑ سے ان سبکو اکھاڑ
ریگ سے ہو جائینگے دل سل کب — اور لگینگے اڑنے آندھی کے سبب — یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار — باد سے اڑنے لگینگے جون غبار
اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو — مارے آندھی کے ہر اک طرف کو — الغرض اڑ اڑ کے یہ گرد و غبار — ڈھانک لیگا ساری دنیا یکبار
سب سیہ ہوگا زمین و آسمان — اسقدر ہوویگی تاریکی عیان — اور بڑھتی جاویگی آواز صور — دم بدم لحظہ بہ لحظہ بے قصور
پر جو ہین افلاک کے ساتون طبق — تہ بتہ زیر و زبر مثل ورق — وہ بھی آخر امر حق سے بے رمق — ہر طبق مثل ورق ہوویگا شق
اور کواکب جو کہ ہین افلاک پر — گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر — اور جو ہونگے اس زمان خاص و عام — آگے پیچھے مرتے جاوینگے تمام
جبکہ سب فی روح ہو جاوینگے فوت — بعدہٗ ابلیس کو آویگی موت — جاکے عزرائیل پھر ای پر فتوح — ہوگا متوجہ برائے قبض روح
اور وہ لعنت نصیب و بیحیا — خوف سے چھپتا پھریگا جا بجا — پھر فرشتے لپکے گرز آتشین — ہر طرف سے ہونگے جب اسپر تعین
تہ نہ ہو جاویگا بے صبر و شکیب — تہ چلیگا اب نہ کچھ مکر و فریب — الغرض سارے فرشتے گھیر گھار — قید کر لیوینگے اسکو یکبار
پھر نکل جاویگا باہر سر سے گود — یعنی وہ سارے فرشتے نعرہ نعرہ — مارے گرزون کے گرا دیوینگے غمر
دیکھکر وہ مار اور جان کندنی — ہوگی جو کچھ شدت سکرات موت — سب بنی آدم کے اوپر وقت فوت

اور عمل کرینگے سارے دہر مین — یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر مین — اور وہ سب ناکس ناپاک خو — منہدم کر دینگے بیت اللہ کو
بعدہٗ کاغذ سے قرآن مجید — محو ہو جاویگا از حکم وحید — اور جو حافظ ہونگے باذہن کمال — قاریِ قرآن کہون کیا انکا حال
بھول جاوینگے وہ یون سے حد زیاد — گہ نہ تھا گویا کبھی اک حرف یاد — پھر نجانیگا کوئی بھی خاص و عام — حق پرستی اور خداوانی کا نام
خوف دین و شرم دنیا اس اصول — اپنے اپنے دل سے سب جاوینگے بھول — گہ کرینگے مثل گاو خر تمام — آشکارا ما بہن سے وہ حرام
کیونکہ آیات و خبر سے اے عزیز — حلت و حرمت مین ہوتی ہے تمیز — جبکہ اٹھ جاویگا قرآن مجید — تب برابر ہونگے سب پاک و پلید
اور سب حکام باندھینگے کمر — یعنی لینگے شیوۂ غارتگری — چھوڑ کر عدل و رعیت پروری
اور رعایا کا تعدی و فساد — ہوگا یکدیگر میان ہر بلاد — جابجا اٹھنے لگیگا اس زمان — واے ویلا شور و غل آہ و فغان
ہوگی جب یون جہل و بیدادی شروع — تب یکایک ہوگی بربادی شروع — شہر ہو جاوینگے قصبے قصبے گانون — گانون کا اب سکے آگے کیا ہی نام
اور پیدا ہو آفت قحط و وبا — ہوگی نازل ہر ولایت مین سدا — اور کرینگے مرد و زن اکثر جماع — آشکارا جون بہایم اور سباع
ایک پھر اولاد کچھ قدر قلیل — ہوگی پیدا سو بھی گمراہ و ضلیل — گہ خدا کا نام بھی جاوینگے بھول
اور ہوگا قحط عالم مین تمام — اُن دنون الامیان ملک شام — ہر کہین سے چھوڑ کر شہر و دیار
سنکر ارزانی کی شہرت اس نظیر — اہل حرفہ اور سب اہل روزگار — ہونگے جاکر شام مین مسکن پذیر

ذکر ہی اسمین کہ اک آگ دکن سے اٹھکر یک بیک ہو ویگی لوگون کے تعاقب مین دوان

ماویان باخبر اے مرد سعد — ہو کے اطراف دکن سے آشکار — دیکھ اُس آتش کو چھوڑ اپنا وطن
ایک نار شعلہ دار و پر شرار — ہوگی لوگون کے تعاقب مین دوان — چلتے چلتے لوگ جب تھک جاینگے — بلکہ اپنی جان سے تنگ آینگے
اور وہ بھی کرکے حملہ اُس زمان — جابجا گوشہ مین پکڑینگے قرار — اور وہ آتش بھی جاویگی ٹھہر — اُس جگہ پر اپنے وقت دوپہر
دوپہر کو آخر شش نار و نزار — بدحواسی سے کرینگے سب فرار — اور آتش بھی اُسی دستور سے — تیسرے دوڑیگی پھر اُس دور سے
ڈھلتے ہی پھر دوپہر کے ایکبار — لوگ ماندے ہو کے پکڑینگے مقام — اور وہ آتش بھی بدستور نخست — رک رہیگی اپنی جا پر ہو کے سست
چلتے چلتے آخر شش جب ہوگی شام — الغرض وہ آگ سب کو گھیرکھا — جمع کر دیگی میان ملک شام — صبح کو پھر ویسی ہی ہوگی فراز

سن لے اب ذکر قیامت کا جو آتی ہے شتاب — نیست کر دیگی ہر اک ہست کو از نام و نشان

اے عزیز اب سنو یہ حال رقم — گہ وہ آتش ہوگی جب عالم سے گم — تب ہو بھاگ آئے تھے ہر اک مرد و زن — یاد آویگی انھین حب وطن
ہونگے خجلت شام سے سب ایکبار — اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار — پھر کسی اقلیم مین جز ملک شام — ہو ویگا ہرگز نہ آبادی کا نام
آخری یہ ہین علامات عجیب — جو کہ ہونگے خود قیامت کے قریب — ایک آغاز قیامت کا نشان — اسطرح سے ہے جو کرتا ہون بیان

دابۃ الارض کا سن ذکر جو اس عالم مین آئیگا کوہ صفا سے بدلیل و برہان

کہتے ہین یون راویان پاکدین — از حدیث رحمۃ للعالمین — کہ اُفق سے دوسرے دن آفتاب — جبکہ طالع ہوگا باصد آب و تاب

آئیگا تب زلزلہ ایسا عظیم — کہ جو ہی کوہ صفا ہوگا دو نیم — یعنی ایسا سخت لرزہ آئیگا — جس سے وہ کوہ صفا پھٹ جائیگا

اور ہی وہ کعبہ کی پورب طرف — باکمال برکت و عز و شرف — آئیگا اک جانور اُس سے نکل — شکل و صورت مین نہایت بے بدل

ایک سابق اس نکلنے کے دوبار — ہوگا دو ملکون مین اُسکا اشتہار — پہلے تو ہوگا یمن مین آشکار — بار دیگر نجد مین بالاختیار

دونون باری زود تر چھپ جائیگا — بعد اُسکے اسطرح سے آئیگا — الغرض کوہ صفا سے بے قصور — سات شکلون سے کریگا وہ ظہور

اسپ کی سی ہوگی گردن یا ایل — اور مُنہ جون آدمی کا باجمال — پاؤن اُسکے ہونگے جون پاکمل — اور کفل مانند آہو کے کفل

سینگ ہونگے بارہ سنگے کے سے صاف — ہاتھ بندر کے سے ہونگے بیخلاف — اور ہوگی بیل کی سی دُم تمام — اور ہوگا دابۃ الارض اُسکا نام

اور کریگا آدمی کا سا کلام — اک فصاحت اور بلاغت سے تمام — ہوویگا اک ہاتھ مین اُسکے عصا — حضرت موسی کلیم اللہ کا

دوسرے مین ہوگی خاتم ہاتگین — خود سلیمان کی جو تھا سلطان دین — اُسکو پاویگا اُسی کوئی بشر — اور سریع السیر ہوگا اسقدر

اور ہاتھ اُسکے سے کوئی اُس زمان — بھاگ کر ہرگز نہ پاویگا امان — چھان ڈالیگا ہر اک شہر و دیار — تھوڑے ہی عرصے مین جون باد بہار

جو کہ ہونگے مومنان پاک دم — اپنے ایمان کے اوپر ثابت قدم — اُس عصا کو موسوی سے ایک خط — پھرہ ہو جاویگا روشن اس نظیر

جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر — آئیگی اُس انگشتری سے بیگمان — کفر سے نزدیک اور ایمان سے دور

ناک یا گردن پہ کر دیگا نشان — وائے اُن لوگون کی خوبینی پہ — حُر جنکی ہوگی خود بینی اوپر

اُس سے منہ ہوویگے تاریک و تباہ — ہو بہو مانند انگشت سیاہ — بس اِسی دستور از امر خدا — کافر و مومن کو کر دیگا جدا

تاکہ ہر اک کفر و ایمان جزو و کل — ہر کسو پر بے کہے بس جا کھُل — بعدہٗ اس کار سے پاکر فراغ — ہوگا غائب دابہ ای عالی دماغ

ہی بیان اسمین کہ اک باد سے جو ہین مومن سب فنا ہوونگے یک لخت بجز بے ایمان

اسطرح سے راویان ای مرد سعد — کہتے ہین کہ دابہ کے غلبہ کے بعد — اک وکن سے سرد آویگی ہوا — زود مہلک مثل طاعون وبا

اُس سے اکثر ہر کسو کے پر خلل — درد پیدا ہوگا اک زیر بغل — افضل آگے ناقصون کے ہونگے ننگ — ناقص آگے فاسقون کے روبرو

اور ناقص فاسقون کے درد سے مرنے لگینگے سو بسو — کہتے ہین قرب قیامت جون بشر — ہونگے ناطق سب جماد و جانور

اور یہ دیگا خدا اُنکو کمال — اور جو ہونگے بعض بعض ایسے امور — اُنسے بھی کر دینگے اگہ بے قصور

الغرض جب سارے ذی علم و عمل — یعنی ہر اک مومنان پاک دین — اِس جہان سے ہونگے جب رحلت گزین

ہوگا تب اک غلبۂ اہل حبش — شرق سے لے غرب تک یاجوج و وحش — یعنی سب بے زمین پر اہل زنگ — پھیل جاوینگے یکایک بیدرنگ

بعد اُسکے پھر کئی باعزو جاہ — اور بھی ہونگے پیا پے بادشاہ — پھر اُنھون کے عہد مین کچھ اسی طرح — تھوڑی تھوڑی ہوگی پیدا گمرہی

علم کم ہونے لگیگا سہل سہل — ہوگا رائج رفتہ رفتہ کفر و جہل — پھر انھین روزون مین اُسکے سوا — اور اک طرفہ یہ ہوگا ماجرا

مشرق و مغرب کی جانب دو مکان — خسف ہونگے اُن دونون مکانون کے درمیان — ہونگے اُن دونون مکانون کے مکین — منکر تقدیر اور ناپاک دین

پھر اُسی اثنا مین اک تاریک دود — یعنی جو ہون چرخ پر ابر سیاہ — جس سے چھپ جاتا ہی نور مہر و ماہ

آسمان سے پھر زمین پر آکے زود — ایسا چھا جاویگا دنیا مین تمام — کہ بہت گھبرا اُٹھینگے خاص و عام

سارے مومن ہونگے اپنے جی سے تنگ — دود سے رُک جائیگی راہ و سام — سخت ہوگی بدبو حواسی اور زکام

اور ہرا ک کافر برگشتہ بخت — جیسے متوالا کوئی مدہوش ہو — گر پڑے ہو خاک پر بیہوش ہو

کوئی اک دن بعض دو دن کے بعد — آئیگا پھر ہوش مین ای مرد سعد — آئینگے ہوش اپنے مین مستانہ وش

الغرض یہ کشمکش با درد و سوز — ہوگی اک عالم پہ تا چالیس روز — یک بیک دنیا سے اُٹھ جائیگا دود

سن بیان غرب سے خورشید جو ہوگا طالع — بند ہوویگا درِ توبہ بحکم رحمان

کہتے ہین موقوف جب ہوگا دود — صاف ہو جاویگا تب چرخ کبود — اور اُسی اثنا مین سُن ای مرد سعد — پھر مہ ذیحجہ مین عرفہ کے بعد

ہوگی اک شب ایسی تاریک و دراز — خوفناک و پُرملال و جانگداز — کہ بہت گھبرا اُٹھینگے سب کے سب — عہ الٰہی آج یہ کیسی ہی شب

سوتے سوتے خلق سب اُٹھ جائیگی — رات کا اب تک نہین بدلا ہی رنگ — لیٹے لیٹے لڑکے ہو کر بیقرار — ہر گھڑی جاگ اُٹھینگے چیخ مار

اور جہان تک جاگنے ہین جن و دد — مارے بھوکون کے کرینگے شور و غل — دیکھ اُس شب کی درازی کا قیام — نیند ہو جاویگی لوگون پر حرام

سوتے سوتے لوگ سب جھوٹے بڑے — ہونگے حیران اپنے بستر پر پڑے — اور ہو کر بیقرار اکثر بشر — ہونگے تائب اپنے اپنے جرم پر

یعنی جو ہمنے کیا جرم و قصور — اوسپہ توبہ کرتے ہین ہم یا غفور — ہوگی تگنی چوگنی وہ رات جب — خاص اُن راتون سے جو ہوتی ہین اب

تب نمایان ہوگا اک نور فلق — جانب مغرب بتشبیہ شفق — ہوگا طالع جون خسوف آفتاب — باقلیل النور قرص آفتاب

سارے اُسدن مردزن بے اشتباہ — سب مقر ہونگے بتوحید الٰہ — اور تائب ہونگے سب آپس مین مل — اپنے اپنے جرم پر از جان و دل

پر نہوگی اُس زمان توبہ پسند — کیونکہ باب توبہ ہو جاویگا بند — متفق ہو کرتے ہین سب راویان — اسطرح سے باب توبہ کا بیان

کہ وہ در باوسعت ہفتاد سال — روز اول سے کھلا ہی تا بحال — اور قایم ہی وہ مغرب کی طرف — یمنت آمود باعزو شرف

الغرض مغرب سے بالائے سپہر — مرتفع ہو کر باین مقدار مہر — جیسے آتا ہی بوقت چاشتگاہ — بعدہ لیگا اُسی جانب کو راہ

یعنی پھر ہوگا اُسی جانب غروب — جیسے مغرب مین سدا جاتا ہی ڈوب — دوسرے دن سے بدستور قدیم — شرق سے نکلیگا با جرم سلیم

تب سے تا روز قیامت بے ملال — ہونگے باقی ایکسو اوبیس سال — یعنی اُس دم تک کہ ہوگا صور دم — تا زمین و آسمان سب ہونگے عدم

بکریون بھیڑون کے اکثر مرض — ہوتا ہی گردن مین پیدا الغرض — ایک ہی شب مین فقط یزدان پاک — اس مرض سے انکو کردیگا ہلاک

جسطرح قوم ثمود از قہر رب — مر گئی تھی ایک ہی صیحے سے سب — تب سنینگے ابن مریم یہ خبر — جب کھولکر قلعے کا در

اپنے لوگون سے کہینگے اسقدر — مرگئے دیکھو تو وہ سب بدصفات — یا کسی کی ہی ابھی باقی حیات

مارے بدبو و تعفن کے مگر — کوئی بھی باہر نجا ئیگا بشر — ہونگے پھر داعی بدرگاہ مجیب

اور اصحاب آپکے چھوٹے بڑے — آئینگے کچھ طائر گردن دراز — آئینگے کچھ طائر گردن دراز

جنکو عنقا کہتے ہین اہل عرب — فارسی کہتے ہین سیمرغ انکو سب — رکھتے کوہ قاف مین ہین آشیان

الغرض اگر انھین چڑیون کی دل — بعض لاشون کو وہین لینگے نگل — جابجا سے دینگے جا دریا مین ڈال

اور ان لاشون کا جو خون دراز — ہوگا بالائے زمین ای پاکباز — برسیگا چالیس دن تک ایک لخت

ہونگے جو کچھ خام اور پختہ مکان — سب ٹپک پڑینگے اُس سے اُس زمان — زندگی بخش آبحیوان کی صفت

اور بہت ہوگا مبارک وہ مطر — سب کے تئین کیا آدمی کیا جانور — طاعت و احسان پہ باندھینگے کمر

سب کے دل سے کینہ و بغض و غرور — سر بسر یک لخت ہو جاویگا دور — بحسد پیدا ہو جیسے طفل آج

اور علاوہ اسکے سن ای باصلاح — سارے حیوانون مین ہوگی یہ صلاح — گرگ و مار و پلنگ و شیر و گرگ

سو ہونگے اُس زمان ایذا رسان — ہوگا ایسا صلح انکے درمیان — سب رہینگے متفق ہو بے حسد

قاف سے تا قاف دین احمدی — ہوئیگا شائع بعون ایزدی — خلق سے یک لخت سب ہو بیگانہ

اور جوجا جوج و ماجوج اپنے بعد — چھوڑ کر مر جائینگے ای مرد سعد — جون نیام و نیزہ و تیر و کمان

سو وہ ایندھن ہونگے سب بے شک و شک — سب خلائق کے لیے برسون تلک — یا کہ اسپار و دگر مانند آن

بعدہٗ لوگون مین کچھ قدر قلیل — ہوویگی نفسانیت سے قال و قیل — ہوگا شائع خلق مین تا ہفت سال

استقامت آپکی سب کے بحال — ہوگی اس دنیا مین پینتالیس سال — اور یہ احوال سارا موبمو — حضرت عیسیٰ کے ہوگا رو برو

بعدہٗ از حکم رب العالمین — ہونگے راحل جانب خلد برین — اور کرینگے وہ رسول حق نکاح — ہوگا اک فرزند پیدا با فلاح

آئینمین مذکور ہی جو چرخ سے اک رد دسیاہ — ہوگا نازل بہ زمین از پس خسوف و ہمکان (صفحہ ۱۲)

بعد اسکے سن لے با گوش ہمہ — اس روایت کو تو مجھسے ای عزیز — اس جہان سے جانب خلد برین

بعدہٗ تب آپ کا قایم مقام — اک خلیفہ ہوویگا جیاہ نام — اور وہ ہوگا از رئیسان یمن — قوم قحطان سے باخلاق حسن

عادل و اقبالمند و دین پناہ — راسخ و ثابت بتوحید الٰہ — عدل اور انصاف سے اُسکے تمام — خرم و شاداں رہینگے خاص و عام

بعدہٗ از حکم شاہ پُر شکوہ — جا کے معماروں نے بین ہر دو کوہ — غور سے خوب اُس جگہ کو دیکھ بھال — وسعت رفعت پہ اُسکے کر خیال

اُنمیں از حکمت و تدبیر و رائے — ساٹھ گز کی چوڑی کی اُسکی بنائے — اِک طرف سے سب وہ بنیان عظیم

تانبے کو پگھلا کے نیچے ڈالتے — لوہے کے ٹکڑے اوپر بیٹھاتے — یونہیں کرتے کرتے بے ریب و خلل — دی ملا تا قلۂ ہر دو جبل

اسطرح سے وان پہ باصد جہد و کد — شاہ ذوالقرنین نے باندھی ہے سد — ہو اگر کچھ فرق اِس تحریر مین — دیکھ لے جا کہف کی تفسیر مین

ذکر ہی اسمین جوجا ج و ماجوج خبیث — منتشر ہونگے بہر سو پئے تخریب جہان

اسطرح فرماتے ہین اہل حدیث — گہ جو ہین یاجوج و ماجوج خبیث — رہتے ہین مشغول وہ ناپاک کثیر — کھودنے مین سد رو مین کے شریر

یعنی اُس دیوار کو لیل و نہار — کھودتے رہتے ہین وہ سب بے شمار — پھر اوسی دستور اول پر سدا

لکھتے ہین پھر راویان باصفا — اسطرح سے کہ بعد مصطفےٰ — ہو گیا تھا ایک سوراخ اسمین یون — گہ ہو حلقہ دونون انگشتون کا جیون

یعنی چون سبابہ و انگشت نر — پہ نہ تھا ایسا کوئی شخص اسمین جا — یا اُدھر سے کوئی اِس جانب کو آے

اُس زمان یہ شد جب ہوگی سست — تب تحمل آوینگے وہ ناحق پرست — گوہ سے نکلے ہی جون ٹیڑی کاول

جو کہ طبرستان مین اِک چشمہ ہی آب — کہتے ہین طبری بحیرہ اُسکو سب — اور مربع المقدر وہ آبگیر

کہ ہر اک جانب ہین اُسکے اہی اہی — ہی مسافت سات یا دس کوس کی — آب اُس تالاب کا پی جائیگا

جمع اخری جب کہ پہونچیگا وہان — آب کا ہرگز نہ پاویگا نشان — اور کبھی شاید کہ اسمین آب تھا

وان سے پھر کرتے ہوے ظلم و فساد — منتشر ہونگے اطراف بلاد — درپئے مردم خوری و قتل و بند

مارتے اور لوٹتے یونہین تمام — جبکہ پہونچینگے میان ملک شام — تب کہینگے اپنے دل مین بیخلاف

کہ زمین پر ہم سوا جنس بشر — کوئی بھی مطلق نہین آتی نظر — مارینے اُنکو بھی ملکر اِس زمان

یہ ارادہ کرکے دل مین وہ شریر — آسمان کی سمت پھر پھینکینگے تیر — یعنی جو ہین آسمان اوپر ملک

تیر اُنکے سب بحکم ذوالجلال — خون سے آلودہ کرکے دینگے واپس — اور جانینگے کہ پائی اب فراغ

جو تھے اہل ارض و سکان فلک — سب ہوے مقتول از انس و ملک — ہم سوا باقی نہین ہی اِس زمان

پھر اُنھین وقت زمان میان حصن طور — یہ تماشا دیکھکر اہل فلک — ہوگا ایسا قحط لوگون پر ضرور

اب کردن مین نرخ غلہ کیا عیان — دیکھکر تنگی باین نوبت صریح — گہ فقط اِک گاو کا سر بے ستم

اور صحابی آپ کے جو ہونگے سب — حضرت حق مین مناجات و سئول — ہونگے داعی حضرت حق مین مسیح

اِک مرض ہوتا ہی غایت پر تعب — کہتے ہین اُسکو نغف اہل عرب — سودہ ہوتا ہی فقط اک دانہ سا — دو ہین فوراً اُس زمان ہوگی قبول

یک بیک ہلاک مثل طاعون و وبا

آئیگا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

بعد ازین سب ناویان بے نفاق — یون روایت کرتے ہین بالاتفاق
کہ امام مہدی فرخندہ فال — اس جہان سے جب کرینگے انتقال — تب وہ سارا رتق و فتق سلطنت — اور مہمات امور مملکت
اور مدار دین و دنیا سر بسر — ہوگا سب موقوف روح اللہ پر — اور ہونگے اُس زمان سب خاص و عام — مستعد راہ شریعت پہ تمام
پھر اسی اثنا مین ہوگی آشکار — حضرت عیسیٰ کو وحی کردگار — اس نمط کے لائینگے اب ہم بیان — آفرینش اپنی سے کچھ بندگان
ہونگے وہ سب بانی ظلم و جفا — اور نہایت بیحیا و بے وفا — کوئی اس عالم مین از روے وجدان — اونپہ کریگا سبقت کیا مجال
قتل و غارت سے اُنھون کے مردمان — کوئی بھی ہرگز نپا دینگے امان — ہی جو کوہ طور کے اوپر حصار — سخت بنیان و بلند و استوار
اپنے سب لوگون کو اب بے اشتباہ — دیجیے اس حصن مین جا کر پناہ — دیکھ روح اللہ اس منشور کو — ہونگے رخصت لوگ لیکر طور کو
پھر اسی اثنا مین با جمع کثیر — جو کہ ہین یاجوج و ماجوج شریر — سد ذوالقرنین کو کر کے شگاف — یک بیک باہر نکل آئینگے صاف
ہونگے مور و ملخ سے بھی زیاد — دل کے دل وہ بانی ظلم و فساد — پھیل جائینگے جہان مین مثل موج — جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج
اور کرینگے قتل و غارت سے تباہ — ایک عالم کو وہ سارے روسیاہ — کہتے ہین کہ جو تھا یافث ابن نوح — اُسکی دو اولاد ہین اے پر فتوح
اور ملک انکا ہی اقصاے شمال — ہفت کشور کے پرے ہین یہ جبال — یعنی کوہستان مین اوتر کی اور — اور ہی اُسکے پرے دریاے شور
آب مین اُسکے ہی غلظت اسقدر — کہ نہین اُس جا ہی کشتی کا گذر — اور لب دریا پہ ہین دو کوہسار — شرق سے تا غرب مانند جدار
اور بالائی مین ہین وہ اسقدر — گویا اُنکے چرخ سے گھستے ہین سر — آگے اک گھاٹی تھی اُنکے درمیان — جس طرف سے آتے تھے وہ موذیان

سد ذوالقرنین جو سکندر کی ہی بین دو جبل — سن بنا اُسکی ہی اسطور سے اے جان جہان

جو کہ ذوالقرنین تھا سلطان دین — صاحب تخت و زر و تاج و نگین — ہفت کشور مین وہ شاہ بے نظیر — یون تھا جیسے چرخ پر شمس منیر
اپنی دار السلطنت سے ایکبار — سیر عالم کو چلا وہ شہریار — سیر کرتے کرتے با فوج و سپاہ — پہونچا جا اُس ملک مین ٹھہر کے راہ
قوم نے دیکھا جو وان کی یہ ہجوم — آہوے نالان میان بارگاہ — اور لگے کہنے کہ اے گیتی پناہ — ہم ترے پاس آئے ہین سب مستغیث
جا نا آخر ہی یہی سلطان روم — اُنکی گھاٹی سے وہ آتے ہین نکل — ہمکو ہوتا ہی اُنھون سے درد سر — از شر یاجوج و ماجوج خبیث
جو کہ ہین اس ملک مین یہ دو جبل — جو کہ فرماؤگے ہم دینگے خراج — لوٹ لیجاتے ہین سارا مال و زر — آپ سے گر ہو سکے اسکا علاج
تا نہ آنے پاوین وہ ناحق پسند — بادشہ نے سُنکے یہ قصہ تمام — ہو کسی تدبیر سے یہ راہ بند — در جواب اُسکے یہ فرمایا کلام
کہ نہین ہی جربہ پر میرا خیال — پر ہی اک تدبیر مشکل بے شمار — ہو سکے گر تُم سے یہ محنت کا کار
حسب حاجت مجکو بے گفت و شنید — اور اُسی مقدار لے آؤ نحاس — تا بعون حق کرون محکم اساس
الغرض اُن مدعا خواہون کو تمام — حسب فرمان شہ عالی مقام — آہن و مس وان پہ لاکر بیشمار — کر دیا سب جمع اک انبار وار

کہ نماز اُس روز ہوگی کس نمط — سال بھر کی یا کہ اک دن کی فقط — یون لگے فرمانے با اصحاب دین
کہ نماز اُن یہ تخمین بے قصور — ہوویگی اک سال کی پڑھنی ضرور — اسطرح دیتے ہین اُسدن کی مثال
بعض دن جو چرخ پر ابر مطیر — ڈھاک لیتا ہی رخ شمس منیر — ہو نہین سکتی ہی مطلق اہی تمام
پھر یہ تخمین و تحری ہر نماز — پڑھتے ہین اُس دن سب اہل نیاز — ورنہ پھر واللہ اعلم بالصواب

اس روایت مین ہی مذکور کہ مہدی و مسیح — جو کہ ایمان پہ رہے دینگے اُنھین امن و امان

اسطرح گویا ہی اخبار صحیح — کہ امام مہدی و حضرت مسیح — کرکے یہ ساری مہمات انفصال
سیر فرمان ہونگے اطراف بلاد — ساتھ لیکر فوج بہر عدل و داد — کیونکہ جو جو صاحب ناموس و ننگ
اور جھون کے لٹ گئے تھے خانمان — اس مصیبت سے وہ آئے تھے بجان — پر رہے تھے اپنے ایمان پر درست
دینگے اونکو مال و زر حسب المراد — اور کرینگے ہر نمط سے اُنکو شاد — اور جو اپنا چھوڑ کر شہر و دیار
اونکو اونکے شہر مین آباد کر — اور عطاے بیکران سے شاد کر — پھر نصاریٰ کے اوپر بہر جہاد
فوج کو فرمائینگے پھر جا بجا — کہ کرو تنبیہ اس فرقے کو جا — مارو خنزیر انکے اور توڑو صلیب
اور یہ بھی اُنسے جا کہدو ذری — کہ جو اپنی چاہتے ہو بہتری — تو کرو تم دعوت ایمان قبول
وہ نہین ہی اُنسے جزیہ کا سوال — اس زمانہ مین روا الا قتال — اُنکے یہ نصرانیان سب بے نکیر
سارے وہ شرک و ضلالت کے مقر — ہونگے توحید و رسالت کے مقر — اور طفیل مہدی عالی نژاد
عدل سے اُنکے ہر اک شہر و دیار — تازہ و تر ہوگا جون باغ و بہار — اور سراسر دین پہ نو سر سے تمام
یون رقم کرتے ہین اکثر راویان — آپ کے عہد خلافت کا بیان — کہ یہان پر وہ امام باشعور
عمر ہوگی اُس زمان چل سال کی — اُس شہنشاہ بلند اقبال کی — بعدہ عہد خلافت بے ملال
یا کہ نہ سال از روایات صحیح — اس سے یون معلوم ہوتا ہی صریح — کہ خلافت با فراغت ہفت سال
بعدہ مدت مین ہشتم سال کی — ہونگے وہ تدبیر مین دجال کی — پھر نہم مین وہ امام نیک نام
اس روایت پر اگر کیجے قیاس — ہوتے ہین سن عمر کے اک کم بچاس — بعد اُسکے وہ امام باصفا
سونپ کر عیسیٰ کو اُس دین کا مدار — ہونگے راحل جانب دار القرار — اور عیسیٰ ہی کے ہاتھون سے تمام
اور پڑھینگے آپ ہی باصد نیاز — جاکے مہدی کے جنازے کی نماز — کر چکینگے دفن جب تب وہ رسول

ای محمد کیون نہ گذرے دل پہ شاق — اسمین مذکور ہی جو بہر خروج یاجوج — صدمہ ہجر محب بے نفاق

وہ کرینگے معذرت کہ اے امام — کیونکہ اس دین مین تمہارے لا کلام — بعضے تم مین سے ہین بعضون پر امام

اسلیے لازم ہی ہمکو اقتدا — آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام — پیشوا ہوکر پڑہائینگے نماز

بعد ازین جب پڑہکے پائینگے فراغ — آپ کے پیچھے کہ ہو تم مقتدا — آپ چلیے یان سے لشکر کی طرف

اپنے ہاتھون کیجیے حسب المراد — مہدیٔ عالی نسب روشن دماغ — آخرش مہدیؑ بصد عجز و نیاز — عرض نہین یہ آپ ہی کیجے قبول

آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود — انتظام فوج و سامان جہاد — تب کرینگے ای رسولِ ذی شرف — چرخ سے آیا ہون یان بہر وخاک

کیونکہ ہی موقوف اِن کا فر کی موت — آپ اسمین خوب ہین کارآزمود — پھر کرینگے عذر وہ حق کے رسول — سیر ہی ہاتھون کے اوپر وقت فوت

اسطرح فرماتے ہین اہلِ خبر — ہین فقط دجال کو کرنے ہلاک — از حدیثِ حضرتِ خیر البشر

کہ امام مہدی وا لانزول — اسمین مذکور ہی جو لشکر مہدیؑ سے مسیح — لشکر دجال سے کرحق کو یاد

حضرت عیسیٰ بھی با صد نیب و فر — جاکے دجال کو ماریںگے بیک ضرب سنان — دور رس اُسوقت جون تیر نظر

بس جو کوئی آئیگا پیش نظر — بعد اُس شب کے بوقتِ بامداد — ہوگا پران چھوڑکر خاکی قفس

پھر تو یون بھاگینگے ہر اک دد سے — جا مقابل ہونگے باعزم جہاد — تب تو وہ معلوم کر اس حال کو

دفعتہ بھاگیگا اِس انداز سے — جا مقابل ہونگے لے تیغ ظفر — ہونگے پھر اُسکے تعاقب مین دوان

لکھتے ہین راوی کہ ہی وان اک مقام — اور ہوگا آپ کا دم اسقدر — کہ گریگا پشت خر سے کھاکے ٹھوکر

یعنی باب لد پہ دجال قبیح — گر پڑیگا مضمحل ہو خاک پہ — یعنی از فوج ظفر موج امام

کہ کے یورش لشکر اعدا مین دود — مرغ روح ہر یہود از یک نفس — کہ پناہ دینگے کہین جاے پناہ

گر چڑہیگا کوئی بالاے شجر — دیکھتے ہی سایہ جیسے نور سے — ہی چڑہا مجھپر یہود تیرہ بخت

اور یونہین وہ حجر کہدیگا زود — جب یہ پہونچیگی خبر دجال کو — جاکرینگے غازیان فتح مند

کہتے ہین راوی کہ عرفہ کا درخت — زاغ جون بندوق کی آواز سے — بلکہ حامی ہو چھپاویگا اُسے

خلق مین دجال ملعون کا قیام — حضرت عیسیٰ بھی باصد نیب و فر — ہوویگی چالیس دن اُسکی حیات

کہتے ہین پھر راویان راست گو — باب لد پہ یہ دجال قبیح — سال بھر کا ہوگا اُسدن کا طول

دوسرا دن بعدہٗ مقدار ماہ — کرچکیگا جس روز دجال جہول — باقی ہونگے اپنے ہی معمول پہ

بعضے راوی کہتے ہین ای بانیان — ہونگے بس تین دن اِس طول پہ — قید کردیگا فلک پر آشکار

لیکن اُس کا فر کو یہ طاقت کہان — اُن دنون خورشید کو وہ نابکار — جاکیا ختم رسل سے اسکا ذکر

یہ بھی ہی کچھ حکمتِ رب جہان — ایک روز اصحاب دین نے کرکے فکر

ہر کہان وہ بدسرشت و بدصفات
اُس سے کرنی ہی مجھے دو ایک بات
لوگ اوسکی سن یہ گفتار کرخت
طیش کھاوینگے اُسپر ایک لخت

کہ جناب پاک کا لازم ہے خشم
نام لے ہی اِس نمط یہ شوخ چشم
کہ ہی اسکو مارنا لازم ہو تیغ
بعض کافرون کہینگے بیدریغ

اور ہونگے بعض مانع اسمیں سب
کہ دمت قتل بے فرمان رب
بعض اسی اثنا مین سن یہ قیل و قال
جاکرینگے اوس لعین سے عرض حال

سُنکے یہ ہوویگا وہ ناحق شناس
کہ شتابی لاؤ اوسکو میرے پاس
آخرش لاوینگے جا اُس پیر کو
اوس لعین کے روبرو تعزیر کو

آتے ہی وہ پیر مرد تیز ہوش
یون کہیگا اُس لعین سے کھاکے جوش
تو ہی ہی دجال اندرے حدیث
تو ہی ہی دجال اندرے حدیث

حال تیری صورت و سیرت کا گل
کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
سرکش و گمراہ بھی حد سے زیاد

سُنکے یہ تقریر وہ خانہ خراب
کہ اسی دم ایک آرہ جلد لا
چیر ڈالو اسکو سر سے تا بپا

دو ہین حسب الحکم دجال شریر
پھر کہیگا وہ شقی روسیاہ
اپنے لوگون کی طرف کرکے نگاہ

کہ تمھارے سامنے الیمردمان
تا تمھارے لوح دل سے حرف شک
دیکھ یہ قدرت مری ہوجا ملک

سب کرینگے عرض اُسکے روبرو
کہ ہین اب بھی نہین شک ایک سو
ہمکو تو تیری خوشی مرغوب ہی

پھر اوسے فی الفور وہ دیگا جلا
دونون ٹکڑے تن کے اوسمین ملا
یعنی تو دجال ہی ای پر عتاب

یونہین تھے فرماگئے خیرالبشر
کہ جلا دیگا مجھے تو مار کر
ذبح کرڈالو اسے ترس و باک

لوگ یہ سنتے ہی اک تلوار لا
بے تاسف اُسکا کاٹینگے گلا
ایک سر مو بھی نہین ہوگا گزند

پھر کہیگا اسکو تم جاکر شتاب
ڈالو آتش مین کہ ہو جلکر کباب
کچھ نہوگا تو بھی نقصان و زیان

سرد ہو جائیگی وہ آتش تمام
جون تھی ابراہیم پر بعد سلام
سخت ہوگا اپنے دل مین تو پشیمان

اور اُسکے لوگ بھی سب خاص و عام
غرق ہونگے بحر حیرت مین تمام
پھر جلانے پر کسی کے زینہار

سلب ہو جائیگا سب اُسکا کمال
پھر جلادے کوئی مردہ کیا مجال
شام کی جانب کریگا وہ فرار

جبکہ پہونچیگا قریب شہر شام
کہتے ہین جسکو دمشق ای نیکنام
رونق افزا مہدی آخر زمان

اور آمد اُسکی سن اُس آن مین
ہونگے شاغل جنگ کے سامان مین
عصر کی ہوگی اذان بہر نماز

سن وہان سے وہ امام ذی شرف
لائینگے تشریف مسجد کی طرف
آگے پیچھے صف بصف چھوٹے بڑے

دو ہین امر حق سے فوراً دو ملک
حضرت عیسی کو از بام فلک
لنگر شرقی پہ لائینگے اُتار

نردبان لوگون سے منگوا کر صریح
پھر زمین پر دو ان سے اُتریگے مسیح
حضرت عیسی ملاقی ہونگے جب

اُنکے تعظیم اُنکو با صد احترام
پاس بٹھلائینگے اپنے وہ امام
آپ ہی کیجے امامت ہوکے پیش

لوگ اوسکی سن یہ گفتار کرخت
بعض کافرون کہینگے بیدریغ
بعض اسی اثنا مین سن یہ قیل و قال
آخرش لائینگے جا اُس پیر کو

کہ تجھے مین جانتا ہون اے خبیث
کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
سرکش و گمراہ بھی حد سے زیاد

کہ اسی دم ایک آرہ جلد لا
پھر کہیگا وہ شقی روسیاہ
اپنے لوگون کی طرف کرکے نگاہ

تا تمھارے لوح دل سے حرف شک
اور جو یون ہووے تو بھی خوب ہی
زندہ ہوکر پھر یہی دیگا جواب

پھر کہیگا وہ شقی ہوخشمناک
یک اُسکے تن سے اذام خدا
آگ مین ڈالینگے جب وہ موذیان

دیکھ اِس احوال کو وہ نابکار
بعدہٗ اُسکو نہ ہوگا اقتدار
پھر وہان سے ہوکے ناوقت فرار

اور وہین پر ہونگے بے ریب و گمان
جامع مسجد مین پھر ای باینیاز
جو ہین سنینگے جماعت پر کھڑے

اپنے کندھون پر شتابی کر سوار
بعدہ با مہدی والا نسب
اور کہینگے ای رسول پاک کیش

اور بڑا اک باغ نام اوسکا بہشت — تازہ تر پر میوہ و زیبا سرشت
اور جو ہونگے اوسکے یار جان نثار — دیگا رہنے کو اونھین باغ بہار
اور وہ باغ خوش ہوا ای خوش طرف — کافرون کے حق مین جین نا موافق
جسکے تہین چلیگا دیگا بیشمار — اور نچا ہیگا نہ دیگا زینہار
جبکہ جاگذریگا اونپر وہ شریر — اور جو ہونگے کافران ردیہ
پھر زمین سے کہیگا بیگمان — تب کہیگا ابر سے جلدی برس
یعنی تم سب فربہ و پر گوشت ہو — اور درختون سے کہیگا کہ پھلو
اور جو ہونگے اوس سے برخلاف — بس خدا کے حکم سے بے کم و کاست
بعد اوسکے تیسرے سال آشکار — کہتے ہین دجال کے پہلے دو سال
جب کریگا حکم اوسکو وہ دغل — تب روان ہوگی نکل کر آشکار
اور بعضون سے کہیگا برملا — تب تو جانوگے مجھے معبود حق
حسب فرمان پھر شیاطین لعین — آئینگے باہر زمین کر کے شگاف
یون بھی اکثر ست ایمان انکر — ہونگے اوسپر معتقد حق جانکر
گو کہ دیکھینگے ہزارون ہی طلسم — اپنی آنکھون سے بہر آئین و رسم
بلکہ بھو لینگے وہ اپنی بھوک پیاس — ہونگے یا دحق مین یون وہ حق شناس
اور بہت سے مرتدونکا لے ہجوم — جاکے پہونچیگا مین مین کر کے دھوم
جب فرشتون کی حفاظت ہیگی — اوس جگہہ دیکھیگا ہر سو آشکا
اون نون جاگیگی شر کی فصیل — اوسمین ہونگے سات در بے قال و قیل
مستعد استادہ با تیغ و علم — تا کرین دجالیون کا سر قلم
کہ نہوگا اب کسی ڈھب سے گزار — اس مکان بالامان مین زینہار
کہ جو ہونگے شہر مین بد اعتقاد — جون منافق اور اہل ارتداد
پھر جو بھاگینگے نکل اوس حال مین — جا پڑینگے فتنۂ دجال مین
بھاگرا اوسکی فوج مین مانند شیر — بھیجا با گھس پڑیگا وہ دلیر

دشمنون کو اپنے وہ ملعون بد — آگ مین ڈالیگا از روے حسد
پر حقیقت مین وہ نار شعلہ بار — مومنون پر ہوگی جیون باد بہار
اور رکھیگا آب اور پختہ طعام — ساتھ اپنے وہ لعین بے عقل خام
اور جو ہونگے کافران ردیہ — اوسکے تہین بوجھینگے خاص انبا آلہ
تب کہیگا ابر سے جلدی برس — ابر برسائیگا پانی دو مین بس
اور درختون سے کہیگا کہ پھلو — اور موا شی سے کہیگا سن یہ لو
بس خدا کے حکم سے بے کم و کاست — ہوویگا ویسا ہی سب کچھ راست تمام
کہتے ہین دجال کے پہلے دو سال — قحط سالی ہوگی عالم مین کمال
اور جو دولت زمین مین ہوگی گڑی — مدتون برسون سے پوشیدہ پڑی
تب روان ہوگی نکل کر آشکار — پیچھے پیچھے اوس لعین کے سایہ وار
تب تو جانوگے مجھے معبود حق — نیت خالص سے اپنی بے رمق
آئینگے باہر زمین کر کے شگاف — اونکے ہوا باپ کی ہشکل صاف
پر جو ہونگے اپنے ایمان پر قوی — وہ نہین کرنے کے اوسکی پیروی
اونکے تہین محفوظ رکھیگا خدا — فتنہ و آشوب سے اوسکے سدا
الغرض پھر یونہین وہ خانہ خراب — سیر کرتا چند ملکون کی شتاب
پھر وہان سے جانب بیت الحرام — ہوگا راہی وہ لعین زشت فام
تب تو پھر بھاگیگا ہو کر بدحواس — سمت کو شرب کے وہ ناحق شناس
ایک اک در پر بامر کردگار — ہونگے دو دو ملک دار و نصہ دار
شہر کا دیکھ اس نمط پر بندوبست — رعب مین آجائیگا وہ خود پرست
پھر اونھین روزون وہان بیفائدہ — تین بار آئیگا ایسا زلزلہ
سب نکل بھاگینگے ہو کر خوفناک — شہر کے باہر اڑاتے سر پہ خاک
بعد اوسکے اک بزرگ تیز ہوش — شہر سے نکلیگا با جوش و خروش
اور سب لوگون سے پوچھیگا کہ تم — کہ مجھے دجال کو تم دو بتا

اور کھینچینگے باواز بلند — نعرۂ تکبیر وہ سب ارجمند — ہوویگی دیوار جو اطراف شہر — کہتے ہی تکبیر باآواز جہر
یمن سے نام خدا کے بخلاف — گر پڑیگی دفعتہً ہو کر شگاف — کرکے یورش تب وہ مردان دلیر — گھس پڑینگے شہر مین مانند شیر
اور وان کے کافرونکو مار کوٹ — سب متاع و مال انکا لینگے لوٹ — جبکہ ہر اک کافران نابکار — ہو چکینگے واصل دار البوار
تب کرینگے پھر وہانکا انتظام — قاعدے پر عدل و احسان کے تمام — اور کرینگے جسے بیعت کو شروع — اس جہان مین وہ امام فرخ خضوع
تب سے پھر اس فتح تک اس بات کا — ہوگا عرصہ چھ برس یا سات کا — اور بخوبی سلطنت کا انتظام — کرنے مین شاغل رہینگے وہ امام
اتنے مین پھر اک خبر وحشت اثر — اسقدر لوگون مین ہوگی منتشر — یعنی کیا بیٹھے ہو دجال آیا ہی — خاندان پر سب کے آفت لایا ہی
اس خبر کو سنکے وہ عالی جناب — ہونگے عازم شام کی جانب شتاب — اور پہلے ہی سفر مین وہ امام — مقتدائے امت خیر الانام
اسکی تحقیقات کو اک نوسوار — آگے آگے بھیجینگے جاسوس وار — اونکے حق مین خاتم الانبیا — یونہین فرماتے کہ بے ریب و ریا
جانتا ہون اونکا مین نام و نسب — اور ہلکا اونکے سب گھوڑون کا رنگ — ہوگا جیسا خواہ ابلق یا شرنگ
ہونگے وہ مقبول رب العالمین — اونسے پھر دریافت ہوویگا کہین — اب تلک دجال بدبخت کہان
بعد اسکے وہ امام راہبر — اوسجگہہ سے ہونگے آہستہ خرام — ملک کا کرتے ہوئے سب انتظام
کچھ دنون کے بعد پھر اک دن عجوج — ہوگا اوس دجال ملعون کا خروج

اسمین مرقوم ہی احوال خروج دجال حسب اخبار صحیحہ و سند بے بہتان

کہتے ہین دجال کو لے بانمود — ہونگے پیچ و مرکب اوسکا سہ سو — اور ہوگی کور اوسکی چشم راست — مثل انگور کلان بے کم و کاست
رنگ گورا قد دراز و موے سر — ہوگا لوگون مین لقب اوسکا مسیح — پہلے سب کے ہوگا اوس ایام مین — اشتہارا اوسکا عراق و شام مین
جبکہ نکلیگا یہان پر وہ قبیح — سب سے لاف دعوی پیغمبری — یعنی مین آخر زمان کا ہون رسول — سب کرو تم میری دعوت کو قبول
اور مارینگا وہان وہ مفتری — ہوگا داخل جب میان اصفہان — تب خدائی کے اوپر وہ نابکار — لاف زن ہوگا وہان ہم عون و یار
پھر وہان سے رفتہ رفتہ ناگہان — شخص از قوم یہود نابکار — جان و دل سے ہونگے سب اسکے شریک — بوجھکر معبود اپنا ٹھیک ٹھیک
کہتے ہین اوس شہر کے تئین ہزار — اوسکے ہاتھون سے میان ہلاد — ہوگا جس اطراف مین اسکا گذر — وانکے لوگون سے کہیگا اسکا
اور برپا ہونگے انواع فساد — جان و دل سے ہو متقرای مردان — اور کرتے ہین ہدایت راہ یان — عرہ برائے امتحان بندگان
کہ الوہیت کے میری ہے گمان — اوسکے ہاتھون سے بحکم کردگار — ہونگی ظاہر خرق عادت بیشمار — اور حروف کافر اسکے باوجود
اوسکی پیشانی پہ ہونگے نمود — دیکھتے ہی اوسکی شکل زشت فام — بوجھ لینگے خواندے ناخواندے تمام — کہ یہی دجال ہی جسکی خبر
دیگئے خود حضرت خیر البشر — اور نہ پہچانیگا کوئی زینہار — جز مسلمانان عالی اقتدار — اور ہوگا ساتھ اوسکے شعلہ دار
نام دوزخ اک بڑا انبار نار

ہارے اُسدن حضرت رب العلا
اور وہان پر اُس نصارا کی سپاہ
اور باقیماندہ با جمع قلیل
خوب سے دے دے کے انعام و امان
کیونکہ اکثر خانمان کے خانمان
خانمان کے خانمان جب پل کے بیچ
آلگا سینے پہ جب تیر قضا
سیم و زر سے کمین پھرتا ہی حرص
سنگ دنیا مین بلا ریب یہ سب اہل دول
دیکھ اس ہمت عالی کو کہ سلطان بلخ
اِس روش شاہون کی گنج قناعت مین ہی
دیکھ قارون کی طرف دیدۂ عبرت سے ذرا
گو کہ شیرین ہی مزے مین تمہارے مال و منال
گوئی دیتا ہے یہ لیجائیگا اعمال سوا
چھوڑ اس مال کی الفت سمجھ اسکو عدو
کل جو اِس باغ عدم مین گل عنایت کھلے
جملہ ساکنات جہان غرہ شوکت فاست
کہتے ہین کہ غازیان بے نظیر
کشور اسلام کے تب انتظام
اور افواج ظفر امواج کو
اور خود وہ حضرت عالی دماغ
آخرش پہونچینگے جا وہ پاک یوم
کشتیون مین کرکے اُن سبکو سوار

ایسی دیگا فتح کامل با مراد
ہوگی اِس مقدار سے قتل و تباہ
سو بسو بھاگینگے ہو خوار و ذلیل
غازیون کے تئین کرینگے شاد و مان
ملگئے خاک زمین مین اُس زمان
لگئے ہون جسکے اک مقتل کے بیچ
کیا ہی چارہ غیر تسلیم و رضا

غزل

کھاتے ہین روز و شب اس دولت بیدار کا غم
گو وہ تھا حسن اور رنگ و زر و تاج و علم
گو دگر بار اس سوال پارانہ قدم
لیگیا یان سے نہ کچھ سر پہ بجز بار ندم
لیک تاثیر مین کمتر نہین ہرگز از ہم
ملک کھتا ہوا گرچہ زعرب تا بعجم
جسنے شوہر کیے بہتیرے مثال ستم
سب ہوا ہوگئے وہ آج مثال شبنم
ہیچ باقی نتوان ماند بجز ذات قدم

جیسی آنحضرت کو یا چندے نفر
گو دماغون مین اُنھون کے کچھ ذری
بعد اُسکے وہ جناب مستطاب
پر نہوگا کوئی خوش اُس گنج سے
زندہ رہجائیگا کوئی سو مین ایک
مال لے تب وہ ہوگا شاد حال
مال سے خوش ہون حریصان جہان

غزل

کچھ خیال اُنکو نہین عاقبت اندیشی کا
جبکہ دیکھا کہ ہی اس دولت فانی کو زوال
خاک سر پر نہ اوڑا تاج ریاست کے لیے
مال کیا مال ہی اعمال سوای غافل
آج یان تجھسے ہو جو کچھ لے تو سامان سفر
جو کچھ دنیا ہی بلا ریب عدو ہے عقبیٰ
جو مسافر کہ وہ اِس دار فنا مین آیا
اگر اِس باغ مین ہوتا نہ خزان کا خطر
اِس حکایت کو محمد تو زیادہ نہ بڑھا

تتمہ

کرنے پر مشغول ہونگے وہ امام
دینگے فرمان تاکہ سب تیار ہو
اِس مہم سے پاکے باخوبی فراغ
جب قریب ساحل دریا رسیدم
جنگ پھر چھیڑینگے اس دریا کے پار

جسقدر ہونگے حقوق خاص و عام
جاکرینگے سلطنت کا انتظام
ہونگے عازم کرکے اپنے حق کو ادا
تب ہوا حق کے ستر ہزار
جبکہ استنبول مین سب وہ گروہ

بدر مین کی تھی عطا فتح و ظفر
پھر نہ باقی ہوگی بوے سروری
جنگ سے اعدا کے ہوکر فتحیاب
اپنے خویش و اقربا کے رنج سے
قسمتہ سو بھی کہین ایرو نیک
بلکہ ہوگا مال وہ غم کا نہ مال
تارک الدنیا کو بھاتا ہی کہان

گنج قارون بھی جو کھاوین تو نہ کچھ بھوکھ ہو کم
کہ ہم آتے ہین کہان سے اور کدھر جائینگے ہم
چھوڑ کر بیٹھ رہا گوشہ مین سب جاہ و حشم
گوشہ صبر یہ از تخت کی و افسر جم
کام آویگا نہ کچھ حشر کو دینار و درم
کل وہان کیا ہی بجز بستر و اندوہ و الم
دوست رکھتے نہین اسکو جو ہین اہل کرم
نا پنا ہوگا ضرور اوسکے تئین راہ عدم
مارتے پھر تو یہ گل روضۂ فردوس کا دم
پھر یہان سے کر اسی قصہ اول کی رقم
پا چکینگے جب کہ انعام کثیر

اُنکو باخوبی ادا کرکے تمام
حسب احکام امام خاص و عام
شہر استنبول پر بہر جہاد
لوگ اوسجا ہونگے از روے شمار
جاکے داخل ہونگے باشان و شکوہ

اُن سبھون کو قتل کرتا ہر ملا
آپ کی صحبت مین آئیگا چلا
بعد اُسکے پھر وہ سفیانی پلید
قاتلِ سادات مانند یزید

ذکر جسکا ہی رقم یارو بصد
جو کریگا سیدون پر ظلم و غدر
اُسکے جد مادری کا سُن پتا
ہوگا از قومِ بنو کلب اے فتی

بھیجیگا اِک فوج کو وہ نابکار
حضرتِ مہدی پہ بہرِ کارزار
جبکہ آپہونچیگی فوراً مثلِ موج
بیچ مین مکے مدینہ کے وہ فوج

اور اُس صحرا مین زیر کو ہسا
جابجا لوگ اُسکے پکڑینگے قرار
خسف ہوویگا زمین مین اُس مکان
اور پھر اون سب کا روزِ بعث و نشر

حسبِ اعمال و عقائد ہوگا حشر
کوئی بچا دیگا امان اللہ و کس
ایک تو وہ جو کہ وہ قصہ تمام
جاکر یگا عرضِ پیش آن امام

اور یونہین دوسرا اُنکا پتا
جاکر اِس سفیانی کو دیگا بتا
اور سب نصرانیون کو بھی وہی
پھر تو ہر یک سمت سے اگر حسود

اپنی اپنی فوج لے ہونگے نمود
اور چلینگے کرکے بلوا بیشمار
فوج مین انگریز کے باغی و شان
نصب ہونگے اُس زمان اِنکے نشان

اور دیر ہر نشان بارہ ہزار
حضرتِ مہدی بھی پھر تشریف لے
مکے سے جائینگے یثرب کو چلے
اور زیارت کرکے اِی فرخندہ نام
روضۂ ختمِ رسل کی وہ امام

شام کی جانب کو باصد یُمن و فر
جو کہ ہو شہر دمشق اِس شام مین
جا وہان ٹھہرینگے اُس ایام مین
زود تر فرمائینگے واں سے سفر

لشکرِ اسلام مین سے اُس زمان
دوسری جانب سے پھر اہلِ فرنگ
آمقابل ہونگے باسامانِ جنگ
تین ہو جائینگے فرقے بیگمان

ایک تو اُس شاہ دین کو چھوڑ کر
خوف سے انگریز کے مُنھ موڑ کر
جیسے ابلیس لعین لاحول سے
اُنکی توبہ بھی نہین سننے کا حق
جس سے ہون وہ مغفرت کے مستحق

بھاگ جائینگے وہان اِس ڈول سے
قتل ہو جائیگا واں پر کرکے جنگ
جیسے سب بدر و احد والے شہید
رتبہ اعلےٰ سے ہونگے مستفید

اور ایک فرقہ پئے ناموس و ننگ
دیگا اپنے فضل سے روزِ شمار
اور فرقہ تیسرا ہو کر دلیر
جا پڑیگا جنگ مین مانندِ شیر

ویسے ہی رتبہ اونھین پروردگار
ہوگا اُن نصرانیو پر فتحیاب
اور اِس دنیا سے خوش نامی کا گو
جائینگے عقبےٰ کو لے وہ نیک خو

اور حق اُن سبکو تا حینِ حیات
ہر بلائے بد سے بخشیگا نجات
بار دیگر وہ امام دین پناہ
پھر نصاریٰ پر چڑھینگے لے سپاہ

کھائینگے لوگ اکثر اُسدن قسیم
لشکرِ اسلام مین کہ آج ہم
پھر نہ آئینگے جو کرتے ہین سفر
فوج پر اعدا کی بے فتح و ظفر

آخر اُنمین سے بہت اہلِ جہاد
قتل ہونگے وے جوانمردی کی داد
لوگ تھوڑے لے وہان سے وقتِ شام
آئینگے خیمہ مین اپنے وہ امام

دوسرے دن فوج کو کرکے درست
پھر لڑائی پر کمر باندھینگے چست
اور اُسی دستور پھر ہو کے بہم
فتح کر دینے پہ کھائینگے قسم

الغرض اُسدن بھی اکثر حق پرست
ہونگے وان جامِ شہادت پیکے مست
اور وقتِ شام وہ حق کے خلیل
آئینگے خیمہ مین با جمعِ قلیل

تیسرے دن یونہین اکثر غازیان
جاکر ینگے پھر وہان سربازیان
اور تھوڑے غازیون سے وقتِ شام
جائینگے مسکن کو لے تشریف امام

روز چوتھے پھر وہ شاہِ شرق و غرب
فوجِ اعدا پر چڑھینگے بہر حرب
ساتھ لیکر وہ پیادے اور سوار
خاص خیمون کے جو ہونگے پاسبان

آخرش اُس حرب مین ای پاک فہم — جب شہادت پاویگا وہ شاہ روم — تب وہ شہ کی فوج کو دیکر شکست — شام پر کریگا اپنا بندوبست
اور اُس فرقے سے کریگا ملاپ — ساتھ ہوشہ کے لڑا تھا جس سے آپ — اور باقی مومنان ذی شرف — وان سے بھاگینگے مدینہ کی طرف

اسمین مسطور ہی احوال ظہور مہدی — ہوویگا جسکے سبب خلق مین دین کا اعلان

کہتے ہین راوی کہ جب اہل فرنگ — لینگے خیبر کے تئین جاکر کے جنگ — تب چلینگے ڈھونڈھنے کو مرد مان — حضرت مہدی کے تئین بہر امان
تاکہ ہاتھون سے اُنھون کے بچ رہین — دفع ہووے یہ بلاے پرفتن — اُن دنون وہ مہدی عالی تبار — ہونگے یثرب مین بعز و افتخار
اور پھر اس خوف سے وہ ذی شرف — آوینگے یثرب سے مکہ کی طرف — گر نہ سونپین مجکو یہ امر خطیر — پیشوا بوجھ اپنا سب برناوین گے
اور جو اُس عہد مین رو شنضمیر — اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر — سو وہ سب ہونگے روانہ سو بسو — حضرت مہدی کی کرنے جستجو
اور بعضے بعضے کاذب بیخلاف — مہدویت کا وہان مارینگے لاف — تا کرین اُنکی اطاعت خاص و عام — نیت خالص سے بوجھ اپنا امام
آخرش جسوقت ہونگے وہ امام — طوف مین کعبہ کے در رکن و مقام — تب اُسی جاگہ پہ کچھ لوگ اُن کے — ہونگے ظاہر آپ کو پہچان کر
اور کرینگے جبراً و کراہاً ہر ایک — آپ سے بیعت خلافت کی و لیک — سُن لے اِس قصے کا تو مجھسے پتا — جسطرح سے مین مفصل دون بتا
پیشتر اس ماجرے کے اے ہمام — ہوگا جو اُس سال مین ماہ صیام — ہوگا واقع یک خسوف یک کسوف
اور یون آواز آویگی وہان — وقت بیعت آسمان سے ناگہان — یعنی یہ مہدی خلیفہ حق کا ہی — پس سنو تم بات اُسکی جو کہے
اور کرو اُسکی اطاعت ہمیش — اے گروہ مومنان پاک کیش — اور سنینگے آشکارا یہ کلام — اپنے کانون سب ہان کے خاص و عام
اور وہ حضرت ہین آل فاطمہ — سید موصوف با وصف ہمہ — جسم فربہ اور قد ہوگا درا — رنگ روشن چہرہ نورانی طرا
گر نہ ہونگے وہ امام باصفا — شکل و صورت مین شبیہ مصطفا — لیک خلق احمدی سے مثل تام — ہوگی مالا مال طبع آن امام
اور محمد نام ہوگا آپ کا — اور عبداللہ اُنکے باپ کا — اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم — ہوگئے ہین یون رسول پاک جسم
اور زبان مین ہوگا لکنت کا اثر — اُس امام راہبر کے اِسقدر — گہ کبھی وقت سخن وہ حق پرست — ماریگے ہوکر خفا زانو پہ دست
اور علم آسکا لدنی ہوگا خاص — جیسے پیغمبر کو تھا بالاختصاص — اور ہوگا آپ کا سن شریف — اُس زمان چل سالہ ایمر وظریف
پہلے شہرت آپ کی سُن مثل موج — آوینگے اہل مدینہ فوج فوج — اور ابدال و ولی اکرتمام — از عراق و از یمن و ز ملک شام
ہونگے حاضر آپ کی خدمت مین سب — اور ہونگے جمع پھر قوم عرب — اور جو کہ اک خزانہ ہی بڑا — مدتون سے در یہ کعبہ کے گڑا
کہتے ہین اُسکے تئین سب خاص و عام — یعنی ہے ارباح کعبہ اُسکا نام — سونکال اُس گنج کو وہ شاہ صید — بانٹ دینگے مومنون کو حسب قدر
یہ خبر ہوویگی جب شہر بشہر — درمیان ہر صغیر و ہر کبیر — اُس زمان تب اک خراسانی امیر — ساتھ لیکر اپنے اک جم غفیر
ہوگا سالار اُسمین اک منصور نام — آویگا وہ بہر امداد امام — اور جو اعراب و نصاری آنکر — راہ مین ہونگے مزاحم بہر شر

ولہ خلیفۃ اسیر اللہ مہدی نام و اسم ابیہ کاسم ابیہ

اور کثرت پا مین آلاتِ غنا — اور ہو بسیار اغلام و زنا — اور کرین متقدمین پر طعن — امتِ متاخرین از روے طعن

چاہیے اسوقت پھر بہر شیخ و قتال — منتظر ہون بہر انواعِ عذاب — جون ہبوبِ تند بادِ سرخ فام — جانبِ مشرق سے ای فرخندہ نام

اور دھن جانا زمین کا بیدرنگ — اور برسنا چرخ سے باران سنگ — اور اکثر خلق مین ای نامدار — صورتون کا ہونا تبدیل اشکار

یونہین اور اکثر علامت کا ظہور — ہونا پیدا در پے جہان مین بے قصور — ٹوٹنا ہی جسطرح موتی کا ہار — دانتون کے گرنے کا بندھجانا تار

اور علاماتِ قیامت کی خبر — سُن لے یون فرماتے ہین خیر البشر — کہ جب اس عالم مین اے والا تبار — ہو زیادہ حد سے اولاد کنیز

اور مٹے نود و لتون کو سروری — ہو نہ کچھ علم و ادب جنکو ذری — عورتون سے عورتین مردون سے مرد

اور ساری مسجدون مین آشکار — بدعت و لہو و لعب ہو انتشار — آتے جاتے یکدگر کو جاے سلام

علم کم ہو کذب گوئی کو ہنر — بوجھ لین اپنے عقیدے مین بشر — ہر کسو کے دل سے گم ہو جون طلسم

علم سیکھین فاسقانِ بے شعور — اور ہو شرم و حیا لوگون سے دور — ہر طرف سے ہو مسلمانون پہ ہجوم

اور لوگون مین تعدی اور فساد — اس نمط برپا رہے حد سے زیاد — مطلقاً باقی نہو جاے امان

اور باطل مذہبون کا بیشمار — ہووے عالم مین رواج اور اشتہار — جا بجا لوگون مین سب اپنے پھرا دھر

اور ہون بے شرع باتین بیشتر — برملا لوگون مین بے خوف و خطر — پائے جاوین خلق مین سب یکسر

تب کرینگے ایک غلبہ اوس زمان — وہ جو ہین قومِ نصاری بیگمان — چھین لینگے دیکے شاہون کو تخت

پھر عرب یا شام مین ای مرد سعد — نسل بوسفیان سے کچھ مدت کے بعد — قتل پر سادات کے کھینچیگا تیغ

اور احکام و قوانین اُسکے نام — منتشر ہونگے بملک مصر و شام — ہونگے وان نصرانیون کے دو فریق

اُسمین سے اک فرقہ ہوگا اک شقی — جاکریگا جنگ با سلطانِ روم — نام ہی اسلام بول اُس قوم کا

اور پہنچیگا وہ قوم مخالف برمحل — جاکے فوراً اپنا کرلینگے عمل — اور فرقہ دوسرا اُس شاہ سے

ساتھ لے اُسکو وہان ہی بادشاہ — شام مین آویگا با فوج و سپاہ — پھر وہان اُس شاہ سے

آخرش اُس جنگ مین وہ شہریار — فتح پاویگا بعونِ کردگار — اُس فریق

کہ چلیپا غالب آیا اُس زمان — اور اُسنے دی ہمین فتح و امان — بول اوٹھیگا اُسمین سے اک بطریق

آکے ماریگا اُسے ہو غیضناک — اور کہیگا ای سفیہ بے ادب — اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر

تب وہ نصرانی وہین کھا پیچ و تاب — قوم کو اپنی بلاویگا شتاب — حق نے جسکے یمن سے یہ فتح دی

پھر کرینگے دونون آپس مین ستیز — گویا برپا ہوگی اُسجا رستخیز — آمقابل ہوگا لیکر اپنا جیش

اور کرین متقدمین پر طعن — جون ہبوبِ تند بادِ سرخ فام — صورتون کا ہونا تبدیل اشکار — دانتون کے گرنے کا بندھجانا تار

اور کرین دشنام بازی خاص و عام — آتے جاتے یکدگر کو جاے سلام — ہر کسو کے دل سے گم ہو جون طلسم

اور امانت داریون کی راہ رسم — ہر طرف سے ہو مسلمانون پہ ہجوم — جا بجا لوگون مین سب اپنے پھرا دھر

اور بلوہ کافرون کا بیشتر — مطلقاً باقی نہو جاے امان — پائے جاوین خلق مین سب یکسر

کہ کہین روے زمین پر اُس زمان — اور ہون جھوٹی حدیثین مشتہر — چھین لینگے دیکے شاہون کو تخت

الغرض جب یہ نشان ایمرد نیک — اور کئی ملکون کو وہ ناحق پرست — قتل پر سادات کے کھینچیگا تیغ

ہوگا پیدا اک شقی وہ بیدریغ — پھر اسی اثنا مین سُن ای خوش طریق — ہونگے وان نصرانیون کے دو فریق

جو کہ دار السلطنت ہے روم کا — اور فرقہ دوسرا اُس شاہ سے — نام ہی اسلام بول اُس قوم کا

بار دیگر پھر وہان اُس شاہ سے — اتنے مین شہ سے ملا تھا جو فریق — جا ملیگا آشتی کی راہ سے

لشکر رومی سے اک مرد دلیر — اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر — ہوگی جنگ اُس فرقہ بدخواہ سے

غالب آیا بلکہ دین احمدی — حق نے جسکے یمن سے یہ فتح دی — بول اوٹھیگا اُسمین سے اک بطریق

اور وہ رومی بھی فوراً کھاکے طیش — آمقابل ہوگا لیکر اپنا جیش — اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر

قتل ہونگے بہت سے غازیان — کرکے اُس میدان مین سب ہار جان — حق نے جسکے یمن سے یہ فتح دی

اب درود رحمت پروردگار | ہو جیو اُن سب پہ تا روز شمار | اور جو ہین پیرو شرع رسول | اُونپہ بھی ہو رحمت حق کا نزول

اسمین مذکور ہی اب موجب تالیف کتاب — گوش دل سے سنو اے مجمع عالی طبعان

ہی سبب اس نظم کا اسطور سے | یوجہ لو عرض دستور ضرور سے | ایک دن بیٹھا تھا مین اندیشہ مند | ایک گوشہ مین کیے آنکھون کو بند
یک بیک دل پر ہوی گذرا خیال | فکر کرون کچھ نظم اب محشر کا حال | تاکہ ہون سب لوگ اس سے فیضیاب | اور دے حق مجکو اجر بیحساب
پھر جو آنکھین کھل گئین وان دیکھا | یہ صلاح آئی نظر بے انتہا | جو تھے وہ مولوی عبد الغنی | شہر دہلی مین بڑے والا تمیز
اُنکے اک بھائی رفیع الدین تھے | لائق تعریف اور تحسین تھے | سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی | کہہ گئے ہین نثر مین جون آرسی
اس بیان مین وہ نہایت ہی وسیع | بار وایات و اسانید صحیح | اب جو وہ اردو مین پاوے انتظام | تو نہایت خوب ہو ہر عوام
سو عزیزو اُسکو حسب دستگاہ | نظم کرتا ہون بتوفیق الٰہ | بلکہ اسمین کچھ بیان اُس سے زیاد | اور بھی ہوگا رقم حسب المراد

یان سے آغاز ہو حسب وایات صحیح — نظم اردو مین قیامت کے علامات و نشان

سُنلے گوش دل سے اے پاکیزہ خو | کہتے ہین یون راویان ذی علوم | پہلے سب کے تو قیامت کا اثر | تھا وجود حضرت خیر البشر
دوسرے پھر اُسکو فرمایا وفات | اک اثر یہ بھی ہی اے نیکو صفات | جو نبوت اور رسالت کا تھا کام | گر دیا سو حق نے سب اُسپر تمام
پھر جو علم وحی تھا اے باحیا | بعد آنحضرت کے وہ بھی اوٹھگیا | تب سے اخبار سماوی کا پتا | گم گیا یا حسرتا یا ویلتا
اور بھی اکثر احادیث رسول | ہین ثبوت اس بات مین اے ذی عقول | لیک جو ہین راویان تیز عقل | ان حدیثون کے سویون کی ہے یہ نقل
وہ ہین آثار قیامت سب دو قسم | جان صغری اور کبری اُنکا نام | بوجھ صغری اُنکو ای سالم مزاج | جو حوادث پائین شہرت اور رواج
از وجود حضرت خیر الانام | تا ظہور مہدی عالی مقام | اور پھر اُسوقت سے تا نفخ صور | بوجھ لے آثار کبری کا ظہور
اور اُس نفخے سے پھر ای ذی خضوع | ہی بلاشبہ قیامت کا شروع | سُن لے اب آثار صغری کا پتا | یون ہین فرماتے امیر لافتا
ملک کے محصول کو جب مردمان | مثل دولت کے سمجھ لین بیگمان | اور زکوۃ و خمس تاوان کی مثال | اور امانت کو غنیمت کا سا مال
یعنی جون کفار کا مال و متاع | غزو سے لاتے ہین مردان شجاع | اور کھاتے ہین اُسے بے ترس و باک | کیونکہ فرمایا ہی حق نے اُسکو پاک
یون ہین وہ جسکی امانت پائینگے | پاک و طیب بوجھ کر کھا جائینگے | اور بیان ہون اپنی بی بی کے غلام | لین نہ ماں اور باپ کی مشقد کا نام
یعنی ماں اور باپ کے فرمان مین | حکم پر بی بی کے ہون چالاک و چست | اور علم دین کو جون کسب و ہنر | واسطے دنیا کے سیکھین سب بشر
اور کمینہ شخص ہو ہر قوم کا | حشمت و دولت سے مہتر قوم کا | اور جو ہون ناسزا و ناسپاس | ناکس و نالائق و ناحق شناس
سونپے جائین اُنکو وہ کار بزرگ | جو کہ ہون مطلق سزاوار بزرگ | اور تعظیم و تواضع سب بشر | خوف و ایذا سے کرین بایکدگر
اور ہووے خمر خواری آشکار | درمیان ہر صغار و ہر کبار | اور بہت پاوین رواج و اشتہار | جابجا خصیا گران نابکار

مہد راحت پر ہوئے مشغولِ نوم — کرکے واں اُس لیل کے تئیں شکریوم — گو بظاہر خواب مین سرشار تھے — چشم باطن سے مگر بیدار تھے

ناگہان آپہونچے جبریلِ امین — لے بُراق از حکم ربّ العالمین — اور جگا کر آپ کو پیغامِ رب — سب سنایا اک سر بسے باادب

سنتے ہی پیغامِ حق وہ نامدار — اُس بُراقِ برق رو پر ہوسوار — لیگئے تشریف باعز و شرف — پہلے وان سے بیت اقصیٰ کی طرف

پھر وہان سے وہ براقِ برق سیر — آسمان پر لے اوڑا مانند طیر — ایک لمحہ بھی نہ گذرا اُس زمان — کرگیا یون طی وہ ساتون آسمان

ترکی و تازی نہ تھا ہرگز وہ رخش — گو کہ طیر فہم اور اسپ خیال — ہی سریع السیر ہر اک بیمثال

لیک اُس میدان مین دیکھ اُسکی جال — گرد تک اُسکی نہ پہونچا دور مین یک — ایسی تھی اُس اشہب والا کی تک

جبکہ شاخِ سدرہ پر مثلِ ہما — جاکے پہونچا وہ براقِ خوشنما — ہوگئے تب شہپرِ جبریل کند

پھر سرافیل آئے استقبال کو — دیکے زینت اپنے پر و بال کو — وان سے صف در صف پر ہوئے جاخیمہ زن

ترک رہا پھر وانسے سرافیل بھی — بال و پر نے اُسکے کچھ یاری نہ کی — لامکان پر جا ہوئے مسکن گزین

اب پوچھ اُس دائرے کی مجھسے بات — پاک تھا او عالم از قید جہات — خالی تھا ان سب سے لیکن پُر شوق

پہونچے پھر وہ سیدِ عالی نسب — حضرتِ حق مین بتعظیم و ادب — کیونکہ تھی وہ بارگاہِ ارتقاب

اور جو سننا وہان تھا وہ سُنا — اور بخوبی سُنکے وہ دل مین رکھا — پر کہون کیا تھا عجب لیکھا وہان

کہنے سننے کا نہین ہی یان محل — اس سے رہنا خوب ہی اب صم و بکم — اور نہایت مرکب تحریر لنگ

رکھ محمدیان سے اب باہر قدم — اِس جگہ پنار کا جاتا ہی دم

مدح اصحاب کبار و صفتِ آلِ کرام
از پسِ نعتِ پیمبر کرون تحریر یہان

بعد نعتِ حضرتِ خیر الانام — چاہیے اب مدح اصحابِ کرام

قاطع البدعت تھے وہ سب کے کیش — راسخ و ثابت تھے سنت پر بیش — رونق شرعِ شفیع المذنبین

سبکو واجب ہی اُنھون کی پیروی — جو نمانے ہی وہ گمراہ و غوی — گویا تھے چرخِ ہدایت کے نجوم

پہلے ہین بوبکر باصدق و صفا — رافعِ اعلامِ دینِ مصطفےٰ — ثانی اثنین اذ ہما قرآن مین

بہرۂ ایمان مین وہ مردِ حق — لیگیا ہی ساری امت پر سبق — تھی موافق وحی حق کے اُنکی رائے

مسند آرائے جہانبانی تھے وہ — عدل اور انصاف کے بانی تھے وہ — جو بلاشک جامع القرآن ہین

یون چلا کا اُنکی تھا بازار گرم — کہ ملائک اُنسے سب کہتے تھے شرم — والد حسنین و داماد رسولؐ

یعنی چوتھے حیدرِ کرار ہین — لشکرِ اسلام کے جرار ہین — مین مدینہ علم کا ہون تو ہی باب

اور ائمہ جو کہ ہین اثنا عشر — مقتدائے امتِ خیر البشر — از علیؑ تا مہدیِ آخر زمان

اُڑ گیا ہر ایک کے چہرے کا رنگ — دیکھکر یہ معجزہ مثلِ پتنگ — یونہین اوس حضرت نے روزِ جنگ — کافرون کا دیکھکر غوغا و غدر
زود و تر وہ بین اوٹھا اک مشت خاک — پھینک دی اُنکی طرف از دستِ پاک — جا پڑی آنکھون مین اُنکے وہ تراب — ہو گئے سب کور وہ خانہ خراب
کر کے حملہ غازیون نے بیدریغ — بعض لوگون کو کیا جا زیرِ تیغ — اور کیا باقی کو اپنے دام مین — باندھ گردن ربقۂ اسلام مین
اور جو تھا مالِ غنیمت بیشمار — کر دیا تقسیم حسب الاقتدار — حضرتِ موسیٰ نے اُمت کے لیے — سنگ سے چشمے وہان جاری کیے
اور اِس ساقی کوثر نے یہان — ایک دن اک قصعے مین ناگہان — بے نہایت تشنگی مین مبتلا — ہو گئے سیراب سب پیر و جوان
اُنگلیون سے کر دیے چشمے رواں — مخزنِ اعجاز تھا وہ باکمال — خارجِ تحریر ہین اُسکے خصال
کر محمد ایک دو غزلون مین اب — اور نعت شاہ دین کی با ادب — پھر شبِ معراج کا اُسکے بیان — حسبِ استعداد خود کیجو عیان
کب ہی یہ قدرت کسو انسان مین — جو لکھے کچھ اِس نبی کی شان مین

غزل

آیۂ الیوم اکملت لکم — دینکم کہتا ہی حق قرآن مین — ہی صفت اُسکی بشیر مومنان — اور نذیر کافران فرقان مین
فرض کی ہی حق نے اُسکی اتباع — ہم سبھون پر دفترِ ایمان مین — غیر نفسی اُمتی گو اُس سوا — ہو گا کون اُس حشر کے میدان مین
آئیگا اک میل پر جب آفتاب — جائیگا تب ہوش اوس طغیان مین — خون عصیان سے گریبان کر کے چاک — سب چھپینگے اُسکے ہی دامان مین
جس کسی کا نامۂ اعمال نیک — ہو گا بھاری پایۂ میزان مین — وہ طفیل اُسکے سے پھر پاکر نجات — ہو گا داخل روضۂ رضوان مین
صرف کردی جسنے عمرِ بے بہا — صرفِ اُمت کے سر و سامان مین — ای محمد حیف اُس امت پہ ہی — اِس نبی کے جو نہو فرمان مین
کب سے کب ہوا و نعت حضرتِ احمد — خصوص جسکا ثنا خوان ہی ذاتِ پاک صمد — نہین ہوا ہی نہو گا ازل سے تا ابد
ہر اک نشان پوتے اُس جناب کے جتنے — رد و عزت و قربت مثال اُسکا نی — کہا کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد
کلیم کو دیے توریت مین بر اُسند — مسیح نے بھی پڑھا انجیل قوم سے اپنی — اگر نہ مانین شقاوت سے اپنی اہل حسد
یہود اور نصاریٰ خود اپنی شہادت سے — ہوئے ہین اُسکے شفیع الامم کی بات سے رد — تمام دینون پہ غالب ہی اُس نبی کا دین — کسو بشر سے محمد سوائے ذات احد
اُسی کے نور سے حق نے کیا ہی یہ ظہور — قدم سے جسکے منور ہی شرع کی مسند — نہو سکیگی کما حقہ صفت ہرگز

حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے موزون — آگے معراج کے ہوتے ہین اب احوال بیان

ای بُراقِ طبع چل اِس آن مین — لیلۃ المعراج کے میدان مین — تیز گامی تو ذری اپنی دکھا — خوشخرامی تو ذری اپنی دکھا
تو ابھی سے داب کر رانون مین دم — ہو گیا کسواسطے افگندہ سُم — منزلِ مقصود کی ہی رہ یہی — اپنے چلتے اسمین مت کر کوتہی
کیا عجب وہ لیلۃ المعراج تھی — گو یا لیل القدر کی سرتاج تھی — وہ شبِ بابرکت و غرو شرف — فیض سے معمور تھی چارون طرف
گو بظاہر وہ شبِ دیجور تھی — لیک باطن مین سراپا نور تھی — کیا کہون اُس رات کی مین خوبیان — دن مین کب پیدا ہین وہ محبوبیان
دن تو پا اُس رات کی آمد کی بھنک — چھپ رہا تھا پہلے ہی شرمندہ ہو — جاکے اُسمین حضرت خیر الورا — اتہانی کی جو تھی دولت سرا

پلے ہین طفل ضد اُسکی پرورش پاکر ۔ ہمیشہ پی کے پستان ابر نیسان شیر ۔ مقرر ہی سارا جہان اُسکی احدیت پر ۔ مگر یہ کافر و مشرک ہین جاکہ اہل سعیر
کچھ ایسا اُنکے دماغون مین گمرہی کا خلل ۔ ہوا ہی ساری وطاری زنکو دیوتسر ۔ کہ چھوڑ راہ ہدایت طرف ضلالت کے ۔ یہ جاتے ہین چلے شامت سے اپنے مثل حمیر
نہ اُنکے لہو کا کبھی بطور صلاح ۔ نہین سکنے کا الا بہ نشتر شمشیر ۔ سلف سے اُنکو سناتے ہے ہین وعید وعید ۔ ہر ایک اہل رسالت جو تھے بشیر و نذیر
ہوئین جو قتل قیامت کے دن سے تئین ۔ ثمہا ہی حق نے علی الکافرین غیر یسیر ۔ مفید کب ہوا نحین نسخہ فلاطونی ۔ جنھون کا روز ازل سے بگر گیا ہے مزاج
اُنھین سے نوح کے تئین نوح سا کوئی سوس ۔ سناتے ہی رہا دل سے تا بوقت اخیر ۔ نہ مانا جبکہ کسی نے بھی تب وٹھا طوفان ۔ انام غرق ہوئی قہر حق سے تا خیر
یو ہین کلیم نے فرعون کو بہت سمجھایا ۔ دکھا کے معجزے عاجز کیا مگر وہ شریر ۔ نہ آیا راہ ہدایت پہ بحر مین آخر ۔ ہوا ہلاک مع لشکر و اسیر و فقیر
جناب پاک رسالت جو تھے شفیع امم ۔ کہ جنکی ذات تھی رحمت پہ اُصغر و کبیر ۔ کلام پاک ہی انشائے نعت آنحضرت ۔ خصوص جسکا مصنف ہی شئی تقدیر
طبیب دہر رسول زمن حکیم کریم ۔ وحید عصر ہر اک فن کے بیعدیل و نظیر ۔ یہ چاہا اُنکو جو دان تھے مریض شرک و نفاق ۔ کہ ہو وین نسخہ توحید سے علاج پذیر
خصوص جو تھے چچا آپ کے ابی طالب ۔ کہ اُنکا مہر و محبت مین تھا نہ کوئی نظیر ۔ وفات کر گئے جسدم سے جد آنحضرت ۔ اُنھین کے ہاتھ ہوئی پرورش سن صغیر
یہ آرزو تھی اُنھین تا کہ وہ مسلمان ہون ۔ مگر نہ لائے وہ اسلام تا بوقت اخیر ۔ اگرچہ سرمۂ طوری بصارت افزا ہی ۔ نہین مفید ہی گر کھینچے چشم خضر
ہدایت اور ضلالت کا ہی وہی مختار ۔ یہ جسکے امر سے ناطق ہی خاک کی تقطیر ۔ کسے مجال جو قدرت مین اُسکی کر دم ۔ چہ جا چون و چرا اسمین شیخ موشگیر
جسے خدا ہی نے گمراہ خود کیا ہو تو ۔ اُسے جو راہ لگائے وہ کونسا ہی وہ پیر ۔ لکھا ازل کا محمد کسوسے تا باید ۔ نہین مگر ہے اسمین شاد یا دلگیر

اسمین تحریر ہی اب نعت رسول ثقلین ۔ کیا تھا حق نے جسے رہبر جن و انسان

اب لکھون نعت جناب مصطفےٰ ۔ تا کہ حاصل ہو مجھے راہ صفا ۔ راہ ہی اُسکی صراط مستقیم ۔ بخیظر از خوف وزدان رحیم
جو چلا اُس راہ پر وہ باصواب ۔ منزل مقصود کو پہونچا شتاب ۔ جس سے ہو وصف اُس رسول پاک کا ۔ مرتبہ تھا جسکے تئین اولاک کا
خلق مین اُس سرور دین کا وجود ۔ تھا سراپا معدن الطاف وجود ۔ کیونکہ تھا وہ بہترین کائنات ۔ رحمۃ للعالمین تھی اُسکی ذات
گو کہ ظاہر مین کسو سے ایک حرف ۔ نہ پڑھا تھا مطلقاً وہ پاک ظرف ۔ لیک باطن مین جو پوچھو وہ رسول ۔ تھا سراپا سارے علمون کا اصول
ہی پڑھا تھا وہ رسول ابہر ۔ دفتر علم لدنی سر بسر ۔ روبرو اُس علم کے سارے علوم ۔ ہین الف بے کے مثال اہی پاکہ بوم
قربت و عزت مین وہ محبوب حق ۔ لیگیا ہی سارے عالم پر سبق ۔ معجزے مین اُسکا ثانی کوئی بشر ۔ نا ہوا ہی اور نہ ہوگا تا بحشر
گو کہ موسیٰ اور مسیح پاک زاد ۔ معجزے مین بے بدل تھے اوستاد ۔ معجزے اُنکے ہوئے تھے خاک پر ۔ یان ہوئے ہین خاک اور افلاک پر
اہل مکہ سب ہوئے معجز طلب ۔ واسطے شق القمر کے ایک شب ۔ کہ بھلا اس ماہ کو لے نیکبخت ۔ کر تو دے مانند جوزا کے دو لخت
تب تجھے جانین کہ برحق ہی رسول ۔ اور کرین فرمان کو تیرے قبول ۔ آگیا سنکر یہ از قوم عمی ۔ جوش مین دریاے اعجاز نبی
امر حق سے قرص مہ کو چیر کر ۔ ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا ۔ جو تھے حاضر کیا صفا رو کیا کیا ۔ ہوگئے حیرت زدہ آئینہ وار

نہ بیٹھ بیخبری پائے بند حرص و ہوا — کھڑی ہی سر پہ اجل ہاتھ میں لئے شمشیر — جز آستین ندامت بچشم تر دامن — نہ بن پڑیگی ہوئی موت جب گریباں گیر

بلا قصور بامر غفور وقت ضرور — کریگا یک اجل قبض روح بے تاخیر — کوئی بھی باقی رہا دیکھ چشم عبرت سے — ہزارہا کھپ گئے اس خاک میں فقیر و امیر

نہیں ہوا ہی نہ ہوگا کوئی سلیمان سا — جسکے امر کے جن و بشر تھے سب تسخیر — ہمیشہ صبح و مساتخت آن شہ والا — اٹھے تھا باد کے اوپر شال ابر مطیر

بحکم آن شہ والا چنین رفیع و سمیع — جو ہی وہ مسجد اقصی جنوں نے کی تعمیر — بوقت موت بھلا کچھ بھی ساتھ گیا — نہ مال و ملک دولت نہ سلطنت نہ سریر

عبث ہی منصب بے بنا پہ جو کہ ہی نادان — کہ جسمیں آج ہوا سرفراز کل تغییر — کلید فتح اولوالعزم شاہ ذوالقرنین — خیال کیجے تو کیسا تھا وہ امیر کبیر

تمام ملک اسنے شرق سے تا غرب — مع بلاد و جبال و بحار و نہر و غدر — پلنگ موت نے آخر اسی بیاباں میں — اجل کے چنگ سے اسکو بھی کر لیا نخچیر

متاع و مال تو سب رہ گیا جہاں تھا وہیں — بجز کفن نہ ملا اسمیں بھی بوزن تقصیر — وہی عجوزہ دنیا ہی جسکو دیکے طلاق — براہ دین ہوئے مقتول شیر دل شبیر

ہزار آفرین اس شاہ کربلا پر — پیا سا جسکے لہو کا تھا ایک جم غفیر — بجان سید مگر بیعت یزید پلید — خلاف سنت حضرت ہوئی نہ انکو پذیر

نہ مانی بات یزید پلید کی زنہار — شہید ہو گیا بر سنت رسول کثیر — صراط حق ہی یہی جو ہی سنت نبوی — یہان سے تا درجنت ہی جیسے سیدھی لکیر

خلاف اسکے عزیزو کبھی نہ کیجو قدم — پڑوگے دوزخ جہنم میں جو ہی بئس مصیر — یہ بوجھ لو کبھی ملک عدم کے ہونگے سفیر

وہان کی راہ کا لو یان سے توشہ تقوے — جو دسترس نہیں اسمیں تو کرو تقصیر — فراش مخمل و دیبا ہو یا بساط حصیر

یہ خواب یا کہ طلسمات یا سما ہی — نہیں خیال میں آتا جو کچھ کریں تقریر — جو قبر کھود کے مردے کو دیکھیے تو اسے — کوئی نجا نیگا یہ تھا امیر یا کہ فقیر

کمال آتی ہی رقت یہ حال کر کے خیال — کہ تف ہی حشمت دنیا پہ جسکی یہ توقیر — دہن نہ کیجیے آلودہ کھا کے بالودہ — یہ روٹی جو کی ہی افضل شیرال دہر

دہن پر آپ کر تو رکھے ناں و کباب — پلاس پوش و قناعت کفن بجز شبیر — نہ دیکھ چشم حقارت سے خاکسارو کو — اگرچہ رہتے ہین ظاہر مین بے لباس حصیر

یہ خاکسار نہین سیم و زر کے ہین محتاج — نگاہ انکی ہین یکسان ہی گدا و امیر — طمع سے بھاگتے ہین وہ کمان سے جون تیر

دیا جو حق نے نگاہ و زبان مین انکی اثر — نہین وہ پارس و اکسیر مین بھی ہی تاثیر — اگرچہ بیچ زمین مین ہین پر ہی در نجف

وہ اسکے در کے ہین سائل جو سکو دیتا ہی — وہ ہین سپہر توکل کے قطب لاجنبش — عجب مین گدا ہون وہ ہی بادشاہ عالمگیر

اسکی ذات ہی مطلق ہر ایک شی پہ قدیر — لکھون اب اسکی ثنا مین یہ مطلع ثانی — عجب جسکی شان ہی قرآن مین سمیع و بصیر

مطلع ثانی

غنی ہی مال سے اور ملک سے ہی بے پروا — ہین اسکے در کے گدا سارے بادشاہ و امیر — ہمیشہ بیشک و لاریب لطف سے اپنے — خبر ہر ایک کی لیتا ہی وہ لطیف و خبیر

غرض غرض سے اسکو جو کوئی کرے اظہار — وہ خود علیم ہی روشن ہی اسپہ حال ضمیر — وہ شاہ آپ ہی بے اشتباہ شام و پگاہ — کرے ہی نظم و نسق خلق کا بغیر وزیر

نہ مصلحت کی ہی حاجت نہ مشورے کی ضرور — بھلا وہ کیسلیے رکھے صلاح کار و مشیر — نہ کوئی اسکا ظہیر اور نہ کوئی اسکا نصیر

جواب و ار کیا نصب خیمہ گردون — بلا عماد و طناب از بہر صغیر و کبیر — جزا و کدام برابے انام گسترد ست — فراش ارض با ین طول و عرض مثل حصیر

برای روشنی چشم جملہ عالمیان — نہادہ در لگن چرخ شمع مہر منیر — ہر اک سباع و بہایم ہر اک وحوش و طیور — ہین اسکے دام مین الفت کے پابند و اسیر

ہو گئے سب غرق وہ کفار ملک
جو کہ تھے جز مومنانِ اہلِ فلک

یون کیا لے اپنے اعدا سے قصاص
حضرتِ نوحِ پیمبر کو خلاص

اور بچایا ہود کو بھی عاد سے
یعنی اُنکے فتنہ و بیداد سے

تھے عظیم الجسم وہ مانندِ عوج
عوج سے کچھ کم نہ تھا اُنکا عروج

کی مسلط اونپہ ای نیکو صفات
ریح صرصر آٹھ دن اور سات رات

ہو کے بیجان گر پڑے وہ خود بخود
خاک پر یک لخت چون نخلِ بلند

اور رکھا محفوظ اسنے مثلِ ہود
حضرتِ صالح کو از قومِ ثمود

وہ بھی تھے اک بانیِ ظلم و فساد
عہد مین صالح کے مثلِ قومِ عاد

کر دیا یک لخت اُنکو بھی ہلاک
ایکی صیحے سے فقط بے ترس و باک

ایک دم مین کر دیا زیر و زبر
یون ہی قومِ لوط کو وقتِ سحر

ایسے تھے وہ بیحیا ناپاک کیش
لوط انکے ہاتھ سے کہتے تھے ننگ

دیکھ دیکھ اُن فاحشون کا رنگ و ڈھنگ

اور کی اُسنے بالطافِ تمام
اور کلیم اللہ کو فرعون سے

دی امان اُسنے ہی اپنے عون سے

گو کیے تھے قتل اُسنے صدہزار
نارِ ابراہیم پر بردو سلام

گو کہ لوگون نے دیا اُسکو بتا

زعم سے موسیٰ کے اطفالِ صغار
پر نہ پایا اُسنے موسیٰ کا پتا

آخرش اُسکو بھی با فوج و سپاہ
کر دیا موسیٰ ہی کے ہاتھون تباہ

اور باندھی جب یہودون نے کمر
قتل پر عیسیٰ کے لے تیغ و تبر

تب لیا اُسکو اوٹھا افلاک پر
یونہین ختم الانبیا کے روز و شب

تھے عداوت مین صنادیدِ عرب

رہ گئے سر پیٹتے سب خاک پر
بغضِ آنحضرت سے رکھتے تھے ہمیش

جون ابوجہل و ولید و بولہب
روز و شب شام و سحر وہ دشت کیش

سب اُسی سے چاہتے ہین نصر و عون

پھر اُسی قادر نے بے گفت و شنود
سب پہ غالب ہی وہ سلطانِ دو کون

ہر کسی کا حافظ و ناصر ہی وہ

قبضۂ قدرت مین اُسکے ہی مدام
ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہی وہ

فاعلِ مختار ہی وہ پاک ذات

خالق و رازق اُسیکی ہی صفت
ہی اُسیکے ہاتھ سب موت و حیات

مارتا ہون مین نہین لافِ ثنا

اک قصیدہ اب لکھون اس آن مین
اِس سخن مین کر کچھ مت بوجھپا

مور سے بھی ہون زیادہ ناتوان
ہی یہ وہ بحرِ محیط ای مردِ نیک

قعر و ساحل ہی نہ جسکا دو مین ایک

سالک و خالص جو تھے دیکھا اُسکا جوش
حسبِ استعداد اُسمین خوب خوب

پیرے اور غوطے لگائے ڈوب ڈوب

پر کسونے کچھ نہ پائی یہ خبر
قصہ کوتہ جبکہ خود ای باصفا

بولے لا احصی ثنا ے مصطفا

پھر ہمارا اور تمھارا کیا شمار
ذرے کی کیا اصل پیشِ آفتاب

جو مقابل ہو کے مارے لاف تاب

لیک ہر یک حسبِ استعداد و کوش
اے محمد اُنمین سے طبع آزما

ایک تو بھی ہی سو لے طبع آزما

جو حرف تختۂ تقدیر پہ ہوا تحریر
قصیدہ

مٹا اُسے نہین سکتی ہی کار دِ تدبیر

کم و بیش یہ لازم نہین ہی جبری
سپاس ہے بجا بر نعمتِ قلیل و کثیر

نہین ہی ثنا نے یوسف کو ئی وجود تعبیر

مقطعاتِ حزن و فون کی سی عبارت ہی
کوئی اِس آیت لاجل کی کیا کرے تفسیر

جو اُس سے پوچھیے ہی کس روش پہ راہ خطیر

مثالِ خوارِ پریشان ہی یہ طلسمِ جہان
پھرا نہ ملکِ عدم سے کوئی مسافر بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہی حمد خدا جو ہی کثیر الغفران
مالک الملک و اولو الامر عمیم الاحسان

ہی رجا یمن سے اُس پاک کے یہ نامہ مرا
بے غل و غش ہو پسند خردِ ناموران

لائق حمد و سزا وار ثنا ذات پاک حق ہی ای حق آشنا
جسنے کن کہتے نہ گذرا ایک پل کردیے پیدا بر و بحر و جبل

اور بچھایا اوسنے یہ فرش تر کہتے ہی کن کے فقط بر روے آب
اور ذیل اُسکے کو از صنع کمال کردیا محکم باوتاد جبال

اور کیا ہی نصب مانند حباب خیمۂ گردون بلا چوب و طناب
اور زینت اُسکو دی ای پاک دوم از مصابیح و مہ و مہر و نجوم

دیکھلے گر ہی تری آنکھون مین نور کیا ہی اس قصر معلی مین قصور
از شقوق و از فتور و از شکاف ہی مبرا جون رخ آئینہ صاف

اب بھلا سب ملکے معماران عصر گر تو دین تعمیر ایسا ایک قصر
مارے آگے ایسے قادر کے ذری کسکو قدرت ہی جولان ہمسری

اور پھر ان سب کو وہ ذات قدیم دم مین کردیگا قیامت کو عدم
سب فنا ہونگے بلا ریب و قصور یعنی جسمد مردم کیا جاویگا صور

اُسزمان جز ذات حی لایموت کچھ نہوگا ہی یہ قرآن سے ثبوت
تب یونہین یکدم مین بخشیگا حیات اور جب چاہیگا پھر بعد ازمات

اور لیگا ہر کسو سے پھر حساب رو برو اپنے وہین حسب الکتاب
دیگا جنت اُسکو وہ رب جلیل ہوگا جسکا پلہ نیکی ثقیل

ورنہ یعنی پلۂ اعمال زشت جسکا بھاری ہوگا سو وہ بدسرشت
ہی پر از رنج و الم وہ زاویہ پائیگا اُس دم مکان ہاویہ

اسطرح وہ فاعل مختار ہی قادر بے عجز و محکم کار ہی
کچھ نہین نزدیک اُسکے دور ہی جو کہو سو سب اُسے مقدور ہی

اُسنے لوگون کی ہدایت کے لیے انبیا و مرسلین پیدا کیے
اور بعضون پر کتابین بھر نہیں اور کیے نازل صحیفے اوپنہ چند

ماسوا اُنمین حسب فرمان وحید جسمین اُسکی لوگ سب طاعت کرین
او شرک و کفر و بدعت سے ڈرین سبکو امر و نہی اور وعد و وعید

نوح کو جسوقت دیکھا بر بلا ساڑھے نو سو سال تک لیل و نہار
اُسنے دعوت کی نہان و آشکار گہ یہ ہی غایت گرفتار بلا

اور سارے لوگ کرتے ہین نفور تب کیا طوفان مین اُن سب کو غرق
تھے جو مشرک غرب سے تا بشرق یعنی سُن سُن بھاگتے ہین دور دور

Shumaisa

INDIAN INSTITUTE

به عون صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان

آثار محبت

مطبع منشی نولکشور کثیر التعین طبع مزین مقبول جهان شد

Āsār-ē-mahshar.